

Posted On Kitab Nagri

Be Qadra

Maniya Khan



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

BE QADRA

MANIYA KHAN

وہ رات اس کی زندگی کی سب سے کالی اور لمبی رات تھی۔ اس رات اس نے اپنا سب کچھ گنوا دیا۔ اس کے اپنوں نے اس کا یقین نہیں کیا بلکہ اس شخص کا بھروسہ کیا۔ ان سب کی بے یقینی نے اس کی ذات کو اس کے کردار کو دو کوڑی کا کر دیا۔
- www.kitabnagri.com

بابا کا تو تھیک تھا کیوں کہ انہوں نے کبھی پیار سے بات تک نہ کی تھی پر آج امی نے بھی اس کا یقین نہیں کیا۔ اس کا دل چیخ چیخ کر رونے کو کر رہا تھا پر وہ روتی کس لئے اس وجہ سے کہ اس کے اپنوں نے ہی اس کا اعتبار نہیں کیا۔ نہیں وہ نہیں روئے گی آج کے بعد وہ نہی روئے گی خاص کر ان اپنوں کو یاد کر کے جنہوں نے اس کا یقین نہیں کیا تھا۔ اس نے خود سے وعدہ کرتے آنسوؤں بے دری سے صاف کیے تھے اور پھر سے سڑک پر چلنا شروع کر دیا کہ تبھی کسی نے اس کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

امی

امی کہاں ہیں آپ؟

وہ کب سے اپنی امی کو آوازیں دے رہی تھی۔ آج اس کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی اور وہ اپنی خوشی میں ہر بار ایسے ہی امی کو آوازیں دیتی تھی اس بار بھی اپنی امی کو ہی آوازیں دے رہی تھی کیوں کہ ایک وہ ہی تو تھیں اس کی دوست اور ہمدرد۔ ہاں اس کی امی ہی اس کا سب کچھ تھیں ابو نے تو آج تک اس سے صحیح سے بات تک نہ کی تھی۔ کیوں کہ ان کو بیٹا چاہیے تھا اور ان کی بیٹی کی خواہش ادھوری رہ گئی تھی کیوں کہ عنایہ کے بعد ان کے گھر اولاد ہی نہ ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عنایہ کے ساتھ ابو کا رویہ بہت سخت تھا۔ اسی وجہ سے عنایہ ان سے ڈرتی تھی

ابھی وہ پھر سے انہیں پکارتی کہ شگفتہ بیگم (عنایہ کی امی) کچن سے باہر آئیں۔

کیا بات ہے عنایہ کیوں اتنا شور کر رہی ہو۔ شگفتہ بیگم نے آتے ہی عنایہ سے پوچھا تھا۔ امی امی آج میں بہت خوش ہوں۔ اس سے پہلے کہ شگفتہ بیگم کچھ اور بولتیں عنایہ نے انہیں گول گول گھمانہ شروع کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

شگفتہ بیگم نے بڑے غور سے اس کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھا تھا۔ سنہری آنکھیں دراز پلکیں چھوٹی سی ناک گلابی ہونٹ سفید رنگت میں گھلی سرخی اور چہرے پر معصومیت ہاں وہ بے تہاشہ حسن کی مالک تھی بے شک وہ پہلی ہی نظر میں کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شگفتہ بیگم نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی اور ہمیشہ اسے ایسے ہی خوش رہنے کی دعا دی تھی پر کبھی کبھی ہر دعا قبول نہیں ہوتی۔ اوہوامی کہاں کھو گئیں۔

شگفتہ بیگم عنایہ کی آواز پر خیالوں سے نکلی تھیں www.kitabnagri.com

کچھ نہیں تم بتاؤ کیوں اتنی خوش ہو؟؟ شگفتہ بیگم نے عنایہ سے پوچھا۔ امی آج میرا زلٹ تھا اینڈ گیس وٹ میں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے وہ خوشی سے انہیں بتانے لگی۔

واہ بھئی مبارک ہو میری جان۔ شگفتہ بیگم اس کی بلائیں لیتیں بولیں تھیں۔

اچھا چلو شاباش تم منہ ہاتھ دھو آؤ میں تمہارے لئے کھانا لگاتی ہوں شگفتہ بیگم پیار سے اس کا چہرہ اٹھپتھپا کر بولیں www.kitabnagri.com۔

اوکے امی بس ابھی آئی عنایہ جلدی سے کہتی اوپر اپنے کمرے کی طرف بھری تھی کیوں کہ بھوک تو اسے واقع بہت لگی تھی جبکہ پیچھے شگفتہ بیگم اس کی جلد بازی دیکھ نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں تھیں۔

www.kitabnagri.com

گاڈی بڑی سی عمارت کے سامنے رکی تھی۔ ڈرائیور نے جلدی سے گاڈی کا پچھلا دروازہ کھولا تھا اور وہ

مغرور شہزادہ بڑی آن سے باہر نکلا تھا www.kitabnagri.com۔

بلیک تھری پیس پہنے جس کے کورٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے جبکہ سفید شرٹ پر ٹائی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ اس مغرور شہزادے کے مطابق اس کے گیریان تک پہنچنے کی ہمت کسی میں نہیں تھی اس کی
ٹائی میں بھی نہیں - www.kitabnagri.com

آفس میں داخل ہوتے ہی تمام ور کرنے اسے سلام کیا تھا جبکہ وہ محض سر کے اشارے سے سلام کا
جواب دیتا آگے بھر گیا تھا۔

اس کے جاتے ہی تمام ور کر زکار کا سانس بحال ہوا تھا۔ بے شک وہ مغرور ہونے کے ساتھ غصے کا بھی
تیز تھا۔ جو راسی غلطی پر نوکری سے نکال دینے سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ وہ بہت کم عرصہ میں ملک
کے مشہور بزنس مین میں سے ہو چکا تھا۔ بے شک خدا نے اسے ہر چیز سے نوازہ تھا سوائے ایک کے
اور وہ چیز تھی دل۔ ہاں اس حسین شہزادے کے پاس دل نہیں تھا۔ اس کے نزدیک کسی کے بھی
جزبات کی کوئی قدر نہ تھی وہ سب کو جوتے کی نوک پر رکھتا تھا۔ بہت سی لڑکیاں اس کی ایک نظر کی
منتظر تھیں پر اس نے آج تک کسی لڑکی میں دلچسپی نہ لی تھی۔

ہاں اس کی اٹھائیس سالہ زندگی میں کسی لڑکی کا کوئی قصہ نہ تھا۔ اس کے نزدیک صرف ایک ہستی کے
لئے پیار محبت عزت و احترام اور تمام جزبات تھے۔ اور وہ ہستی سکندر شاہ کی دادی تھی جی بلکل سکندر
شاہ اگر کسی کے سامنے جھکتا یا کسی سے محبت کرتا تھا تو وہ اس کی دادی تھی جہاں آرا بیگم۔

سکندر شاہ کے والدین کا ایکسڈینٹ میں اپنی زندگی کی بازی ہار گئے تھے گاڑی کے اچانک بریک فیل ہو
جانے کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا تھا جب کہ گاڑی پہاڑی سے نیچے گر گئی تھی۔ مسٹر اینڈ مسز احمد)

Posted On Kitab Nagri

سکندر شاہ کے والدین) کسی دعوت سے واپس آرہے تھے جبکہ سکندر کی طبیعت تھیک نہ ہونے کی وجہ سے دادی نے اسے اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔ جبکہ گاڑی کا حادثہ قدرتی طور پر پیش آیا تھا۔ مسٹر اینڈ مسز احمد کی لاش جب شاہ ہویلی لائی گئی تو شاہ حویلی پر جیسے قیامت ٹوٹ پری تھی اس وقت سکندر شاہ کی عمر صرف تیرہ سال تھی۔ تب سے دادی کی کل کائنات سکندر شاہ اور سکندر شاہ کی کل کائنات دادی ہی تھیں www.kitabnagri.com -

.....

امی بابا ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ اپنی حسین آنکھوں میں آنسوؤں لئے اپنی ماں کے سامنے کھری سوال کر رہی تھی www.kitabnagri.com -

میری جان تم اپنے بابا کو جانتی تو ہو وہ کب کسی کی سنتے ہیں کل رات سے سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں پر تمہارے بابا کا فیصلہ نہیں بدلا میری جان اب تم بتاؤ میں کیا کروں؟؟ شگفتہ بیگم عنایہ کو ساتھ لگاتے نم آنکھوں سے بولیں تھیں۔ جبکہ عنایہ اپنے بابا کا کیے جانے والا فیصلہ سن آنسو بہا رہی تھی۔

ابھی کل وہ کتنی خوش تھی پر رات بابا نے اس کی ساری خوشی کو سوگ میں بدل دیا تھا۔ ان کے مطابق وہ عنایہ کا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے طے کر آئے تھے اور بیٹا بھی وہ جو جو پہلے سے شادی شدہ تھا اس کی بیوی مرچکی تھی اوپر سے تھا بھی محلے کا اوارہ۔ امی تو بابا کو سمجھا سمجھا کے تھک گئی تھیں کہ ابھی عنایہ صرف اٹھارہ سال کی ہے پر بابا اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اب امی اور عنایہ دونو جانتیں تھیں

Posted On Kitab Nagri

کہ ہو گا وہی جو امجد صاحب (عناہ کے بابا) چاہیں گے لہذا دونوں ماں بیٹی رونے کے علاوہ کر بھی کیا
سکتیں تھیں - www.kitabnagri.com

.....

یہ منظر ہے شاہ حویلی کا

دوسو مرلے پر پھیلی یہ حویلی اپنی مثال آپ تھی۔

حویلی کے لون کی خوبصورتی اس کی شان اور بڑھاتی تھی۔ حویلی کے داخلی دروازے پر دائیں بائیں دو
دھارتے شیروں کے سٹیچو تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ حویلی گاؤں کی خوبصورتی تھی تو غلط نہ ہو گا شاہ
حویلی اندر سے جتنی خوبصورت تھی باہر سے بھی اتنی ہی دلکش تھی جو بھی حویلی کو دیکھتا اس پر سے
اپنی نظر نہیں ہٹا پاتا تھا - www.kitabnagri.com

اب اگر حویلی کے اندر جائیں تو اندر بالکل سناٹا تھا ہال میں داخل ہوتے ہی بائیں دیوار پر لگی مور کی شکل
کی گھڑی (جس کو دیکھتے ہی کوئی بھی انسان اس گھڑی کے مہنگے اور قیمتی ہونے کی گواہی دے سکتا ہے)
رات کے پونے دس کے ہند سے دکھا رہی تھی۔ تمام ملازم آٹھ بجے ہی اپنے کام ختم کرتے اپنے کواٹر
میں جا چکے تھے۔ اس حویلی میں ٹوٹل پندرہ کمرے ہونے کے باوجود استعمال میں صرف دو کمرے تھے
ایک بی جان (سکندر کی دادی) کا جو نیچے والے پورشن میں تھا۔ جبکہ دوسرا سکندر شاہ کا جو اوپر والے
پورشن میں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بی جان تو نماز پڑھ کر کب کی سوچکیں تھیں۔ لیکن اگر سکندر شاہ کے کمرے کے اندر جھانکیں تو کرم داد (سکندر کا خاص ملازم) اس کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔ جبکہ سکندر شاہ ہمیشہ کی طرح چہرے پر سنجیدگی لئیے ماتھے پر بل ڈالے کرم داد کو جواب طلب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ جواب دو کرم داد میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے۔

اچانک کمرے میں اس کی خوبصورت بھاری مگر غصے سے بھری آواز بلند ہوئی۔ میں وہ سائیں!! وہ میں!! کرم داد نے بولنے کی کوشش کی مگر اس کے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ پھر سے ناکام ہوا تھا۔ کیا تب سے میں وہ میں لگا رکھی ہے۔

تمہیں میں نے تین دن دیئے تھے اس لڑکی کا سارا بائیو ڈیٹا نکلوانے کو۔ اور تم تین دن بعد بھی میرے سامنے خالی ہاتھ کھڑے ہو کہاں ہیں ساری ڈیٹیل؟؟ شاہ کی غصے سے بھری آواز ایک بار کھر کمرے میں گونجی تھی۔ www.kitabnagri.com

سائیں وہ جو آپ نے گاؤں کے کام دیئے تھے ان کاموں کو دیکھتے ہوئے ہی تین دن گزر گئے۔

مگر سائیں کل شام تک اس لڑکی کی ساری انفورمیشن آپ کے پاس ہوں گی۔ آخر کرم داد نے ہمت کرتے کہہ ہی دیا تھا۔

تھیک ہی کل شام مطلب کل شام اگر کل بھی تم خالی ہاتھ آئے تو تمہارا پیرے ہاتھوں خیر نہیں۔ اب تم جاسکتے ہو۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر شاہ نے پہلی بات اس کی طرف سرخ آنکھوں سے دیکھتے غصے سے کہی تھی۔ جبکہ آخری بات داوازے کی طرف اشارہ کرتے کہی تھی۔ جو حکم سائیں کرم داد فرما برداری سے کہتے سر کو خم دیتے کمرے سے نکلاتھا۔ جبکہ شاہ کی آنکھوں کے سامنے تین دن پہلے کا واقع گزرا تھا۔ اس واقع کو یاد کرتے شاہ کی آنکھوں میں پھر سے سرخی اتر آئی تھی اور ہاتھوں کی مٹھی سختی سے بند کرتے اس نے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تھوری ہی دیر بعد کمرے کی چیزیں اس کے غصے کا نشانہ بنیں تھیں

You have to pay for this .

تم ساری زندگی یاد رکھو گی کہ سکندر شاہ نام کس بلا کا ہے۔ کمرے کی چیزوں پر غصہ نکال کر اب وہ بیڈ پر بیٹھا اس لڑکی سے مخاطب تھا۔ اور کمرے میں بکھری چیزیں اپنی بے قدری پر ماتم کناں تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تین دن پہلے :

عناویہ جو سگفتہ بیگم کے ساتھ شوپنگ کرنے مال میں آئی تھی بھوک کا احساس ہونے پر ان سے اجازت لیتی مال میں ہی بنے فوڈ ایریا کی طرف آئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اندر داخل ہوتی اندر سے اتے انسان سے بڑی طرح ٹکرائی تھی۔ دونوں اپنے دیہان میں ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے تھے۔ سکندر شاہ جو یہاں ایک میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا۔ اب واپس جا رہا تھا فون پر میسج

Posted On Kitab Nagri

ٹائپ کرتے اپنے سیکٹری کو ہدایات دے رہا تھا۔ جبکہ کرم داد اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ کہ اچانک فوڈ کونر سے باہر نکلتے کسی نازک وجود سے ٹکرایا تھا۔ جس کے بدلے اس کا فون زمین کو سلامی دے گیا تھا

-

What the hell of this .

اس نے غصے سے سامنے والے پر چیختے کہا تھا جبکہ سامنے والا ابھ تک یہی سمجھنے کی کوشش میں تھا کہ وہ کسی انسان سے ٹکرائی ہے یا کسی چٹان سے -

I am sorry sir .

مینے دیہان نہیں دیا۔ عنایہ اپنی غلطی نہ ہونے کے باوجود معافی مانگ کر آگے جانے لگی۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑتی

سکندر شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔ کہاں؟

میرا فون کون اٹھائے گا؟؟ سکندر شاہ نے اس کو روک کر کہا تھا۔ جبکہ اس کے ہاتھ پکڑنے پر عنایہ کے جسم میں کرنٹ دور گیا تھا۔ اسے کب کسی نامحرم نے چھوا تھا۔ تو بس ایک دم عنایہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور سکندر شاہ کے منہ پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔ اور ادھر سکندر شاہ کی عنایہ کے ہاتھ پر گرفت چھوٹی تھی اور آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس اچانک اٹھنے والے ہاتھ سے عنایہ کا خود ہاتھ منہ گیا تھا۔ اس کا مقصد ایسا بالکل نہ تھا اس نے تو آج تک کسی مکھی کو بھی نہیں مارا تھا کہاں کسی انسان کو تھپہر مارنا۔ سکندر شاہ کی غصے سے ہوتی لال انکھیں دیکھ عنایہ دڑ کر دو قدم

پیچھے لیتی واپس بھاگ گئی تھی۔ جبکہ سکندر شاہ نے ارد گرد دیکھا تھا۔ وہاں موجود سب لوگوں کی

نظریں سکندر شاہ پر ہی تھیں www.kitabnagri.com -

کرم داد!!

سکندر شاہ اچانک دھاڑا تھا۔ جی سائیں!! کرم داد خود اس سچویشن میں پریشان کھڑا تھا۔ سکندر شاہ کی آواز پر جلدی سے بولا تھا۔ مجھے اس لڑکی کی ساری ڈیٹیل تین دن کے اندر چاہیے۔ سنا تم نے؟؟ وہ پھر غصے سے دھاڑا تھا۔

جو حکم سائیں!! کرم داد سر کو خم دیتے فوراً بولا۔ جب کہ شاہ کی نظریں ابھی بھی اسی رستے پر تھیں۔ تم پچھتاو گی۔ تم وہ پہلی ہستی ہو جس نے سکندر شاہ پر ہاتھ اٹھایا ہے اور تم اس کی قیمت چکاو گی وہ اس سے تصور میں مخاطب ہوا تھا۔ جبکہ شگفتہ بیگم تک پہنچتے عنایہ خود کو نور مل کر چکی تھی۔

(حال)

Posted On Kitab Nagri

ان تین دنوں میں عنایہ تو وہ واقع بھول چکی تھی۔ پر سکندر شاہ نہیں وہ اس تھپڑ کو اپنی آنا جامسلہ بنا بیٹھا تھا۔ اور عنایہ کو خبر بھی نہ تھی کہ اگے اس کی زندگی کو عزاب بنانے کی کوئی مکمل تیاری کر بیٹھا ہے۔

.....

عنایہ !!

وہ جو کل سے رشتے کی بات پر کمرے میں بند آنسو بہا رہی تھی امی کے پکارنے پر اپنی سو جھمی اور لال آنکھوں سے ان کی طرف دیکھا تھا عنایہ کی حالت دیکھ شگفتہ بیگم کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے لیکن یہاں وہ خود مجبور تھیں۔ ان کے شوہر کے سامنے چلتی کب تھی ان کی۔

عنایہ تمہارے بابا نے تمہاری شادی کی تاریخ ایک ماہ بعد کی رکھ دی ہے شگفتہ بیگم نے نظریں چراتے اس سے کہا تھا www.kitabnagri.com -

امی!

عنایہ کی آواز میں بے یقینی تھی جیسے ان سے کہنا چاہتی ہو کہ آپ اس بار بھی کچھ نہ کر سکیں۔ جبکہ عنایہ کی آواز میں رقم بے یقینی پر شگفتہ بیگم کو اپنی بے بسی پر پھر سے رونا آیا تھا۔ امی آپ کچھ کریں نہ پلیز مجھے اس جمال سے شادی نہیں کرنی اچانک وہ شگفتہ بیگم کے ہاتھ تھام کر

Posted On Kitab Nagri

بولی تھی۔ عنایہ میری جان اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور کچھ کرتی پر میں خود بے بس ہوں کون سی ماں اپنی اولاد کو جانتے بوجھتے کھائی میں دھکیلتی ہے۔ ہاں پر اگر مجھے کوئی راستہ ملانہ تو۔ میں تمہیں اس دلدل سے نکالنے سے گریز نہیں کروں گی۔ شگفتہ بیگم نے عنایہ کو گلے لگا کر تسلی دیتے کہا تھا۔

.....

سائیں اس فائیل میں اس لڑکی کی ساری ڈیٹیل ہیں۔ کرم داد کے کہنے پر اس نے اسے بولنے کا اشارہ کرتے خود آفس چیئر سے ٹیک لگائی تھی۔ سائیں نام عنایہ امجد خان ہے عمر اٹھارہ سال دو دن پہلے بارہویں جماعت کا رزلٹ آیا ہے اور اس نے اپنے کالج میں ٹاپ کیا ہے۔ باپ کا اپنا کپڑے کا کاروبار

ہے www.kitabnagri.com

مگر باپ کو اس سے کوئی لگاؤ نہیں کیوں کے اس کے باپ کو بیٹے کی چاہت تھی۔ کل ہی اس کے باپ نے اپنے دوست کے بیٹے سے اس کی شادی طے کی ہے جو پہلے سے شادی شدہ ہے اسکی بیوی کی موت ہو چکی ہے اور دو بچے ہیں اسکے۔

www.kitabnagri.com

کرم داد نے کسی ماہر ریپوٹر کی طرح اسے ساری معلومات دی تھیں اور فائیل ٹیبل پر رکھی تھی۔ سکندر شاہ نے اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی فائیل کو اٹھا کر کھولا تھا۔ ہم تو مس عنایہ امجد خان تیار ہو جاؤ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کا بدلہ

چکانے کے لئے۔ کتھی آنکھوں میں چمک لئی وہ فائیل میں موجود اس کی تصویر سے مخاطب ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کرم داد!!

جی سائیں!!

کرم داد مجھے یہ لڑکی دودن کے اندر میرے فارم ہاوس میں چاہیے۔ اب چاہے باہر سے اسے اٹھا دیا پھر اس کے گھر سے ہی کیوں نہ تمہیں اسے اٹھانا پڑے I don't care مجھے بس یہ لڑکی دودن کے اندر میرے فارم ہاوس میں چاہیے۔

Is that clear .

جو حکم سائیں!!

اب تم جاسکتے ہو۔ اس کے کہتے ہی کرم داد بوتل کے جن کی طرح غائب ہوا تھا۔

.....

عنایہ میں زر بازار جارہی ہوں دروازہ بند کر لینا یاد سے۔ شگفتہ بیگم عنایہ کو آواز لگاتیں باہر نکل گئیں تھیں۔ جبکہ عنایہ ابھی تک ویسے کی ویسے سوگ کی مورت بنے بیٹھی

تھی۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ چند نکاب پوش گھر میں گھسے تھے اور اب ان کا رخ عنایہ کے کمرے کی جانب تھا۔ کو کون ہو تم لوگ؟ اپنے کمرے میں چند نکاب پوش کو داخل ہوتا دیکھ عنایہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔ جواب دینے کی بجائے ایک آدمی کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ عنایہ نے بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ بھاگ پاتی اگے بڑھنے والے نکاب پوش نے جلدی سے اسے

Posted On Kitab Nagri

پکر کر اس کی ناک پر رومال رکھا تھا اور وہ اگلے ہی پل ہوش و ہواس سے بیگانہ یوئی تھی۔ ایک نکاب پوش نے اسے اٹھا کر باہر کی راہ لی www.kitabnagri.com تھی جبکہ دوپہر کا وقت ہونے کے باعث پورا علاقہ سنسان پڑھ تھا۔ اور ان کو عنایہ کو لے کر جاتے کسی زی روح نے نہیں دیکھا تھا۔ جبکہ نکاب پوش بڑی آسانی سے اسے اس کے گھر سے ہی کڈنیپ کر کے لے جا چکے تھے۔

.....

اسے جب ہوش آیا تو وہ اپنے دکھتے سر کو تھامتی اٹھ کے بیٹھی تھی۔ کہ اچانک اپنے ساتھ ہوا واقع یاد کرتے اس نے جلدی سے ارد گرد دیکھا تھا۔ یہ اس کا کمرہ تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور کمرہ تھا جو اس کے کمرے سے بڑا اور خوبصوت تھا۔ کیا وہ کڈنیپ ہو گئی ہے؟ یہ سوچ آتے ہی اس کے رونگٹے کھرے ہو گئے تھے۔ اور پورا وجود خوف سے کاپنے لگا تھا۔ وہ جلدی سے اپنا ڈوپٹہ اپنے گرد اچھے سے پھیلاتی دروازے کی جانب بھاگی تھی۔ مگر دروازہ تو باہر سے بند تھا

کوئی ہے؟ کھولو دروازہ۔ پلیز دروازہ کھولو۔ مجھے کیوں بند کیا ہے یہاں؟ پلیز کھولو مجھے گھر جانا ہے وہ روتے ہوئے دروازہ پیٹتے زور زور سے بول رہی تھی۔ مگر اس کی فریاد سننے والا یہاں کوئی نہیں تھا۔ کتنی دیر دروازہ پیٹنے کے بعد آخر تھک ہار کر وہ کمرے میں موجود بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی تھی۔ ابھی اس

Posted On Kitab Nagri

حالت میں بیٹھے اسے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ کلک کی آواز پر اس نے گھٹنوں سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔ جبکہ اندر داخل ہونے والی ہستی کو دیکھ اس نے پہلے تو اسے پہچاننے کی کوشش کی کہ کچھ دن پہلے کا واقع یاد آتے

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔

آپ؟؟

آ.... آپ تو مال میں؟ حیرت کی زیادتی سے وہ اپنا فقرہ بھی مکمل نہ کر پائی تھی اس کی آنکھوں کی حیرت اور اس کے سبب مکمل نہ ہو پانے والے فقرے نے سکندر کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ بکھیری تھی۔ اوہ تو مس عنایہ امجد خان

آپ کو یاد ہے؟ اسنے چہتے ہوئے لہجے میں طپو چھاتا تھا۔ دیکھیں پ..... پلیز میں نے وہ تھ.... تھپیر جان ب... وو.... جھ کر نہیں مارا تھا۔ یہ سوچ آتے ہی کہ سامنے موجود شخص نے اس سے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے اغوا کیا ہے اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی صفائی پیش کی۔

شٹ اپ!!

جسٹ شٹ اپ!!

عنایہ کے بولتے ہی سکندر شاہ کے چہرے کے تاثرات بدلے اور اس نے غراتے ہوئے عنایہ کے جبرے کو اپنی فولادی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔ درد کے مارے سامنے کھری اس نازک جان کی

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔ پپ..... پلیز مجھے چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔ اسنے روتے ہوئے
سامنے کھرے اس ظالم کے آگے ہاتھ جوڑتے کہا۔
اوہ! واقع؟

کیا تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں؟ کیا تم واپس اپنے گھر جانا چاہتی ہو؟ سکندر شاہ نے اس کے
جبرے کو چھوڑتے www.kitabnagri.com
اس سے عجیب لہجے میں پوچھا۔ اور "اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں" عنایہ نے اس کی بات پر فوراً ہاں
میں سر ہلایا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

اور آنکھوں میں امید لیے اس کی جانب دیکھا۔ ہم تو تمہیں اپنے گھر جانا ہے؟؟ صحیح بولانہ میں نے؟ جی۔ عنایہ نے پھر سے فوراً ہاں میں سر ہلایا اور اس بار تو زبان سے بھی اعتراف کیا گیا۔ تھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے تم میری شرط مان لو میں تمہیں تمہارے گھر واپس بھیج دوں گا۔ بولو منظور؟ اس نے اپنی داہنی آنسو اٹھائے اس سے جواب

طلب کیا۔ مجھے منظور ہے۔ آپ جو کہیں گے میں وہ کرنے کو تیار ہوں پر پلیز مجھے میرے گھر واپس جانے دیں۔ عنایہ نے فوراً اسے بنا اس کی شرط سنے ہامی بھری تھی۔ اس وقت اسے صرف یہ ڈر تھا کہ اگر بابا کو اس کے لاپتا ہونے کا علم ہو گیا تو وہ اس کا کیا حشر کریں گے۔ اور امی!! امی پتا نہیں کب کی گھر واپس آچکی ہوں گی اور اس کے غائب ہونے پر کتنی پریشان ہوں گی۔ اس لیے اس نے بنا کوئی دوسری بات کیے ہامی بھری تھی۔ اس کے مانتے ہی سکندر شاہ کے ہونٹوں پر تنزیہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

کرم داد!!

Posted On Kitab Nagri

اس نے بنا عنایہ پر سے نظریں ہٹائے کرم داد کو آواز دی۔ اور کرم داد اگلے ہی لمحے دروازے کھول
نمودار ہوا تھا۔ عنایہ نے غور کیا کرم داد کے ہاتھوں میں پیپر تھا۔ اس نے سکندر شاہ کو سوالیہ نظروں
سے دیکھا۔ یہ ہے میری شرط۔ سکندر نے خود کو سوالیہ نظروں سے تکتی اس پری پیکر کے سامنے کرم
داد کے ہاتھ سے پکرے اس کاغذ کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ اس پیپر میں کیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں
موجود سوال آخر الفاظ کی صورت اختیار کر ہی گیا۔ پیلے رنگ کی فراک جس پر رنگ برنگے پھول بنے
ہوئے تھے اور پیلے رنگ کی کیپری پہنے ساتھ فراک کے پرنٹ سے ملتا ڈوپٹہ اپنے گرد اور سر پر اچھے
سے اوڑھے رونے کے سبب لال ہوتی اپنی سنہری آنکھوں

میں سوال لیے وہ اس وقت حسن کا مجسمہ لگ رہی تھی اور سونے پہ سوہاگہ کے مترادف اس کے
خوبصورت چہرے کو چومتی بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں اس کے حسن کو چار چاند
لگا رہی تھیں۔ ہاں وہ حسین گڈیا کسی کو

بھی اپنا دیوانا کر سکتی تھی۔ مگر اس کے مقابل بھی سکندر شاہ تھا جو خود خوبصورتی کی اپنے آپ میں مثال
تھا۔ بے شک وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی ٹکر کے تھے مگر دونوں کو ہی ایک دوسرے کی خوبصورتی
سے کوئی مطلب نہ تھا۔ اس میں کچھ بھی نہیں یہ بالکل خالی ہے۔ بس تمہیں اس پر سائین کرنے ہیں۔
سکندر نے وہ کاغذ عنایہ کے سامنے کرتے کہا جو بالکل خالی تھا جبکہ عنایہ نے اپنے سامنے گرے پینٹ
کوڑٹ میں ملبوس اس خوبرونو جوان کو گھورا تھا۔ کیا وہ پاگل تھا جو خالی کاغذ پر اس کے سائین مانگ

Posted On Kitab Nagri

رہا تھا۔ یہ لو ان پر سائن کردو سکندر نے کاغز اس کے سامنے کرتے کہا۔ ساتھ ہی کرم داد سے بول
پنسل لیتے اس کے سامنے کی دیکھو لڑکی جیسا کہ میں تمہیں پہلے ہی کہا تھا گھر جانا ہے تو میری شرط مانی
ہوگی اور یہی میری شرط ہے کہ تمہیں اس پیپر پر سائن کرنے ہوں گے۔ مگر اس پر تو کچھ نہیں لکھانہ
عنایہ نے معصومیت سے کہا۔ ہاں تو اس سے تمہیں کیا؟؟ لگتا ہے تمہارا گھر جانے کا من نہیں۔ سکندر
نے اسے رعب سے کہتے ڈرانا چاہا۔ اور وہ ڈر بھی گئی تھی۔ نہیں نہیں مجھے جانا ہے لائیں میں کر دیتی
ہوں سائن www.kitabnagri.com -

عنایہ نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے پیپر پکڑ کر کہا اور جلدی سے اس پر سائن کر دیے۔ گڈ گرل
اس کے سائن کرتے ہی سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور اس نے وہ پیپر زداد کے ہاتھ میں
پکراتے اسے کچھ اشارہ کیا جسے کرم داد نے سمجھتے سر ہلایا تھا۔ اوکے مس عنایہ تمہیں میرے آدمی
گھر چھوڑ آئیں گے ابھی۔ عنایہ سے کہتے سکندر کمرے سے باہر نکل گیا مگر دروازے کے پاس پہنچ پلٹ
کر وہ عنایہ کو دیکھنا نہیں بھولا تھا۔
www.kitabnagri.com

.....

سکندر شاہ نے اپنا کہا پورا کرتے عنایہ کے سائن کرتے ہی اسے واپس گھر بھیج دیا تھا جبکہ عنایہ اس بات
سے بے خبر کہ سکندر نے اس کے ساتھ کیا گیم کھیلی ہے شکر کرتی گھر آئی تھی گھر آکر عنایہ کو حیرت
ہوئی تھی کیونکہ اسے گھر سے غائب ہوئے صرف تین گھنٹے ہوئے تھے جبکہ عنایہ کو لگا تھا کہ رات ہو

Posted On Kitab Nagri

چکی ہے یہ تو شکر تھا کہ امی ابھی گھر واپس نہیں آئی تھیں اور بابا بھی رات گئے گھراتے تھے۔ گھر آ کر عنایہ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا رشتے کا دکھ تو کہیں دور جا سو یا تھا اب تو صرف اسے اس اجنبی کے ڈرنے گھیر لیا تھا۔ کمرے میں بند روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی

اسے کوئی خبر نہ ہوئی - www.kitabnagri.com

.....
آج آخر وہ دن آ ہی گیا جس دن عنایہ کی بارات تھی اس کی اور امی کی لاکھ کوششوں کے باوجود بابا اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے تھے اور اپنی بات منوانے کی خاطر بابا نے عنایہ کو دھمکی بھی دے ڈالی تھی کہ اگر اس نے شادی سے انکار کیا تو وہ شگفتہ بیگم کو طلاق دے دیں گے ان کی بات پر شگفتہ بیگم سکتے میں ہی چلی گئی تھیں اور عنایہ نے بے بسی سے بابا کو دیکھا تھا اور اپنی ماں کو دیکھ وہ شادی کے لیے مان گئی تھی۔ وہ کمرے میں دلہن کے لباس میں تیار

غم کی مورت بنے بیٹھی تھی دلہن بن کر اس پر بہت روپ آیا تھا وہ جو سادگی میں ہی غضب ڈھاتی تھی تیار ہو کر کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی۔ مگر اس شہزادی کی قسمت ان شہزادیوں سے بہت

Posted On Kitab Nagri

مختلف تھی اپنی قسمت پر آنسوں بہاتی وہ اپنے اللہ سے شکوہ کناں تھی۔ تبھی اچانک امی کمرے میں داخل ہوئیں۔ عنایہ!!

وہ اسے پکارتیں بہت جلدی میں لگ رہی تھیں اس نے امی کی طرف اپنی آنسوں سے لبریز آنکھوں سے دیکھا اور اچانک ان کے گلے لگ ہچکیوں سے روتی ان کو بھی رولا گئی تھی۔

امی نے اسے خود سے پیار سے دور کرتے اس کے آنسو صاف کیا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا۔
- میری جان میری بات دیہان سے سنو۔ تم ابھی یہاں سے بھا!!.....

ابھی شگفتہ بیگم بات پوری کرتیں کہ باہر سے بارات کے آنے کا شور اٹھا تھا۔

آواز پر دونوں ماں بیٹی نے دل پر ہاتھ رکھا۔ اتنی جلدی بارات آگئی ابھی تو وقت تھا نہ بارات آنے میں امی نے نے خوفزدہ ہوتے ہوئے۔ کہانا جانے کیوں عنایہ کا دل ناخوش انداز میں دھرکا تھا۔ عنایہ میری

بات سنو تم جلدی سے بھا!!.. یہاں کیا کر رہی ہو تم؟؟ بارات آگئی ہے باہر آو جلدی اس سے پہلے امی اپنی بات پھر سے مکمل کرتیں ابو نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔ امی نے اُداس اور نرم آنکھوں سے

عنایہ کو دیکھا اور ابو کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکل گئیں۔ اب تو ان کی آخری امید بھی ٹوٹ گئی تھی اپنی بیٹی کو بچانے کی۔ اب تو شاید ان کی بیٹی کی قسمت میں ہی یہ شادی لکھی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے سے تیار ہو کر نکلتا ساتھ اپنے ہاتھ پر گھڑی باندھ رہا تھا۔ آج اس کے چہرے پر عجیب ہی چمک تھی۔ داد

اس نے ہاہر نکلتے ہی کرم داد کو آواز دی تھی۔ اگلے ہی پل داد اس کے سامنے حاضر تھا۔ داد جو تمہیں کام سونپا تھا وہ مکمل ہے نہ؟ اس نے داد کے سامنے آتے ہی سوال کیا۔ جی سائیں مکمل ہے۔ داد نے فوراً جواب دیتے کہا۔ اور وہ مغرور

شہزادہ اس کو جواب سنتے ہی سرشاری بھری مسکاہٹ لیے آگے بڑھا تھا کہ اچانک دادی کی آواز پر پلٹا تھا۔
www.kitabnagri.com

شاہو بیٹا کہیں جا رہے ہو۔ سکندر کو دادی پیار سے شاہو کہتی تھیں اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سکندر افس سے جلدی آجاتا تھا مگر وہ پھر کہیں اور نہیں جاتا تھا یاں تو اپنے کمرے میں آرام کرتا یاں پھر دادی کے ساتھ وقت

گزارتا تھا۔ مگر آج وہ گھر آکر پھر سے تیار ہو کر کہیں جا رہا تھا دادی کی حیرت بھرتی تھی۔ اس لیے انہوں نے اس سے سوال کیا۔ بی جان کی آواز سنتے اس کے ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی اور وہ واپس پلٹتا ان کے پاس آیا اور ان کے دونوں ہاتھ چوم اثبات میں سر ہلا ان سے مخاطب ہوا۔ جی بی جان بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں بس کیسی کا ادھار لوٹانا ہے وہ پہلی بات ان سے محبت سے کہتے آخری

Posted On Kitab Nagri

بات کو دانت پیستے ہوئے بولا اور بنان کی سنے کرم داد کو چلنے کا اشارہ کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔
سکندر کے گاڑی کی پیسنجر پر بیٹھتے ہی کرم داد نے ڈرائونگ سیٹ
سنجالی۔ گاڑی چلتے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ سکندر کی آواز گاڑی میں گونجی۔ داد خبر پکی ہے ناکہ
آج ہی اس

لڑکی کی بارات ہے اور ٹائمنگ بھی کنفرم ہے ناکہ ہمارے پہنچنے تک بارات آگئی ہوگی۔ سکندر کی بات
سننے ہی داد نے اسے تسلی بخش جواب دیا تھا۔ جی سائیں پکی انفارمیشن ہے اور ہمارے پہنچنے تک بارات
آگئی ہوگی - www.kitabnagri.com

میرے خبری نے بتایا ہے کہ بارات نکل چکی ہے۔ اس کا جواب سننے ہی سکندر نے ہاں میں گردن اس
طرح ہلائی جیسے کہنا چاہتا ہو کہ مجھے اسی جواب کی توقع تھی۔ کچھ ہی دیر بعد داد نے اسے پکارا تھا۔
سائیں اگر اجازت ہو تو کیا میں ایک سوال پوچھوں۔ اس کے اس طرح پوچھنے پر سکندر نے اسے گھورا
تھا کتنی بار کہوں داد کہ مجھ سے کچھ پوچھنے
www.kitabnagri.com

کے لیے اجازت مت لیا کرو۔ سکندر کے غصے سے کہنے پر کرم داد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ وہ اور
سکندر بچپن سے ساتھ تھے۔ یوں کہہ لیں کے دوست تھے مگر داد کے والدین

Posted On Kitab Nagri

مالی لحاظ سے بہت غریب تھے وہ شاہ حویلی میں ہی ملازم تھے۔ سکندر اپنے والدین کی وفات کے بعد اپنے تمام دوستوں سے ملنا چھوڑ چکا تھا یہ داد ہی تھا جو اس کے ساتھ زبردستی کھیلنے آجاتا تھا اور سکندر کے منا کرنے پر دادی کو وکیل بنا کر لے آتا اور ناچار سکندر کو کھیلنا ہی پڑتا تھا پھر جیسے جیسے دن گزرے سکندر بھی داد کے ساتھ اپنی خوشی سے کھیلنے لگا تب سے سکندر کا داد کے علاوہ کوئی دوست نہ

تھا۔ داد شروع سے ہی سکندر کو سائیں کہتا تھا جس پر سکندر نے کئی بار منا بھی کیا تھا مگر داد کا کہنا تھا کہ وہ سکندر کو اس کے نام سے نہیں بلا سکتا کیوں کے اس کے اوپر سکندر کے بہت احسان ہیں۔ داد کی مکمل تعلیم کا خرچہ سکندر نے ہی اٹھایا تھا اور شروع سے ہی وہ سکندر کا خاص رہا تھا غصے میں سکندر اپنا غصہ بھی اس پر نکال لیتا تھا مگر جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوتا وہ اس سے معافی بھی مانگ لیتا سکندر کی ڈکشنری میں مافی لفظ صرف دو لوگوں کے لیے تھا ایک بی جان دوسرا داد کیوں کے داد اسے بھائیوں کی طرح عزیز تھا وہ اس سے مافی مانگ بھی لیتا تھا اور اسے معاف کر بھی دیتا تھا۔ اب بھی داد کے اجازت

مانگنے پر وہ اس پر غصہ ہو چکا تھا۔ مافی سائیں پر ایک بات بہت دن سے زہن میں ہے وہ ہی پوچھنی تھی

پوچھو!!

Posted On Kitab Nagri

داد کے کہنے پر سکندر نے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔ سائیں وہ آپ آخر کرنا کیا چاہتے ہیں اگر آپ کو اس لڑکی کو پاس ہی رکھنا تھا تو اسے اس دن جانے کیوں دیا۔ داد کی بات پر سکندر کا ہتھکاڑا گڑی میں گونجا۔ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ www.kitabnagri.com

میں اسے واپس لانے جا رہا ہوں ارے میں تو بس اس سے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینے جا رہا ہوں۔ اس نے مجھے تھپہ مارا مجھے یعنی سکندر شاہ کو اور وہ بھی پبلک پلیس پر تو بس آج اس کے باراتیوں کے سامنے اسے بے عزت کروں گا۔ سکندر نے اپنا پلان داد کو بتاتے کہا۔ داد اسے کہنا چاہتا تھا کہ یہ غلط ہے مگر خاموش رہا۔ کیوں کہ وہ سکندر کے غصے سے واقف تھا۔ وہ غصے اور دشمنی میں سب بھول جاتا تھا۔ اب تو وہ بس اس لڑکی کے لیے دعا ہی کر سکتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے لا کر سیٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا جو گھر کے لان میں ہی بنایا گیا تھا۔ اس نے اپنے انسوؤں کو کیسے روکا ہوا تھا یہ اس سے یا اس کے خدا سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا مگر اتنی کوشش کے بعد بھی اس کی آنکھیں نم تھیں۔ شگفتہ بیگم کا تودل پھٹنے کو آنے والا تھا۔ یا اللہ اب تو ہی میری آخری امید ہے۔ اے اللہ تو ہی میری بیٹی کی زندگی برباد ہونے سے بچا سکتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شگفتہ بیگم نے آسمان کی طرف منہ کرتے دل ہی دل میں اپنے اللہ کو مخاطب کرتے کہا۔ مولوی صاحب اگئے ہیں نکاح شروع کرتے ہیں۔ ابا کی آواز عنایہ اور شگفتہ بیگم کے کانوں میں پچھلے شیشے کی مانند لگی تھی۔ اماں تو دہل کر اس کے قریب جا اسے گلے لگا چکی تھی جبکہ اس نے روتے ہوئے اپنے ساتھ سیٹج پر مولوی کے ساتھ آکر بیٹھتے اپنے دلہے کو دیکھا۔ جو سیاہ کالے رنگ کا حامل تھا اور بال بھی ایسے کہ جیسے چڑیا کا گھونسلہ ہو۔ شکل پر بے تحاشہ کمینگی کے ساتھ لعنت پڑی ہوئی تھی۔

کیا اس کے ابا کو اس پر ترس نہیں آیا تھا کس گناہ کی سزا دے رہے تھے وہ اسے۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں تھی کہ مولوی کی آواز پر ہوش کی دنیا میں لوٹی۔ عنایہ امجد خان ولد امجد خان اپ کا نکاح.....! رکیں!! مولوی کے رواں الفاظ کو کسی کی بھاری آواز نے روکا۔ رکیے مولوی صاحب اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے میری بات بھی تو سن لیں۔ سب لوگوں نے حیرت سے اس نوجوان کو دیکھا جو بولتا ہوا سیٹج پر آیا تھا جب کہ عنایہ تو اسے یہاں دیکھ حیرت کی مورتی بنی ہوئی تھی اس کا یہاں کیا کام تھا مگر وہ جس انداز سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اسے کچھ غلط ہونے کا احساس فوراً ہوا اور دل ڈر کے سبب زور سے دھڑکنے شروع ہو گیا۔ www.kitabnagri.com

کون ہو تم لڑکے امجد صاحب نے بار وعب لہجے میں اس سے پوچھا جو پر سنلٹی سے تو کوئی امیر رئیس زادہ لگ رہا تھا۔ جب کہ ساتھ موجود چار گارڈ اس بات کو واضح کر رہے تھے کہ وہ کافی امیر شخص تھا۔ میں؟؟ اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے جیسے ان سے پوچھنا چاہا اور پھر خود ہی ہنس دیا۔ میں وہ شخص

Posted On Kitab Nagri

ہوں جس سے آپ کی بیٹی پہلے ہی نکاح کر چکی ہے۔ میرا نام ہے سکندر شاہ!! اپنا نام لیتے ہوئے اس کے لہجے میں غرور تھا جبکہ عنایہ اور باقی سب لوگ اس کے الفاظ سن دنگ رہ گئے تھے۔ کیا بکو اس ہے یہ؟؟ امجد صاحب نے غصے سے کہا۔

ارے کون سی بکو اس کیا؟؟ میں نے تو کوئی بکو اس نہیں کی۔ آپ تو بلا وجہ غصے میں آگئے سسر جی۔ اس نے جیسے ان کے غصے کو ہوا دیتے کہا۔ وہ اپنے بدلے کے چکر میں ہر لحاظ بھول رہا تھا۔ اور ہمیشہ اپنے بدلے کے چکر میں وہ ایسا ہی ہو جاتا تھا سب لحاظ بھول جانے والا۔ بابا یہ جھوٹ بول رہا ہے میں اس شخص کو نہیں جانتی میرا یقین کریں یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ صدمے کی حالت سے باہر نکلتے ہی وہ تڑپ کر امجد صاحب کے پاس آتی روتے ہوئے انہیں یقین دلانے لگی۔ ارے میری جان تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو بتاؤ نہ کہ تم نے مجھ سے نکاح کر رکھا ہے۔ سکندر کے کہنے پر وہ غصے سے اس کی طرف آئی اس کے کوٹ کو اپنے نازک ہاتھوں کی گرفت میں لے گئی۔

بکو اس بند کرو نہیں ہوں میں تمہارے نکاح میں۔ بتاؤ سچ سب کو۔ کیوں ایسا کر رہے ہو!! میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟؟ غصے سے اس کا لہجہ کانپ رہا تھا۔ جھوٹ کب بولا میں نے؟؟ چہرے پر معصومیت سجا کر کہتے وہ عنایہ کو زہر سے بدتر لگا تھا۔ جھوٹ ہے یہ سب جھوٹ ہے جو تم بول رہے ہو۔ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟؟ بتاؤ نہ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس جو تمہاری بات کو سچ ثابت کرے؟؟ غصے سے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے سرخ چہرے سے اسے کہتی وہ اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔ اس کا یوں بے بس ہونا سکندر کو سکون دے رہا تھا ثبوت بھی ہے میری جان ثبوت بھی لایا ہوں خود دیکھ لو۔

کہنے کے ساتھ اس نے پاس کھڑے کرم داد سے کچھ پیپرز پکڑے جو اس کے پاس پیچھے کھڑا تھا۔ یہ لو دیکھ لو۔ وہ پیپر اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولا & جب کہ وہ حیرت سے ان پیپرز کو دیکھ رہی تھی جو نکاح نامہ تھا اور اس پر اس کے سائن بھی تھے۔ یہ..... یہ پیپرز نقلی ہیں یہ میں نے سائن نہیں کیے۔ میں نے تو کوئی نکاح نامہ سائن نہیں کیا۔ وہ حیرت سے آہستہ آواز میں بڑبڑائی۔ دکھاؤ مجھے۔ امجد صاحب جو تب سے تماشہ دیکھ رہے تھے اگے بڑھتے اس کے ہاتھ سے پیپر چھینتے ہوئے بولے۔ پیپرز پڑھنے کے بعد ان کا ہاتھ اٹھا تھا اور عنایہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔ تھپڑ اتنی شدت کا تھا کہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گری تھی www.kitabnagri.com۔

شگفتہ بیگم جو خود پریشانی سے سارا معاملہ دیکھ رہی تھی عنایہ کو تھپڑ لگنے پر اسے گرتا دیکھ تڑپ کر اگے بڑھیں تھیں اور اسے نیچے بیٹھ گلے سے لگایا۔ جو بہت بری طرح ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ سکندر بڑے مزے سے یہ سارا سین دیکھ رہا تھا۔ یہ سب کیا تماشہ ہے امجد تم نے ہمیں یہاں بے عزت ہونے کے لیے بلایا تھا کیا؟؟ ہمیں نہیں کرنی اپنے بیٹے کی شادی تمہاری بد کردار بیٹی سے رکھو اسے اپنے پاس۔

امجد صاحب کے دوست جو کب سے سارا تماشہ خاموشی سے دیکھ رہے تھے غصے میں اکر بولے اور اپنے بیٹے اور خاندان والوں سمیت عنایہ کو برا بھلا کہتے وہاں سے جا چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر کو اپنا بدلہ پورا ہوتا نظر آیا تو اس نے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے وہاں سے جانے کا سوچا۔ دیکھیں امجد صاحب اپ کی بیٹی آپ کو اور مجھے ہم سب کو دھوکہ دے رہی تھی مجھے نہیں رکھنا اس سے اب کوئی اور رشتہ آپ کو مبارک ہو آپ کی بیٹی۔ اب اسے وہاں سے جانا تھا اسی لیے خود بہانہ بناتا وہاں سے جانے لگا کہ امجد صاحب کی اواز نے اسے روکا۔ رکو لڑکے کہاں جا رہے ہو اس لڑکی کو بھی ساتھ لے کر جاؤ ہم سے اب اس کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ نفرت سے عنایہ کو دیکھتے بولے۔ نہیں بابا میں نے نہیں جاؤں گی اس کے ساتھ۔ میرا کوئی نکاح نہیں ہوا اس سے۔ وہ ان کے پاؤں پڑتے بولی شگفتہ بیگم تو خود رو کر ہلکان ہو رہی تھی بکو اس بند کرو اپنی اس نکاح نامے پر تمہارے ہی سائن ہے کسی اور کے نہیں۔ www.kitabnagri.com

وہ غصے سے نکاح نامہ اس پر پھینکتے ہوئے بولے۔ نہیں بابا یہ سائن میرے ہیں پر میں نے نہیں کیے پلیز میرا یقین کریں۔ اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ کیسے یقین دلائے انہیں۔ لڑکے تم اسے یہاں سے لے جا سکتے ہو۔ وہ عنایہ کو جھڑکتے سکندر سے مخاطب ہوئے۔ اس سے پہلے کہ سکندر کچھ بولتا مولوی صاحب نے امجد صاحب کو مخاطب کیا جو تب سے وہاں موجود تھے۔ امجد بیٹا اگر بیٹی اس لڑکے کے ساتھ رخصت کرنی ہی ہے تو نکاح دوبارہ کرو تا کہ نکاح صحیح سے ولی کی اجازت کے ساتھ ہو۔ مولوی کے الفاظ تو جیسے عنایہ پر بجلی کی مانند گرے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بابا آپ مجھے ماردیں زندہ دفن کر دیں چاہے تو آگ لگا دیں پر مجھے اس شخص کے ساتھ نہیں بھیجے مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ خدا کے لیے یہ ظلم نہ کریں۔ سکندر جو مولوی کی بات پر انکار کر کے وہاں سے جانے لگا تھا اعنایہ کے الفاظ سن رک گیا۔ وہ لڑکی سے ٹھکرا رہی تھی اس سے نکاح کی بجائے خود پر موت کو فوقیت دے رہی تھی۔ چاہے وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا بلکہ وہ تو یہاں آیا ہی اسے سب کے سامنے بے عزت کر کے اپنا بدلہ لینے تھا۔ وہ جس کے پیچھے لڑکیاں پاگل تھیں جس کی ایک نگاہ کے لیے لڑکیاں ترستی تھیں اسے وہ انکار کر رہی تھی۔ مطلب سکندر شاہ کی توہین کر رہی تھی۔ چاہے اس کا بدلہ پورا ہو چکا تھا لیکن اس کی یہ بات سکندر شاہ کی انا پر کاری ضرب کی طرح لگی تھی۔ مجھے منظور ہے آپ کی بات آپ دوبارہ نکاح کروا کر اسے میرے ساتھ رخصت کر سکتے ہیں۔ سکندر کے کہنے پر کرم داد اور عنایہ دونوں نے بیک وقت اسے دیکھا۔ سائیں یہ آپ..... اس سے پہلے کہ داد کچھ کہتا سکندر کے ہاتھ کے اشارے نے اسے چپ کر وادیا۔ اٹھو عنایہ بیٹھو صوفے پر تاکہ نکاح کی رسم ادا کریں۔ شگفتہ بیگم کے الفاظ پر عنایہ نے حیرت سے انہیں دیکھا جو بنا کسی تاثر کے سنجیدہ چہرہ لیے اس کے سامنے کھڑی اس سے مخاطب تھیں۔ امی آپ بھی؟؟ اس کے منہ سے حیرت کے مارے آواز بھی نہ نکلی محض ہونٹ ہیلے تھے۔ جبکہ شگفتہ بیگم بڑی مشکل سے اپنے انسوؤں پر بند باندھے کھڑی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں عنایہ پر یقین تھا لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی اگر عنایہ سکندر کے ساتھ نہ جاتی تو امجد صاحب اسے واقعی قتل کر دیتے اور ایک ماں اپنی اولاد کی موت نہیں دیکھ سکتی اسی لیے انہیں یہ راستہ ٹھیک لگا تھا۔ چاہے جو بھی تھا ان کی بیٹی زندہ تو رہتی چپ چاپ نکاح کے لیے ہاں کہو عنایہ اور جاؤ یہاں سے اور ساری زندگی یہاں مت انا - www.kitabnagri.com

ان کے الفاظ کا مطلب تو کچھ اور تھا مگر عنایہ نے کچھ اور ہی لیا تھا۔ ٹھیک ہے اگر آپ سب کو یہی کرنا ہے تو ٹھیک ہے امی مگر یاد رکھیے گا آج کے بعد بلکہ ابھی سے عنایہ مر گئی اور پیچھے صرف اس کی زندہ لاش بچے گی۔ وہ تھکے ہوئے لہجے میں کہتی سیٹج پر رکھے صوفے پر جا بیٹھی اور اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ انایہ امجد خان سے عنایہ سکندر شاہ بن گئی تھی۔

.....

شگفتہ بیگم سے گلے لگانے کے لیے اس کے قریب آئی ہی تھی کہ اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا اور خود بھی دو قدم پیچھے لیے۔ عنایہ میری بچی۔ انہوں نے روتے ہوئے اسے پکارا۔ نہیں ہوں میں آپ کی بیٹی سنا آپ نے مر گئی وہ عنایہ جو آپ کی بیٹی تھی۔ آپ نے میرا یقین نہیں کیا۔ اپنی بیٹی پر یقین نہ کیا یعنی کو آپ کو اپنی تربیت پر یقین نہیں تھا۔ وہ غصے سے بولتی روتے ہوئے وہاں سے بھاگتی ہوئی گیٹ کی جانب بڑھ گئی جبکہ شگفتہ بیگم کی متاثرہ کر رہ گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر اور داد باہر گاڑی کی جانب بڑھ ہی رہے تھے کہ وہ ان کے پاس سے بھاگتی ہوئی گزری۔ انہیں لگا وہ گاڑی کی جانب ہی گئی ہے ویسے بھی یہاں کون سا نارمل رخصتی ہو رہی تھی جو کوئی اسے گاڑی تک لے جا کر بٹھاتا۔ وہ اگے بڑھنے لگے تھے کہ شگفتہ بیگم کی اواز پر ر کے جو سکندر سے مخاطب تھیں۔ بیٹا میری بیٹی کا خیال رکھنا اسے خوش رکھنا وہ ساری زندگی خوشیوں کو ترسی ہے یہ ایک ماں کی تم سے گزارش ہے۔ وہ ہاتھ جوڑتی ہوئی اس سے بولیں www.kitabnagri.com -

ارے یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟ وہ ان کے ہاتھ پکڑتا بولا۔ جبکہ ان کی حالت دیکھ داد کو بھی دکھ ہو رہا تھا مگر وہ اپنے سائیں کے اگے بے بس تھا۔ میں رکھوں گا خیال آپ پلیز ٹینشن نہ لیں۔ وہ ان کو دلا سہ دیتا بولا۔ اسے عنایہ سے کوئی سروکار نہیں تھا مگر اپنی ماں کی عمر کی عورت کا ایاموں اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہونا اسے اچھا نہ لگا اس لیے بول پڑا۔ شکریہ بیٹا بہت شکریہ وہ مسرت سے بولیں اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ گئیں۔

وہ گاڑی کے قریب پہنچے تو عنایہ کا نام و نشان بھی وہاں نہ تھا۔ کہاں گئی یہ لڑکی؟؟ سکندر پریشانی سے داد کو بولا جو ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ تم اس طرف دیکھو میں اس طرف دیکھتا ہوں گا رڈ کو اس نے ابھی واپس بھیج دیا تھا اس لیے وہ دونوں ہی اس وقت عنایہ کو ڈھونڈنے نکلے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ تھوڑا سا ہی اگے بڑھا تھا کہ اسے سرخ جوڑے میں وہ شکستہ قدم اٹھاتی سڑک پر چلتی نظر آئی۔ بڑے بڑے قدم اٹھاتا وہ اس کے قریب پہنچا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔ وہ جو جسم ڈھیلا چھوڑے چل رہی تھی کسی کے پیچھے سے بازو پکڑ کر کھینچنے پر کٹی پتنگ کی طرح لہرا کر اس کے سینے سے جا لگی جب کہ سکندر شاہ ایک پل تھم گیا تھا www.kitabnagri.com -

میک اپ واٹر پروف ہونے کے سبب جوں کا توں تھا اور اوپر سے رونے کے سبب ہوئی لال آنکھوں نے تو جیسے خوبصورتی کا الگ ہی روپ دھار رکھا تھا۔ کہاں جا رہی ہو ہاں؟؟ ایک دم ہوش میں اتا وہ غصے سے بولا۔ چھوڑو مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ چھوڑو۔ وہ غصے سے خود کو چھڑاتے بولی کیوں نہیں جاؤ گی میرے ساتھ ہاں بولو؟؟ کیوں نہیں؟؟ تمہارے تو اچھے بھی جائیں گے۔

سکندر شاہ تو اپنی کوئی ٹوٹی ہوئی چیز بھی اپنی پہنچ سے دور نہیں کرتا تم تو پھر نکاح میں ہو تو تمہیں کیسے چھوڑ دوں۔ چلو میرے ساتھ اور خبردار جو تمہاری اب آواز بھی نکلی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ ایک ایک لفظ چبا کر کہتا وہ اسے ساتھ گھسیٹتے ہوئے زبردستی لے جانے لگا۔ تم سے کوئی برا ہے بھی نہیں۔ جب کچھ نہ بن سکا تو وہ غصے اور بے بسی سے ملی جولی کیفیت کے ساتھ بولی جس پر سکندر نے محظا سے گھور کر دیکھا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ اسے اپنے ساتھ شہر والے گھر لے آیا تھا جہاں وہ زیادہ تر تو نہیں مگر اکثر کام کی وجہ سے رہتا تھا۔
عنایہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جہاں کسی زری روح کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ گھر زیادہ بڑا تو
نہیں تھا مگر ایک فیملی اسانی سے رہ سکتی تھی۔ آج سے تم یہاں رہو گی کچن میں سب کچھ کھانے کے لیے

Posted On Kitab Nagri

موجود ہے تمہیں مشکل نہیں ہوگی۔ سکندر نے اسے دیکھ کر کہا جو ادھر ادھر دیکھتی گھر کا معائنہ کر رہی تھی - www.kitabnagri.com

میں اکیلی رہوں گی یہاں؟؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔ کیوں تو کیا تمہارے ساتھ پوری کالونی رہے گی؟؟ وہ اس پر ٹونٹ کرتا بولا جس پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ چلیں سائیں بی جان کی بار بار کال ارہی ہے اپ جانتے ہیں نا وہ اپ کے حویلی جانے کے بعد ہی سوئیں گی۔ داد عنایہ کا سامان لا کر وہاں رکھتا بولا جو شگفتہ بیگم نے دیا تھا۔ ہاں چلو وہ داد سے کہتا باہر کی جانب چل پڑا پیچھے عنایہ اسے کہہ بھی نہ سکی کہ تنہائی میں وہ ڈرتی تھی۔ مگر اب تو شاید یہ تنہائی ہی اس کا مقدر تھی۔

داد کی باتوں سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ یہاں نہیں رہتا تھا۔ تو اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اسے یہاں اکیلا ہی رکھنے والا تھا۔ نہ جانے وہ کس چیز کا بدلہ لے رہا تھا۔ خیر اس کے ساتھ رشتہ نبھانے میں عنایہ کو بھی کوئی دلچسپی نہ تھی اب تو یہ تنہائی ہی اس کا مقدر تھی۔ اسے اب اس تنہائی سے ڈر ختم کر کے دوستی کرنی تھی۔ سمجھوتہ ہی تو کرنا تھا جو ہر لڑکی کرتی ہے اور وہ بھی تو لڑکی ہی تھی۔ ہر جگہ سے ٹھکرائی ہوئی لڑکی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اپ نے اچانک کیوں نکاح کیوں کر لیا عنایہ بی بی سے؟؟؟ اور انہیں وہاں شہر کیوں چھوڑائے وہ بھی اکیلا؟؟؟ داد کے پوچھنے پر سکندر فاتحانہ ہنسی ہنستے اس کی جانب دیکھنے لگا جو ڈرائیو کر رہا تھا۔ تسکین کے لیے نکاح کیا ہے اس سے۔ اپنی انا کی تسکین کے لیے۔ وہ مجھ سے شادی کے لیے انکار کر رہی تھی۔ جس سے شادی کرنے کے لیے لڑکیاں مرتی ہیں تو یہ بات میری انا پر گہرا وار کر گئی وہ لڑکی ہمیشہ میری انا پر واہ کرتی ہے تو بس اب وہاں اس گھر میں اکیلی دیواروں کے ساتھ سر پھوڑے گی۔ مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس میں ساری زندگی وہ میرے نام پر کاٹے گی تنہائی میں اور کو سے کی اس وقت کو جب اس کا مجھ سے ٹکراؤ ہوا اور وہاں اس گھر میں اپنی قسمت پر ماتم کرتی سر تھوڑے کی دیواروں کے ساتھ۔ اس کے لہجے میں عنایہ کے لیے نفرت ہی نفرت تھی جبکہ داد اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

.....

اس سے یہاں رہتے ایک ہفتے سے اوپر ہو گیا تھا۔ سکندر تو جیسے اسے وہاں چھوڑ کر بھول گیا تھا۔ اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا سکندر کے اسے یاد رکھنے یا بھولنے پر۔ وہ سارا سارا دن پورے گھر میں بولائی بولائی پھرتی۔ آج بھی وہ ہر روز کی طرح سیاہ کپڑے زیب تن کیے لان میں رکھی کرسی پر بیٹھی دونوں ٹانگیں اوپر کیے سران پر ٹکائے اداسی بیٹھی خوبصورتی کی مورت لگ رہی تھی۔ یقیناً اگر کوئی مصوٰر اسے یوں دیکھتا تو اس خوبصورت منظر کو قید ضرور کرتا۔

Posted On Kitab Nagri

رات کے سائے گہرے ہوتے دیکھ وہ اندر جانے کی نیت سے اٹھ کھڑی ہوئی ابھی دو قدم ہی اس نے مشکل سے اٹھائے تھے کہ بخار کے سبب سے شدید قسم کا چکرایا اس نے فوراً پاس والی کرسی پر ہاتھ رکھا۔ ابھی وہ خود کو نارمل کر رہی تھی کہ داخلی گیٹ کھلنے کی آواز پر اس نے حیرانگی سے پلٹ کر دیکھا۔

جہاں سے سکندر اور داد اندر داخل ہو رہے تھے۔ اسے سامنے دیکھ سکندر بھی حیرت میں تھا کیونکہ ان گزرے دنوں میں وہ بالکل بھول چکا تھا اس کے بارے میں اور اب یوں اسے اچانک دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی۔ دودھ کی سی سفید رنگت پر کالا لباس اسے بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور اس پر بخار کی تپش کے سبب ہوئے لال گال اسے اور خوبصورت بنا رہے تھے۔ بے شک وہ سادگی میں بھی قیامت کی ادا رکھتی تھی۔ www.kitabnagri.com

ان دونوں کو وہاں دیکھ وہ بنا کوئی بات کیے بنا کوئی رسپانس دیے وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ سکندر بھی خاموشی سے داد کے ساتھ اندر جانے لگا۔ آج ان کی رات کو کوئی ضروری میٹنگ تھی اس لیے وہ افس کے بعد سیدھا یہاں آئے تھے تاکہ رات میٹنگ پر یہاں سے چلے جائیں۔ ابھی وہ بہت تھک چکے تھے اس لیے کچھ تیرا رام کرنے کی نیت سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تاکہ میٹنگ پر وہ بالکل فریش ہوں۔ داد کا کمرہ نیچے والے پورشن میں ہی تھا جبکہ سکندر کا اوپر والے پورشن میں تھا اس لیے وہ اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

دو کمرے نیچے جب کہ دو ہی کمرے اوپر والے پورشن میں تھے۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تو عنایہ کے کمرے کے پاس سے گزرتے اس نے بند کمرے کے دروازے کو دیکھا اور اگے بڑھ گیا۔ اندر اتے ہی وہ اسے اس کے کمرے میں جاتا دیکھ چکا تھا۔ جبکہ وہ اندر بیڈ پر لیٹی ادھر سے ادھر کروٹ لے رہی تھی۔ بخار کے سبب وہ روز رات ایسے ہی بے چینی بھری گزارتی تھی مگر کوئی بھی اس کا خیال رکھنے کے لیے نہیں تھا۔ www.kitabnagri.com -

جس دن سے وہ یہاں آئی تھی اس رات سے اسے بخار تھا جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اسے بھی کہاں پرواہ تھی اپنی وہ تو خود چاہتی تھی کہ وہ مرے اور کہانی ختم ہو۔ مگر اتنی آسانی سے تو موت بھی نہیں آتی www.kitabnagri.com -

.....

رات کے تقریباً ایک بجے اس کی آنکھ گلا خشک ہونے کے سبب کھلی تھی۔ پاس پڑے جگ کو اٹھا کر دیکھا تو وہ خالی تھا۔ وہ مشکل سے چکراتے دکھتے سر کو سنبھالتی ایک ہاتھ سر پر رکھے دوسرے سے جگ تھامے کمرے سے باہر نکلی اور کچن کی جانب بڑھ گئی جو نیچے والے پورشن میں تھا۔ کچن میں جاتے اس نے بمشکل جگ میں پانی بھرا۔ بخار کی حدت اور بڑھ گئی تھی جس کے سبب کھڑے ہونا بھی مشکل تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ مشکل سے اپنے قدموں پر توازن برقرار رکھے کچن سے نکلنے ہی والی تھی کہ تبھی سکندر بھی ٹراؤزر اور شرٹ پہنے کچن میں داخل ہوا اور اسے سامنے دیکھ وہیں دروازے پر رک گیا۔

میٹنگ تقریباً 12 بجے ختم ہوئی تھی تو دادی کو فون کر کے وہ بتا چکا تھا حویلی نہ آنے کا کیونکہ صبح اسے جلدی ہی افس جانا تھا تو بہتر یہی تھا وہ یہیں رہتا۔ ابھی وہ اپنا کام ختم کرتا کافی بنانے کچن میں آیا تھا مگر انایا کو سامنے دیکھ وہ وہیں رک گیا۔ راستہ دیں مجھے جانا ہے۔ اپنی آنکھوں کو بار بار بند کر کے اور کھولتے ہوئے بولی جن کے اگے بار بار اندھیرا چھا رہا تھا۔ اگر نہ دو راستہ تو؟! وہ کچن کے دروازے پر دونوں طرف ہاتھ رکھتا بولا مقصد صاف اسے چڑھانا تھا www.kitabnagri.com۔

پلیز!! اس کی ہمت جواب دے رہی تھی آنکھوں میں آنسو لیے وہ منت پر اترائی تھی۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں یوں آنسو آنے اور منت کرنے پر سکندر کو جیسے سکون ملا تھا۔ ارے کیا ہوا بی بی کو؟؟ بی بی کو رونا رہا ہے؟؟ اس نے عنایہ کا مذاق اڑاتے اسے مزید چھڑانے کے لیے ہاتھ اگے بڑھاتے اس کے آنسو صاف کرنے چاہے۔ مگر اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہی سکندر کو ایسے لگا جیسے اس نے کسی جلتے کوئلے کو چھو لیا ہو۔ تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔ چہرے سے ساری شوخی دور ہوئی تھی اور خود بخود فکر نے جگہ لے لی تھی۔ کچھ نہیں ہوا مجھے راستہ دے دیں بس۔

وہ اس کی بات پر غصے سے کہتی اگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ آنکھوں کے اگے مکمل اندھیرا چھایا اور اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی سکندر نے فوراً اسے تھاما تھا۔ اس کی طبیعت تو

Posted On Kitab Nagri

واقع ہی بہت خراب ہے۔ وہ پریشانی سے خود ہی بڑھایا اور اسے گود میں اٹھاتا اس کے کمرے کی جانب لے کر بڑھ گیا www.kitabnagri.com -

.....

اسے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر آرام سے لیٹا کر اس نے اس پر لحاف ڈالا اور کمرے سے باہر نکلا اس کا رخ داد کے کمرے کی جانب تھا۔ داد جو آرام و سکون سے بھری نیند میں گم تھا کہ اچانک سکندر کے جھنجھوڑتے ہوئے اٹھانے پر ہر بڑا کر اٹھا۔ کون ہے؟ کون ہے؟؟؟ وہ ادھر ادھر دیکھتے بے ربط بولا جس پر سکندر نے اسے گھورا تھا۔ کوئی نہیں ہے اٹھو جلدی اور ڈاکٹر کو کال کر کے بلاؤ۔ سکندر کے کہنے پر داد نے حیرت سے کھڑے ہوتے اس کے ماتھے اور گالوں پر ہاتھ رکھے -

کیا ہوا ہے سائیں اپ کو بخار ہے کیا؟؟؟ نہی بخار تو نہیں ہے۔ خود ہی پوچھ کر خود ہی اس نے جواب دیا تھا - درد ہے کیا کہیں؟؟؟ وہ پریشانی سے بولا مگر سکندر کو غصہ دلا گیا تھا۔ مجھے کچھ نہیں ہوا داد۔ اس کو بخار ہے۔ اسے کسے؟؟ سکندر کے کہنے پر داد نے حیرت سے پوچھا۔ اسے مطلب اس لڑکی عنایہ کو۔ اب کوئی اور سوال مت کرنا اٹھو ڈاکٹر کو بلاؤ۔ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولتے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا جبکہ پیچھے داد جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرنے لگا جو پتہ نہیں اس وقت ملنے بھی والا تھا یا نہیں۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ واپس کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹھنڈے پانی کا باؤل اور ساتھ چھوٹا سا ٹاول تھا۔ وہ عنایہ کے قریب دوسری جانب بیڈ پر بیٹھ کر اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگا۔ ویسے بھی وہ لڑکی اب اس کی ذمہ داری تھی اور وہ لاکھ اس سے نفرت کرتا مگر اتنا بھی برا نہیں تھا کہ اسے اس حالت میں یوں ہی چھوڑ کر اپنی نیندیں پوری کرتا۔ ابھی اسے پٹیاں کرتے پانچ منٹ ہی مشکل سے ہوئے تھے کہ اسے محسوس ہوا جیسے عنایہ کچھ کہ رہی ہو www.kitabnagri.com -

اپنے کان اس کے منہ کے قریب کرتے اس نے سننے کی کوشش کی۔ امی..... میں نے..... ک..... کچھ ن... نہیں کیا..... م..... میرا بق..... یقین..... کریں۔ میں بے..... قص..... قصور ہوں۔ میرا..... ک... کوئی ق..... قصور نہیں۔ وہ غنودگی میں ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔ سکندر شاہ اس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔ اس نے واقع ہی اس لڑکی کو بہت بڑی سزا دی تھی مگر یہ شرمندگی بھی تھوڑی دیر کے لیے ہی تھی۔ سائیں ارہا ہے ڈاکٹر بڑی مشکل سے مانا ہے تین گنا زیادہ پیسے دینے کے وعدے پر۔ داد کمرے میں اتا اسے بتانے لگا مگر اسے یوں عنایا کہ کیتر کرتے دیکھ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ سائیں لائیں میں کر دیتا ہوں۔ اپ کی کمر میں درد ہونے لگ جائے گا۔ داد اس کے قریب جاتا بولا -

Posted On Kitab Nagri

نہیں داد میں کر لوں گا اس کی ضرورت نہیں ہے تم ڈاکٹر کا انتظام کر دو یہی بہت ہے۔ سکندر اسے ہاتھ کے اشارے سے منع کرتا بولا۔ جو بھی تھا اسے منظور نہیں تھا کہ کوئی عنایہ کو چھوتا۔ وہ اس معاملے میں بہت پوزیسو تھا جو اس کی ملکیت ہوتی اس پر وہ کسی اور کی نظر بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا پھر چاہے وہ چیز اس کے سامنے کچرے کی حیثیت ہی کیوں نہ رکھتی ہو۔ تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر اچکا تھا مگر ڈاکٹر کو دیکھ سکندر نے دات کو گھوڑی سے نوازا تھا & یہ کیا ہے داد تم نے میل ڈاکٹر کیوں بلایا ہے؟؟ وہ غصے سے بنا ڈاکٹر کا لحاظ کیے بولا۔ سائیں اس ٹائم میل ڈاکٹر ہی آ سکتا تھا۔ وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوتا بولا۔

بکو اس بند کرو تم اپنی اور اپ خبر دار جو ہاتھ بھی لگایا میری وائف کو ویسے ہی چیک کریں اسے۔

وہ داد کو چپ کر واتا ڈاکٹر سے مخاطب تھا جو اس کی بات سن کر حیرت کی گہرائیوں میں گرا تھا۔ لیکن مسٹر شاہ بنا ہاتھ لگائے میں کیسے مریض کو چیک کر سکتا ہوں؟؟ ڈاکٹر بیچارہ اپنی مشکل بیان کرتے بولا۔

جیسے بھی کرو بس تم اپنے ہاتھ نہیں لگاؤ گے اسے۔ وہ تو جیسے کچھ بھی سمجھنے اور سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔ ڈاکٹر بے چارگی سے اپنا سامان بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتا عنایہ کو دیکھ رہا تھا کہ اب وہ اس کا بخار کس طریقے سے چیک کرے وہ بھی بنا ہاتھ لگائے۔ مسٹر شاہ کیا اپنی وائف کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر مجھے بتا سکتے ہیں انہیں بخار کی کس قدر حدت ہے۔ وہ سکندر کو کہتے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ کر بولا۔

اگر میں نے ہی بتانا تھا تو آپ کو کیوں بلایا ہے۔ اور وہ کہاں ہے وہ تھرمامیٹر نکالو اسے باہر اس سے چیک کرو۔ سکندر کے تیور دیکھ جہاں داد کو ہنسی آرہی تھی وہیں ڈاکٹر کی جان نکل رہی تھی۔ وہ جلدی سے

Posted On Kitab Nagri

اپنے بیگ سے تھرمامیٹر نکالتا عنایہ کے منہ میں رکھنے ہی لگا تھا کہ سکندر نے راستے میں ہی اس کا ہاتھ تھام کر اسے تگڑی گھوڑی سے نوازا جس پر ڈاکٹر بیچارا تھوک نگلتا تھرمامیٹر اس کے ہاتھ میں پکڑا کر خود پیچھے ہو گیا۔ اسے خود پر بے حد غصہ رہا تھا۔ کہ کیا ضرورت تھی چند پیسوں کا لالچ کر کے ان کی کم سے کم اس پاگل انسان سے تونچ جاتا www.kitabnagri.com -

سکندر نے خود اگے ہوتے تھوڑا سا جھکتے ایک ہاتھ سے انایا کا منہ کھولا جبکہ دوسرے سے تھرمامیٹر اندر رکھا & اس دوران عنایہ کے ہونٹوں سے اس کی انگلیاں مس ہوئی تھی جس سے سکندر کے دل کی دھڑکنوں کا شور بڑا تھا۔ وہ جلدی سے خود کو نارمل کرتا پیچھے ہٹا تھا مگر دل کی دھڑکنوں کی آواز اسے ابھی بھی اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ حیرت سے اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ یوں اس کا دل بے ربط دھڑکا ہو۔ وہ تو مشہور تھا کہ اس کے پاس دل ہی نہیں لیکن آج نہ جانے کیوں اس کا دل اپنے ہونے کی نشانی دے رہا تھا۔

عنایہ وہ پہلی لڑکی تھی جسے اس نے چھوا تھا شاید اسی لیے اس کی حالت ہو رہی تھی۔ اب نکال دیں۔ ڈاکٹر کی آواز پر اس نے تھرمامیٹر نکال کر ڈاکٹر کے حوالے کیا۔ او میرے خدایا انہیں تو 104 پر بخار ہے اور حالت سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا ذرا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ خیر آپ کو کچھ میڈیسن لکھ کر دیتا ہوں اب ان کو کچھ کھلانے کے بعد دے دیجیے گا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر پرچی پر میڈیسن لکھ کر انہیں دیتا کھڑا ہوا میڈیکل سٹور سے اپ کو یہ میڈیسن مل جائیں گی اب مجھے اجازت دیں۔ شکریہ۔ ڈاکٹر کو تو جیسے بھاگنے کی جلدی تھی اسی لیے فوراً پرچی داد کے ہاتھ میں تھماتے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا تھا www.kitabnagri.com -

.....

جاؤ لے کر اوں میڈیسن اور ہاں کچھ کھانے کے لیے بھی لے انا جو اس کو کھلا کر میڈیسن دے سکوں۔ ایسا کرنا سوپ لے انا اسانی سے پلا بھی دیں گے اور اچھا بھی ہو گا صحت کے لیے۔ سکندر نے اپنی ہی رو میں بولتے جب داد کو دیکھا تو وہ اسے دیکھ مسکرا رہا تھا۔ کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟ سکندر نے نہ سمجھی سے پوچھا کچھ نہیں بس یہی دیکھ رہا ہوں کہ اگر نفرت میں یہ حالت ہے تو محبت میں کیا ہو گا سائیں۔ اپ تو پھر پوری دنیا کو اگ لگا دو گے بیوی کو ذرا سی خراش آنے پر -

یہاں وہ ایک انسو ہی ابھی بہائیں گی اور ادھر اپ کی پوری دنیا میں ہلچل مچ جائے گی۔ اہ سائیں میں ابھی سے اپ کی حالت ایسی جن کر رہا ہوں۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا سکندر کو خطرناک ارادوں سے اپنی جانب بڑھتا دیکھ ایک سیکنڈ سے پہلے وہاں سے غائب ہوا تھا۔ جبکہ سکندر واپس کمرے میں اتا وہاں پڑے صوفے پر پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھتا انکھیں موند گیا۔ آج وہ پہلے ہی تھکا ہوا تھا اور اب یوں عنایہ کی وجہ سے نیند بھی نہ لے سکا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

داد دوائیاں اور سوپ لے کر آیا تو دیکھا سکندر وہیں صوفے پر بیٹھا بیٹھا ہی سو گیا تھا۔ داد کا دل تو نہیں تھا اسے جگانے کا مگر اگر وہ اسے نہ جگاتا تو پھر سکندر کے غصے کا نشانہ بھی اسی نے بننا تھا۔ سائیں! سائیں! وہ اس کے کندھے کو ہلکے سے ہلاتے اسے اٹھانے کی کوشش کرتے بولا۔ ہاں اگئے تم داد۔ کہاں ہے سامان وہ نیند سے جاگتا آنکھوں کو بار بار جھپکتے ہوئے نیند بھگانے کی کوشش کرتا بولا۔ جی یہ لیں سائیں اس نے اس کے سامنے شاہر کرتے کہا۔ برتن میں ڈال کر لاؤ www.kitabnagri.com -

سکندر کے کہنے پر داد ہا میں سر ہلاتا کمرے سے چلا گیا۔ جب تک داد سوپ برتن میں ڈال کر لایا تب تک سکندر واش روم سے منہ دھو کر آگیا تھا تا کہ نیند کو دور بھگا سکے۔ داد کے اتے ہی اس نے عنایہ کے پاس جاتے اسے جگانے کی کوشش کی مگر وہ ابھی بھی غنودگی میں تھی۔ آخر وہ خود ہی بیڈ پر بیٹھتا اسے تھوڑا سا اوپر کر کے خود اس کے پیچھے ہو کر بیٹھا اور اس کی کمر اپنے سینے سے اس طرح لگائی کہ اسانی سے اسے سوپ پلا سکے۔ لاؤ دو مجھے۔ داد سے کہتا اس کے ہاتھ سے باؤل لیتا وہ عنایہ کو احتیاط سے سوپ پیلانے لگا۔ ابھی اس نے عنایہ کو تین چار چمچ ہی پلائے تھے کہ عنایہ نے اگلے چمچ پر غنودگی میں ہی منہ سائیڈ پر کرتے چمچ منہ میں نہ لیا جس پر سکندر نے بھی باؤل سائیڈ پر رکھ دیا۔

داد سے دوائی لیتے اسے کھلائی اور پھر صحیح طرح اسے لٹاتے خود بیڈ کی دوسری سائیڈ پر ہو گیا۔ تم اب آرام کرو داد میں یہیں ہوں اگر دوبارہ اس کی طبیعت خراب ہو گئی تو پتہ چل جائے گا۔ پتہ نہیں کون سی منہوس گھڑی تھی جب اس سے نکاح کر لیا اپنی انا کی تسکین کے لیے۔ اب پچھتا رہا ہوں پہلے داد سے

Posted On Kitab Nagri

ارام سے کہتے آخر میں وہ خود ہی غصے ہوتے بولا۔ جس پر داد اس کی حالت پر مسکراہٹ چھپائے کمرے سے چلا گیا جبکہ سکندر وہیں بیڈ پر لیٹ کر انکھیں موند گیا۔ جو بھی تھا اب وہ اس صوفے پر تو لیٹنے سے رہا ویسے بھی یہ لڑکی اس کے نکاح میں تھی وہ لیٹ سکتا تھا اس کے برابر۔ تھکن کی وجہ سے اسے کب نیند آئی اسے پتہ ہی نہ چلا جب کہ عنایہ بھی اس کے برابر سکون کی نیند سو رہی تھی۔

.....

صبح اس کی آنکھ خود پر کچھ بھاری چیز محسوس کرتے کھلی تھی اور سب سے پہلے اس کی نظر اپنے ساتھ لیٹے سکندر پر گئی۔ جو اس کے بے حد قریب لیٹا اس کا پورا وجود اپنے قبضے میں کیے سو رہا تھا۔ اپنا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ وہ اس پر رکھے سو رہا تھا۔ سکندر کو اپنے اتنے قریب دیکھ اس کی جان لبوں پر رائی تھی اس نے اپنے ہاتھوں کو سکندر کے سینے پر رکھ اسے دور کرنا چاہا۔ اس کے ہاتھ کا لمس اپنے سینے پر محسوس کرتے سکندر کی آنکھ کھلی تھی اور سب سے پہلے اسے عنایہ کا چہرہ نظر آیا۔ جو آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہی تھی بنا اسے کچھ کہے اور بنا کوئی موومنٹ کیے اس نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر بخار چیک کیا تھا www.kitabnagri.com –

جو کہ اب کافی بہتر تھا پ... پیچھے ہٹیں۔ انایہ کی کانپتی آواز میں کہے گئے الفاظ سن اس نے ماتھے سے ہاتھ ہٹا کر اسے دیکھا۔ اگر نہ ہٹوں تو؟؟ اس نے جیسے اسے ٹیس کرنا چاہا۔ میں نے کہا پیچھے ہوں سکندر

Posted On Kitab Nagri

شاہ- اب کے عنایہ نے بھی غصے میں کہا جس پر سکندر نے داد دینے والی نگاہوں سے دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ عنایہ کے اوپر سے اپنی ٹانگ ہٹاتا اس کے سیدھا ہوتے ہی ایک سیکنڈ سے پہلے اس کے اوپر کسی کالی گھٹا کی طرح چھایا تھا۔ یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو مسز عنایہ سکندر شاہ مت بھولو شوہر ہوں تمہارا تمہارے جتنے چاہے قریب اسکتا ہوں تم روک نہیں سکتی مجھے سمجھی۔ دونوں بازو اس کے دائیں بائیں رکھے چہرہ کانوں کے قریب لے جاتے وہ سرد لہجے میں بولا۔ جبکہ عنایہ تو اس کے یوں قریب آنے اور انکھیں بند کیے اپنے دل کی دھڑکنوں کو اپنے کانوں میں سن رہی تھی۔

سکندر نے کانوں کے پاس سے چہرہ اوپر کرتے عنایہ کے چہرے کو دیکھا جو کبوتر کی طرح انکھیں بند کیے چہرے پر خوف سجائے ہوئے تھی جبکہ اس کے ہونٹ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔ اس کے ہونٹوں پر نظر پڑتے ہی سکندر کو رات کا منظر یاد آیا جب رات کو اس کے ہاتھوں کی انگلیاں عنایہ کے ہونٹوں سے ٹکرائی تھی بے ساختہ ہی وہ جھکا تھا اور عنایہ کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔ اس کی اچانک کی جانے والی حرکت پر عنایہ کا پورا وجود لرز اٹھا اس نے فوراً اپنے ہاتھوں کی مدد سے اسے دور کرنا چاہا تب تک سکندر اپنا کام کرتا اس کے اوپر سے ہٹ چکا تھا۔ وہ خود حیران تھا کہ آخر اسے اچانک ہوا کیا۔ پھر بنا اس کی جانب دیکھے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ عنایہ تو ابھی بھی وہیں لیٹی دل پر ہاتھ رکھتی دھڑکنوں کو کنٹرول کر رہی تھی آنکھوں سے انسو بے اختیار بہے تھے۔ ہاتھ کی پشت ہونٹوں پر رکھتے اس نے بے دردی سے سکندر کا لمس مٹانا چاہا مگر ایسا کہاں ممکن تھا آخر تھک ہار کر بیڈ سے اٹھتی انصوف کرتے وہ واش روم کی جانب بڑھ گئی۔

.....

داد تم ایسا کرو کہ کسی ملازمہ کا انتظام کرو۔ وہ افس میں بیٹھے فائل چیک کر رہے تھے کہ اچانک سکندر نے داد سے کہا۔ کس لیے سائیں داد نے حیرت سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا۔ میرے خیال سے یہاں شہر عنایہ کے پاس کسی ملازمہ کا ہونا بہتر ہے۔ سکندر کی بات پر داد نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ مگر سائیں اس سے بہتر یہ نہیں کہ ہم عنایہ بی بی کو حویلی لے جائیں۔ ویسے بھی آپ کے نکاح میں ہیں وہ اور بی جان بھی خوش ہو جائیں گی ان سے مل کر انہیں آپ کی شادی کی فکر بھی تو بہت ہے۔ داد کے کہنے پر سکندر نے اسے دیکھا تھا۔

نہیں داد وہ میرے نکاح میں ضرور ہے مگر میں اسے اپنی بیوی نہیں مانتا اور میرے نکاح میں بھی تم بہتر جانتے ہو کہ صرف ایک بدلہ اور انا کی تسکین کے لیے ہے۔ جانتا ہوں تم کل رات مجھے اس کی کیئر کرتا دیکھیے سمجھ رہے ہو کہ میں اس میں انٹر سٹ لے رہا ہوں تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ وہ مجھے کل کی طرح آج بھی ناپسند ہے میں نے اس کی کیئر اس لیے کی کیونکہ اس کی ماں نے میرے اگے ہاتھ جوڑتے کہا تھا کہ میری بیٹی کا خیال رکھنا۔

Posted On Kitab Nagri

اُئی ہو پ تم سمجھ گئے ہو گے سکندر کی باتوں پر داد کو بھی یقین آیا تھا۔ وہ کل رات سے دماغ میں چل رہی سوچوں کا سوچ خود پر لعنت بھیجتے سکندر کی طرف دیکھنے لگا۔ ٹھیک ہے سائیں آج شام تک ملازمہ چھوڑاؤں گا وہاں۔ داد کے کہنے پر سکندر نے ہاں میں سر ہلایا کیونکہ اگر داد نے کہہ دیا تھا تو اس کا مطلب کام ہو جائے گا www.kitabnagri.com -

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اس کی طبیعت کافی بہتر تھی اور اس وقت وہ کچن میں کھڑی اپنے لیے کچھ بنانے کا سوچ رہی تھی کہ تبھی اسے لاونچ میں کسی کے چلنے اور باتیں کرنے کی اوازیں آنے لگی۔ ایک پل کے لیے اسے لگا کہ کوئی چور آگیا ہے مگر جب اس کے کانوں میں داد کی آواز پڑی تو اسے کچھ سکون ملا تھا۔ وہ وہیں سب کچھ چھوڑتی کچن سے باہر نکلی کیونکہ داد کے ساتھ کسی لڑکی کی آواز آرہی تھی۔ وہ باہرائی تو سامنے ہی اسے داد اور ایک لڑکی نظر آئی جس سے داد نہ جانے کیا کہہ رہا تھا۔ عنایہ کے وہاں اتے ہی داد نے اسے سلام کیا تھا جس کا جواب اس نے محض سر ہلا کر دیا تھا www.kitabnagri.com -

بی بی جی یہ کوئل ہے اور آج سے یہیں آپ کے پاس رہے گی۔ داد کے کہنے پر اس نے حیرت سے اس کوئل نامی لڑکی کو دیکھا جو تھی تو سانولی رنگت کی مگر اس میں اٹرکیشن بہت تھی۔ یہ کیوں رہے گی یہاں میرے پاس؟؟ اس نے حیرت سے داد سے پوچھا۔ وہ جی سائیں کا حکم تھا کہ آپ کے پاس کسی ملازمہ کا ہونا ضروری ہے کیونکہ اکیلے رہنا ٹھیک نہیں۔ داد کے کہنے پر عنایہ نے تنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ اچھا بہت جلدی یاد نہیں آگیا آپ کے سائیں کو کہ میں یہاں اکیلی ہوں اور میرے پاس کسی کا

Posted On Kitab Nagri

ہونا ضروری ہے۔ عنایہ کے تزیہ کہنے پر داد کچھ نہ بول سکا۔ میں چلتا ہوں بی بی جی۔ داد کہہ کر جانے والا تھا کہ عنایہ نے اس سے روکا www.kitabnagri.com -

سنیں!! عنایہ کی پکار پر اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اج کے بعد مجھے بی بی جی مت کہیے گا۔ کیونکہ مجھے کوئی شوق نہیں اس شخص کی نسبت سے بلائے جانے کا۔ ائی ہو پاپ سمجھ گئے ہوں گے۔ اور اپنے سائیں کو جا کر کہہ دیجئے گا عنایہ کو ان کے احسان نہیں چاہیے۔ وہ غصے سے بولتی وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ داد نے بیچارگی بھری نگاہوں سے کوئل کو دیکھا تھا جس پر اس قہقہہ بے ساختہ تھا۔ دونوں میاں بیوی ہی کھڑ دماغ ہیں۔ داد خود سے بڑبڑاتا وہاں سے چلا گیا جبکہ کوئل سوچ رہی تھی کہ اب وہ کیا کرے۔

.....

وہ دو گھنٹے بعد واپس نیچے ائی تو کوئل وہیں صوفے پر بیٹھی تھی۔ جبکہ گھر دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اس نے صفائی کی ہو۔ ویسے تو گھر صاف ہی تھا مگر دودن سے عنایہ نے طبیعت خراب زیادہ ہونے کے سبب صفائی نہ کی تھی۔ تو اس لیے تھوڑا بہت گند تھا مگر اب وہاں صفائی تھی کچن سے بھی کھانے کی مزیدار خوشبو آرہی تھی۔ تم گئی نہیں؟؟ وہ کوئل کے پاس جاتی پوچھنے لگی جس پر وہ فوراً کھڑی ہوئی۔

نہیں بی بی جی وہ میں کیسے جاتی مجھے شاہ سائی نے یہاں کام کے لیے بھیجا تھا اگر واپس چلی گئی تو وہ ناراض ہوتے۔ وہ اپنے دوپٹے کے پلو کو مروڑتی پریشانی سے بولی۔ کیوں تم سے کیوں ناراض ہوتے وہ؟؟

Posted On Kitab Nagri

تمہاری مرضی تم جہاں مرضی کام کرو اور جہاں مرضی چاہے نہ کرو۔ عنایہ نے صوفے پر بیٹھتے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا۔ وہ جی شاہ سائیں داد جی پر غصہ ہوتے کہ تم نے شام سے پہلے ملازمہ کا انتظام نہیں کیا اور داد جی مجھ پر غصہ ہوتے اور میں ان کا غصہ برداشت نہیں کر سکتی نا۔

وہ پریشانی سے اپنا مسئلہ بتا رہی تھی۔ کیوں داد تمہیں کیوں ڈانٹتا؟؟ اور تمہیں کیوں اس کے غصے کی اتنی فکر ہے؟؟ عنایہ نے انکھیں چھوٹی کیے پوچھا۔ وہ نہ جی.... وہ.....! کیا وہ وہ لگا رکھی ہے صحیح سے بتاؤ۔ اس کی ٹرین وہ وہ پرائکٹی دیکھ عنایہ نے جھنجھلا کر کہا۔ وہ ناجی وہ میرے منگیتر ہیں اور میرے مامو زاد بھی اس لیے۔ کوئل اپنا دوپٹہ منہ میں رکھتے شرماتے ہوئے بولی جب کہ اس کے اس طرح شرماتے پر ارج بہت دنوں بعد عنایہ کھل کر ہنسی تھی۔ او کوئل تم کتنی کیوٹ ہو انایہ کے کہنے پر وہ پھر سے شرما دی جس پر عنایہ کو اور ہنسی آئی تھی www.kitabnagri.com۔

ویسے تمہاری اتج کیا ہے؟؟ اپنی ہنسی روکتے عنایہ نے اس سے پوچھا 20 سال جی۔ کوئل کے کہنے پر عنایہ نے اسے حیرت سے دیکھا اسے لگا تھا وہ اس کی ہم عمر ہوگی مگر وہ اس سے دو سال بڑی تھی۔ اچھا تو تم پڑھتی نہیں کیا؟؟ پڑھتی تھی جی 12 پڑھی ہیں پھر میرا دل نہیں کیا پڑھنے کا۔ داد جی نے تو بہت کہا مگر میں نے کہہ دیا کہ نہیں مجھے نہیں پڑھنا اب۔ کوئل کے کہنے پر اس نے حیرت سے دیکھا صحیح کہتے ہیں جن لوگوں کو کسی چیز کی سہولت میں سر ہو وہ اس کی قدر نہیں کرتے اور کچھ جن کو قدر ہوتی ہے

Posted On Kitab Nagri

ان کو میسر نہیں ہوتی۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی کھڑی ہوئی۔ اؤ کھانا کھاتے ہیں۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ www.kitabnagri.com

وہ کومل سے کہتی کچن کی طرف چل پڑی جس پر وہ بھی اس کے ہم قدم ہوئی۔ ویسے کیا بنایا ہے تم نے؟؟ خوشبو بہت مزے کی ہے۔ بریانی بنائی ہے۔ بی بی جی انایہ کے پوچھنے پر اس نے چمک کا جواب دیا۔ پلیز کومل مجھے بی بی جی مت کہنا۔ تم میرا نام لے سکتی ہو۔ عنایہ کے کہنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ ٹھیک ہے عنایہ جی کومل کے کہنے پر عنایہ نے اسے گھورا تھا۔ جس نے نام تو لے لیا تھا مگر جی ابھی تک ساتھ لگایا تھا۔

.....

اج وہ چوتھے دن پھر حاضر تھا جبکہ عنایہ خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو روز ہی ٹپک پڑتا تھا۔ کبھی سودا دینے ارہا تھا کبھی کپڑے لے کر جارہا تھا کہ لانڈری سے دھلوانے ہیں تو کبھی یوں ہی اکر پوچھ رہا ہے کہ کچھ چاہیے تو نہیں۔ جی فرمائیے آج کیا لینا ہے یادینا ہے۔ وہ داد کے سامنے ہاتھ باندھے پوچھنے لگی۔ نہیں بی بی... میرا مطلب عنایہ جی وہ آج یہ آپ کو دینے تھے اسی لیے آیا ہوں۔ وہ جو اسے پھر بی بی بول رہا تھا اس کے گھورنے پر عنایہ جی کہتا چند پیپر اس کے سامنے کرتا بولا۔ جبکہ کومل کی طرح اس کے بھی عنایہ جی کہنے پر عنایہ نے انکھیں گھمائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اپ مجھے بہن بھی بلا سکتے ہیں۔ وہ غصے سے اس کے ہاتھ سے پیپر چھینتی بولی۔ جبکہ کومل وہیں صوفے پر بیٹھی داد کی حالت انجوائے کر رہی تھی اور پوپ کارن کھارہی تھی جس پر داد اسے گوریوں سے نواز رہا تھا۔ یہ کیا ہے کس کے ایڈمیشن فارم ہیں؟؟ وہ جو کومل کو گھوریوں سے نواز رہا تھا عنایہ کی اواز پر اس نے جلدی سے عنایہ کی طرف دیکھا جو سے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اپ کے ایڈمیشن پیپر ہیں سائیں کا کہنا ہے کہ اپ کو اپنی تعلیم اگے جاری رکھنی چاہیے۔ اور یہ ان کا کوئی احسان نہیں بلکہ اپ کا حق ہے۔ داد کی بات پر وہ کبھی حیرت سے اسے دیکھتی تو کبھی اپنے ہاتھوں میں پکڑے فارم کو۔ کیوں ان کو میرے حق کا کہاں سے خیال آگیا؟؟

ایسا تو نہیں کہ آج وہ مجھے میرے حق دے کر کل اپنا حق مانگنے آجائیں اگر ایسا ہے تو جا کر کہہ دو ان سے یہ ان کی غلط فہمی ہے کہ میں ایسا کچھ ہونے دوں گی۔ غصے سے کہتے اس کا سانس پھول گیا تھا۔ نہیں بہنا ایسا بالکل نہیں ہے دراصل سائیں تعلیم حاصل کرنے والی بات پر بہت یقین کرتے ہیں ان کا کہنا ہے یہ ہر انسان کا حق ہے اور اسے اپنا حق حاصل ہونا چاہیے۔ داد کی بات پر عنایہ کہ تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے مگر آنکھوں میں ابھی بھی شک تھا۔ سچ کہہ رہے ہیں ناپ؟؟

اس نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا جب کہ اس کے اس اس طرح آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھنے پر داد کو وہ بے حد معصوم لگی۔ ہاں بہنا ایسا ہی ہے میرا یقین کرو۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا جس پر اسے تھوڑا تھوڑا یقین آیا تھا۔ اوکے میں کل تک کر دوں گی یہ فارم فل اور آپ آکر لے جائیے گا۔ انا یا کے

Posted On Kitab Nagri

کہنے پر داد ہاں میں سر ہلاتا خدا حافظ بول کر چلا گیا جبکہ وہ ابھی بھی کھڑی ہاتھ میں پکڑے پیپرز کو دیکھ رہی تھی - www.kitabnagri.com

.....

بس داد بھائی اپ یہاں ہمارا انتظار کریں ہم نے بہت شاپنگ کرنی ہے اور لڑکیوں کی شاپنگ کا اپ کو پتہ ہے کہ وہ کتنی دیر لگاتی ہیں۔ داد عنایہ اور کوئل کو آج مول لے کر آیا تھا شاپنگ کے لیے کیونکہ اگلے ہفتے سے انایہ کی یونی کلاسز سٹارٹ تھی اس لیے سکندر نے داد کو اسے شاپنگ کروادینے کا کہا تھا۔ مگر یہاں مال پہنچتے ہی عنایہ نے داد کو گاڑی میں انتظار کرنے کا کہہ دیا تھا جبکہ لڑکیوں کی شاپنگ سے تو داد بھی واقف تھا اس لیے فوراً کریڈٹ کارڈ اس نے عنایہ کے حوالے کر دیا۔

اور خود وہیں پاس موجود کیفے سے کافی پینے چلا گیا تاکہ جتنی دیر وہ شاپنگ کریں وہ وہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کر سکے۔ مال کے اندر جاتے ہی عنایہ کے چہرے پر کریڈٹ کارڈ کو دیکھ شیطانی مسکرا آئی تھی۔ کوئل تمہارا جس چیز پر دل ائے اس چیز پر ہاتھ رکھ دینا لے کر دینا میرا کام اور ہاں مہنگی سستی نہ دیکھنا۔ عنایہ نے کارڈ بیگ میں رکھتے کوئل سے کہا جو اس کی بات پر حیران ہوتی اسے دیکھ رہی تھی۔ مگر عنایہ جی شاپنگ اپ نے کرنی ہے میں نے نہیں ویسے بھی میرا انے کا کوئی موڈ نہیں تھا اپ زور زبردستی لے کر آئی ہیں اور اللہ کا شکر ہے میرے پاس سب کچھ موجود ہے۔ اپ اپنی شاپنگ کریں۔ کوئل کی بات پر عنایہ نے غصے سے اسے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

تم چلو چپ چاپ میرے ساتھ وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے جاتے بولی۔ اور اگلے تین گھنٹوں میں اس نے ادھے سے زیادہ کریڈٹ کارڈ خالی کر دیا تھا۔ اس نے دو تین لاکھ سے کم کوئی چیز نہیں لی تھی۔ پکڑے ہینڈ بیگ سینڈل ہر ایک چیز اس نے ایکسپنسولی تھی۔ اپنے ساتھ اس نے زبردستی کوئل کو بھی چیزیں لے کر دی تھی اور اتنی ہی مہنگی لی تھیں جتنی اپنے لیے۔ جیولری کی دکان پر اتنے اس نے مہنگی سے مہنگی چیزیں، رنگ، ایئر رنگ اور مکمل سیٹ لیے تھے اس کا ارادہ تو کوئل کو بھی لے کر دینے کا تھا مگر کوئل نے اسے اپنی قسم دے کر چپ کر وادیا تھا۔ سارا کریڈٹ کارڈ اب خالی ہو کر اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ وہ سکون سے ہاتھ میں پکڑے کریڈٹ کارڈ کو دیکھ رہی تھی۔ اسے ان سب چیزوں سے کوئی سروکار نہیں تھا مگر اسے بس سکندر کو زچ کرنا تھا اس لیے اس نے مہنگی چیزیں لیں۔

دوسری طرف سکندر ایک میٹنگ میں تھا کہ بار بار اس کے فون پر میسج ٹیون بج رہی تھی آخر اس نے تنگ کر فون پاور اف کر دیا اور میٹنگ کے ختم ہوتے ہی اس نے فون دوبارہ ان کیا۔ مگر جب انے والے میسجز دیکھے تو اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا۔ اس نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے داد کو کال ملائی تھی جو اگلے ہی لمحے پک کی گئی تھی۔ جی سائیں حکم فرمائیں داد نے فون اٹھاتے ہی فرمانبرداری سے کہا۔ بنا کسی فضول بست کے یہ بتاؤ کہ کہاں ہو تم؟؟ اور کریڈٹ کارڈ کہاں ہے؟؟ سکندر نے غصے سے اسے ڈپٹتے اپنی بات کہی تھی۔ کیوں کیا ہو سائیں؟؟ میں تو یہاں مال کے پاس والے کیفے میں بیٹھا ہوں۔ عنایہ بی

Posted On Kitab Nagri

بی اور کوئل شاپنگ کر رہی ہیں اور کریڈٹ کارڈ بھی ان کے پاس ہے۔ داد نے جلدی سے اسے ساری تفصیل بتائی www.kitabnagri.com -

گدھے انسان کون سا کریڈٹ کارڈ دیا تھا تم نے اسے؟؟ سکندر کی طرف سے خود کو گدھا کہے جانے پر داد نے ادھر ادھر دیکھا تھا کہ کہیں اس کی بے عزتی کسی نے سنی تو نہیں۔ وہ پانچ کروڑ تھے جس میں اپ کا والا پر سنل۔ داد نے تھوک نگلتے بتایا۔ داد! داد! کہینے انسان تم لگو میرے ہاتھ تمہاری خیر نہیں ہے اپنے جسم کو تیل لگا کر انا میرے سامنے۔ تمہاری عقل کہاں مر گئی تھی جو اسے پانچ کروڑ والا کریڈٹ کارڈ دے دیا۔ سکندر کے غصے سے بولنے پر داد کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی۔ مطلب ضرور کچھ گڑبڑ ہو گئی تھی۔ سائیں کیا ہوا اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ کیا ہوا کہ کچھ لگتے اس لڑکی نے سارا کریڈٹ کارڈ خالی کر دیا ہے www.kitabnagri.com -

نکے تمہیں ان کے ساتھ اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم آرام سے خود وہاں کیفے میں بیٹھ کر کافی پیتے اور وہ لڑکی مجھے کنگلا کرنے نکل پڑتی۔ سکندر کی بات پر داد کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ مطلب تین گھنٹوں میں عنایہ پانچ کروڑ خرچ کر چکی تھی۔ سائیں پانچ کروڑ سے تو اپ کنگلے نہیں ہونے لگے نایہ تو بہت معمولی سی رقم ہے اپ کے لیے۔ داد نے اسے نارمل کرنے کے لیے کہا مگر غلطی سے بھڑکے چھتے کو چھیڑ بیٹھا تھا۔ بکو اس بند کرو تم چاہے معمولی رقم ہے مگر جانتے ہونا کہ کتنی محنت سے کماتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

تم بس مجھ سے بچ کر رہنا داد مجھے تم پر بہت غصہ ہے اور لے کر آؤ انہیں گھر میں بھی وہاں ارہا ہوں اس لڑکی کی خبر لیتا ہوں - www.kitabnagri.com

وہ غصے سے کہتا فون بند کر گیا جبکہ داد نے فون کو اپنے کوٹ کی جیب میں رکھا اور کیفے سے باہر نکل گیا۔ واقعی یار صحیح کہتا ہوں میں سائیں کے ٹکر کی بیوی ہے۔ اللہ اللہ تین گھنٹوں میں پانچ کروڑ ختم کر دیے۔ اگر یہی ہار ہا تو کوئی شک نہیں کہ عنایہ بی بی تو سائیں کو سڑک پر لے آئیں گی۔ وہ مال کی طرف بڑھتا خود سے ہی بڑبڑا رہا تھا۔

.....

چلو کو مل چلتے ہیں اب۔ اس نے اپنے ساتھ کھڑی کو مل سے کہا۔ جو حیرت کا مجسمہ بنے اس کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ تب سے اسے مہنگی سے مہنگی چیزیں خریدتی دیکھ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ابھی وہ اگے بڑھتی کہ اپنے پیچھے سے عنایہ کو یوں لگا جیسے کوئی اسے بلارہا ہو اپنا شک دور کرنے کے لیے اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک شخص اس کی جانب ارہا تھا۔ کیسی ہیں مسز سکندر شاہ؟؟ انے والے کے طرز مخاطب نے اسے حیران کیا تھا۔ بھلا یہ کون تھا جو اس کے اور سکندر کے نکاح کے بارے میں جانتا تھا۔ جی آپ کون؟؟ اس نے آنکھوں میں نہ سمجھی لیے پوچھا۔

آپ مجھے نہیں جانتی مسز سکندر مگر میں جانتا ہوں۔ دراصل ابھی ایک ہفتے پہلے ہی میں آپ کے علاج کے لیے آیا تھا جب آپ بیمار تھیں۔ سامنے والے کی بات پر عنایہ نے اوہ کہا تھا۔ جی اور یقین مانے میں

Posted On Kitab Nagri

نے تب اپنی زندگی کا پہلا کیس دیکھا تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی کے لیے اتنا پوزیسو تھا۔ سچ کہوں میں خود پریشان ہو گیا تھا اب خود دیکھیں مجھے علاج کے لیے بلا کر کہہ رہے تھے ہاتھ نہیں لگانا دور ہو کر چیک کرو۔ بھلا ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔ مگر جو بھی ہو اپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اتنی فکر کرنے اور اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا بہت فکر تھی اس رات ان کے چہرے پر آپ کے لیے۔ وہ تو حیرت سے سامنے والے کی باتیں سن رہی تھی کیا واقعی سکندر نے اس رات اس ڈاکٹر کو یہ سب کہا تھا۔ اور کیا واقعی اسے فکر تھی اس کی www.kitabnagri.com -

وہ اپنی سوچوں میں گم اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی کہ تبھی وہاں داد آیا تھا۔ ہائے مسٹر داد کیسے ہیں؟؟ وہ ڈاکٹر اب داد کے گلے مل رہا تھا جبکہ کوئل اور عنایہ دونوں ہی حیرت میں تھی کوئل بیچاری پر تواج ایک حیرت کا پہاڑ ختم ہوتا تو ٹوٹ پڑتا۔ ڈاکٹر کے وہاں سے جانے پر داد ان کی جانب متوجہ ہوا۔ چلیں اگر شاپنگ ہو گئی تو؟؟ وہ ان دونوں کے ہاتھوں میں پکڑے بے شمار شاپنگ بیگ دیکھ کر بولا جس پر عنایہ نے حامی سر ہلایا تھا اور وہ اگلے ہی لمحے عنایہ کے ہاتھ سے اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود شاپنگ بیگ پکڑ چکا تھا اور باہر کی جانب چل دیا جبکہ عنایہ اور کوئل اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

.....

عنایہ بہناپ نے سارے پیسے کیوں خرچ کر دیے؟؟ سائیں بہت غصے میں تھے۔ داد نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہیں عنایہ سے کہا جب کہ وہ اس کی بات پر مسکرائی تھی مطلب تیر نشانے پر لگا تھا۔ بس میرا دل

Posted On Kitab Nagri

جس چیز کو پسند کر رہا تھا وہ مہنگی تھی لیکن انہیں چھوڑنے کا میرا دل نہیں تھا اس لیے میں نے بنا سوچے خرید لیں۔ کیونکہ میرے پاس پیسے تھے تو میں کیوں اپنی پسند کی ہوئی چیز چھوڑ کر اتی۔ اس نے کندھے اچکا کر کہا جیسے بات ہی ختم کی ہو۔ جب کہ داد نے بھی دوبارہ کوئی سوال نہیں کیا۔

.....

وہ گھر پہنچے تو سکندر پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اندر اتے ہی سکندر پر نظر پڑتے انا یہ کا سانس سوکھا تھا کیونکہ وہ خونخوار نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ بھاگ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھتی سکندر نے پھرتی سے اگے بڑھتے اس کا بازو تھاما تھا اور اسے اپنے ساتھ زبردستی سیڑھیاں چڑھاتا اپنے کمرے میں لے گیا۔ اور دروازہ زور سے بند کیا۔ داد اور کومل دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ عنایہ جی کی خیر نہیں مجھے لگتا ہے۔

کومل نے اہستہ آواز میں داد سے کہا جس نے اس کی بات پر اتفاق کیا تھا مگر اندر ہی اندر اپنے لیے بھی پریشان تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کی بھی خیر نہیں تھی سکندر کے ہاتھوں۔ اس لیے جلدی سے سارے بیگ صوفے پر رکھتے وہ وہاں سے بھاگتا تھا۔ اس کا ارادہ حویلی جانے کا تھا کیونکہ بس ایک بی جان ہی تھیں جو اسے بچا سکتی تھیں۔ جبکہ اس کے پھرتی سے وہاں سے بھاگنے پر کومل نے حیرت سے دروازے کو دیکھا تھا جہاں سے وہ ابھی غائب ہوا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں لے کر جاتے ہی اس نے غصے سے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ بولتا عنایہ نے اسے جتنائی نظروں سے دیکھا تھا۔ ارے واہ شاہ سائیں کو تو غصہ ارہا ہے؟؟ وہ بھی میرے چند پیسے خرچ کرنے پر۔ اس کا انداز صاف شاہ کو چڑانے والا تھا۔ ہاں ارہا ہے مجھے غصہ اور جسے تم چند پیسے کہہ رہی ہو نا وہ چند پیسے بھی دن رات جاگ کر کمانے پڑتے ہیں۔ اور پانچ کروڑ کوئی معمولی رقم نہیں۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا کہ تم نے کیوں اتنی بڑی رقم چٹکیوں میں اور بلا وجہ خرچ کی ہے۔ میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ میں اپنی چیزوں کے معاملے میں بڑا پوزیسو ہوں اور تمہیں بھی حق نہیں میری محنت کی کمائی کو یوں بلا وجہ صرف مجھے غصہ دلانے کے لیے خرچ کرنے کا۔ وہ غصے سے اسے قریب کرتا ایک ہاتھ سے اس کے منہ کو دبوچے بولا۔ کیوں نہیں خرچ کر سکتی میں؟؟ حق ہے میرا۔ نکاح میں ہوں آپ کے اور آپ کی ذمہ داری ہوں۔ www.kitabnagri.com

آپ نے اپنی مرضی سے ہی نکاح کیا ہے مجھ سے بلکہ پوری پلاننگ سے کیا ہے۔ آپ نے کیا ہے نہ نکاح مجھ سے تو پھر آپ کی چیزوں پر حق بھی ہے میرا۔ میں جیسے چاہوں خرچ کروں۔ وہ اس کی گرفت سے اپنا منہ چھڑاتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مضبوط لہجے میں بولی۔ جب کہ اس کی بات پر سکندر کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اچھا اگر تم اپنے حق مجھ سے وصول کر رہی ہو تو پھر کیا خیال ہے مجھے میرا حق کب دینے کا ارادہ ہے۔
اگر تم اپنا حق استعمال کر رہی ہو تو میں بھی اپنا حق استعمال کر سکتا ہوں نہ۔ وہ اس کے چہرے پر شہادت
کی انگلی سے لکیریں کھینچتے ہوئے بولا تھا جب کہ عنایہ کا پورا جسم اس کی بات پر کانپنے لگا تھا۔
تم تو ابھی سے کانپنے لگی میں نے تو بھی کچھ کیا بھی نہیں۔ اگر سہ نہیں سکتی تو پنگا بھی نہ لیا کرو۔ اگر میں
کچھ کہہ نہیں رہا تو اس بات کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ ورنہ اگر میں کچھ کرنے پر آیا نہ تو منہ چھپاتی پھر وگی۔
وہ ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا اسے وارن کرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ جب کہ عنایہ نے خوف سے
زرد پڑے چہرے پر اپنا کانپتا ہاتھ پھیرتے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

.....

وہ نیچے آیا تو وہاں فرش پر پڑے شاپنگ بیگز دیکھ پھر سے اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔ دکھاؤ ذرا کیا کیا لیا ہے
مہرانی صاحبہ نے۔ وہ صوفے پر بیٹھتا کوئل سے بولا جس نے فوراً سے بیک کھولتے اسے ساری شاپنگ
دکھانی شروع کی تھی۔ یہ کیا؟؟ کیا اس نے جیولری بھی خریدی ہے؟؟
اس نے شاپنگ بیگ میں سے کوئل کو جیولری کے سیٹ نکالتے دیکھ پوچھا جس پر کوئل نے ہاں میں سر
ہلاتے ہیں اس کے سامنے سارے جیولری سیٹ، چیزیں، رنگز اور ٹاپس رکھے تھے ان سب کی ٹوٹل
قیمت ہی ڈھائی کروڑ تھی۔ پچیس لاکھ تک پیسے اس نے نیا موبائل اور لیپ ٹاپ لینے میں خرچ کر دیے
تھے۔ اور باقی کی ساری شاپنگ دیکھتے اسے واقعی یقین ہو گیا تھا کہ عنایہ نے بس اسے تنگ کرنے کے

Posted On Kitab Nagri

لیے شاپنگ کی تھی کیونکہ باقی سارے پیسوں میں سے اس نے وہ کپڑے بھی لیے تھے جن کو وہ کبھی بھی پہننے والی نہ تھی - www.kitabnagri.com

جیسے کہ انڈین ساڑی، لونگ میکسی جو موتیوں کے کام سے بھری ہوئی تھی۔ اس والے شاپنگ بیگ میں کیا ہے؟؟ کوئل نے اسے ساری شاپنگ دکھادی تھی مگر ایک بلیک کلر کے شاپنگ بیگ کو چھیرہ بھی نہیں تھا تو سکندر نے خود اس بیگ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا جس پر کوئل کے گال لال ہوئے تھے۔ وہ سائیں وہ اپ کو نہیں دکھا سکتی۔ کوئل کی بات پر سکندر نے حیرت سے اسے دیکھا۔ کیوں نہیں دکھا سکتی؟؟ دکھاؤ مجھے۔ سکندر نے غصے سے اسے کہا۔ جب کہ کامل تو برا پھنسی تھی سکندر کے کہنے پر وہ بنا کچھ بولے اپنا لال چہرہ جھکا گئی تھی۔ سکندر نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا مگر جب دماغ پر زور ڈالنے سے اسے بات سمجھ آئی تو اپنی جگہ شرمندہ ہوا تھا اور فوراً صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

داد کہاں ہے؟؟ ادھر ادھر دیکھتے اپنی شرمندگی کم کرنے کے لیے اس نے کوئل سے پوچھا۔ پتہ نہیں سائیں آپ جب عنایہ جی کو اوپر لے کر گئے تھے تو آپ کے جاتے یہ اچانک انہیں پتہ نہیں کیا ہوا کہ وہ ہوا کی تیزی سے بھاگ گئے۔ کوئل کے اہستہ آواز میں دیے گئے جواب پر وہ سمجھ گیا تھا کہ داد کہاں اور کیوں گیا تھا اسے سبق سکھانے کا ارادہ کرتے ہیں وہ بھی گھر سے نکل گیا۔ جبکہ اس کے جاتے ہی کوئل نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

داد کہاں ہو؟؟؟ باہر نکلو۔ دیکھو میں جانتا ہوں تم ادھر ہی کہیں چھپے بیٹھے ہو تو اس سے پہلے کہ میں تم تک پہنچوں ابھی کے ابھی باہر نکلو۔ وہ حویلی داخل ہوتے ہی ادھر ادھر دیکھتا ہوا اونچی آواز میں داد سے مخاطب تھا جو بی جان کے کمرے میں چھپ کر بیٹھا اس کی آواز سن رہا تھا۔ بی جان بھی ہستے ہوئے اس کی پتلی ہوتی حالت دیکھ رہی تھیں۔ بی جان بچالیں مجھے قسم سے بہت برا پھسا ہوں آج تو سائیں مجھے کچا چبا جانے کا موڈ بنائے پھر رہے ہیں۔ داد بی جان سے کہتا ادھر ادھر اپنے چھپنے کی جگہ ڈھونڈے لگا۔ اچھا اچھا میں دیکھتی ہوں اسے تم یہاں ٹک کر بیٹھو ایک تو تم بتا بھی نہیں رہے کہ آخر وہ غصہ کیوں ہے تم پر۔ بی جان اس سے کہتی ہوئیں اپنی چھڑی پکڑے باہر نکلنے ہی لگی تھیں کہ اچانک سکندر کمرے میں داخل ہوا تھا اور اسے دیکھ داد کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کہاں جائے۔ بی جان بچالیں مجھے اپنے پوتے سے۔ سکندر کو سخت تیور سے اپنی جانب بڑھتا دیکھ داد جلدی سے بی جان کے پیچھے چھپتا بولا جبکہ سکندر نے بی جان کو سائیڈ کرتے اسے پکڑنا چاہا مگر داد جلدی سے بیڈ پر چڑھ کر دوسری جانب سے نیچے اترتا کمرے سے بھاگ گیا۔ داد کو بھاگتا دیکھ سکندر بھی اس کے پیچھے اسے پکڑنے بھاگتا تھا۔ جبکہ بی جان حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں جو پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

سائیں معاف کر دیں قسم سے پھر ایسی غلطی نہیں کروں گا داد حویلی کی بیک سائیڈ کی طرف بھاگتے ہوئے اپنے پیچھے اتے سکندر سے بولا جو اج اس کو اچھی طرح سبق سکھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ تو بیٹا میرے ہاتھ لگ تجھے میں بتاتا ہوں۔ سکندر اس کے قریب پہنچتے بولا۔ وہ دونوں اس وقت سوئمنگ

Posted On Kitab Nagri

پول کے قریب تھے۔ داد جو پیچھے مڑ کر سکندر کو اپنے قریب پہنچتے دیکھ رہا تھا سامنے دھیان نہ دے سکا اس کا پاؤں پھسلا اور وہ سوئمنگ پول میں گرا تھا جبکہ اسے بچانے کے چکر میں سکندر جو اس کا ہاتھ پکڑ رہا تھا خود بھی اس کے ساتھ پانی میں دھرم سے گرا تھا۔ www.kitabnagri.com

اب وہ دونوں سوئمنگ پول میں فل بھیگے ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ تبھی دونوں کے قہقہے بلند ہوئے اور دونوں اپنی تھوڑی دیر پہلے کی بچکانہ حرکتوں پر ہنستے وہیں سوئمنگ پول میں کھڑے پیچھے کو گرے تھے۔

بی جان جو پریشانی سے یہاں آئی تھیں کہ کہیں سکندر داد کو پیٹ نہ دے مگر سامنے کا منظر دیکھ حیران رہ گئی تھی۔ جہاں وہ دونوں کبھی سوئمنگ کرتے تو کبھی ایک دوسرے پر پانی پھینکتے۔ وہ ہمیشہ ایسے کرتے تھے ان کا سانس سوکھا کر خود مستی کرنے لگ جاتے تھے۔ تم دونوں نکلو ذرا باہر اب میں تم دونوں کی طبیعت ٹھیک کرتی ہوں۔ بی جان مصنوعی غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئیں جب کہ وہ بی جان کے غصے پر ہنس دیے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بی جان کا غصہ بس دکھانے کا ہوتا تھا۔

.....

اسے یونی جاتے دو ہفتوں سے زیادہ ہو گیا تھا اور وہ یونی لائف کو بہت انجوائے بھی کر رہی تھی۔ اس نے ابھی تک کوئی نہیں دوست نہیں بنائی تھی کیونکہ اسے ضرورت بھی نہیں تھی اس کے لیے کوئل ہی بہت تھی ایک بہترین دوست۔ ہائے کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں؟؟ وہ جو کینٹین میں بیٹھی بک کھولے

Posted On Kitab Nagri

پڑ رہی تھی کسی کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ یہ کینیٹین ہے میری پرسنل پراپرٹی نہیں جواب مجھ سے اجازت مانگ رہی ہیں۔ سامنے والی کو جواب دیتے واپس اپنی بک پڑھنے میں مگن ہو گئی www.kitabnagri.com -

وہ ایکجولی میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔ وہ لڑکی گھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولی اور اس کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ گئی۔ ویسے کافی ریچ فیملی سے لگتی ہو تم۔ عنایہ نے جب کافی دیر کتاب سے چہرے نہ اٹھایا تو اس لڑکی نے خود ہی سوال کیا۔ کیوں میں کہاں سے آپ کو امیر لگ رہی ہوں؟؟ عنایہ نے اس لڑکی کے سوال پر کتاب بند کر سائیڈ پر رکھتے الٹا اسی سے سوال کیا۔ ہر طرح سے لگتی ہیں اپنے کپڑوں سے اپنے جوتوں سے بیگ سے اور اپنے لائیٹسٹیوڈ سے۔ اس لڑکی کے جواب پر عنایہ نے حیرت سے خود پر ایک نظر ڈالی۔ ہاں واقعی وہ ہر کسی کو امیر ہی لگتی تھی کیونکہ اس نے یونی شروع ہونے سے آج تک جو بھی ڈریسز اور جوتے پہنے تھے بہت مہنگے تھے۔ مگر اسے اس لڑکی کا لائیٹسٹیوڈ والی بات تھوڑی عجیب لگی تھی

www.kitabnagri.com

یقیناً وہ لڑکی اس کے کسی کونہ بلانے اور اکیلے بیٹھے رہنے پر لائیٹسٹیوڈ والی بات کہہ رہی تھی۔ مگر عنایہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اسے ایسے کمٹ ہمیشہ ہی ملتے تھے اس کی ہمیشہ سے عادت تھی اکیلے بیٹھ کر اپنا پڑھنے کی اور اسی بات پر لڑکیاں اسے مغروری، اکڑو اور نہ جانے کیا کہتی تھیں۔ نہیں مجھے کسی سے زیادہ بات کرنے کی عادت نہیں اسی لیے سب کو میں مغرور لگتی ہوں اور شاید اسی لیے آپ کو

Posted On Kitab Nagri

بھی لگی۔ عنایہ نے کپڑوں وغیرہ کی بات کو انور کرتے ایڈیٹیوڈ والی بات پر اسے جواب دیتے پھر سے اپنی کتاب اٹھالی لیکن اس بار ساتھ بیگ بٹھایا اور وہاں سے چلی گئی۔ اس کے وہاں سے جاتے ہی اس لڑکی کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی اور تبھی ایک لڑکا اس کے قریب آیا تھا۔ کیا بنا کچھ پتہ چلا کس طرح کی لڑکی ہے۔ www.kitabnagri.com -

وہ لڑکا اس کے ساتھ والی چیر پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ مجھے نہیں لگتا میک یہ لڑکی تم سے پڑے گی۔ اس میں بہت غرور ہے۔ لڑکی کے جواب پر میک نامی لڑکا مسکرایا تھا۔ میری جان اس جیسی بہت بڑی بڑی میرے اگے نہیں ٹک پائیں یہ کیا چیز ہے۔ پٹالوں گا اسے بھی ویسے بھی ہمیں صرف دولت سے مطلب ہے جو اس کے پاس بے حساب لگتی ہے۔ میک نے اس سے کہتے قہقہہ لگایا جس پر اس کی گرل فرینڈ بھی مسکرائی تھی۔ ان دونوں کا یہی کام تھا یونی کی امیر لڑکیاں لڑکے دیکھ کر انہیں پھساتے اور ان کو لوٹ کر کھاتے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اس میک نامی لڑکے نے اس کا پھر سے راستہ روکا تھا۔ پچھلے دو ہفتوں سے وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔ اتے جاتے اس کا راستہ روکتے اس پر جملے کستا تھا۔ مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کیوں جینا حرام کر رکھا ہے میرا تم نے۔ میک کو اپنا پھر سے رستہ روکتا دیکھ عنایہ غصے سے بولی تھی جس پر وہ کمینگی سے مسکرایا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

میری جان تم ہی مجھے مجبور کرتی ہو یوں تمہارا راستہ روکنے پر کہا تو ہے تم سے کہ کر لو دوستی مگر تم مانتی ہی نہیں۔ کمینگی سے کہتے اس نے عنایہ کو انکھ ونگ کرتے فلانگ کس کی تھی۔ جس پر عنایہ کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔ گھبرا کر اس کی سائیڈ سے ہوتی جلدی سے گیٹ کی جانب بڑھ گئی کیونکہ باہر ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا تھا۔

.....

گھر پہنچ کر بھی اس کا ڈر ختم نہیں ہوا تھا وہ میک نامی لڑکا اب حد سے زیادہ بڑھ رہا تھا اب تو اسے یونی جانے سے بھی ڈر لگتا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں سرگھٹنوں میں دے بیڈ پر بیٹھی تھی کہ کومل چائے لے کر اندرائی تھی۔ یہ لیس عنایہ جی چائے پی لیس میرے ہاتھوں کی مزیدار سی۔ وہ چائے کا کپ بیڈ کی سائیڈ پر رکھ کر بولی جب کہ عنایہ نے کوئی حرکت نہ کی تھی۔ کیا ہوا ہے آپ کو عنایہ جی اداس لگ رہی ہیں؟؟ کومل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بیڈ پر بیٹھتے پوچھا جس پر عنایہ نے رونے کا سبب لال ہوئی انکھوں والا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔
www.kitabnagri.com

ہائے اللہ جی کیا ہوا آپ کو آپ روکیوں رہی ہیں؟؟ کومل نے پریشانی سے اسے پوچھا۔ کومل میری یونی کا ایک لڑکا ہے وہ مجھے بہت تنگ کرتا ہے اتے جاتے مجھ پر جملے کستا ہے۔ میں کیا کروں یار؟؟ وہ روتے ہوئے کومل کا ہاتھ پکڑتی بولی۔ آپ سائیں کو بتادیں نہ۔ کومل نے جیسے اسے صلاح دی تھی۔ نہیں ان کو نہیں بتا سکتی میں تم جانتی ہوں نا وہ مجھے پسند نہیں کرتے۔ تو بھلا وہ میری مدد کیوں کریں گے۔ عنایہ نے

Posted On Kitab Nagri

فورا اس سے منع کرتے کہا۔ تو اپ کچھ دن جاؤ ہی نہ یونیورسٹی۔ کامل نے پھر سے ایک صلاح دی جس پر عنایہ نے پھر نہ میں سر ہلایا www.kitabnagri.com -

نہیں کو مل میری سٹڈیز کا ابھی سٹارٹ ہے اس لیے ابھی چھٹیاں نہیں کر سکتی۔ اس لڑکے کی وجہ سے بھلا میں اپنی سٹڈیز کیوں متاثر کروں۔ دفع کرو وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا۔ کتنا کوئی تنگ کرے گا۔ عنایہ نے کو مل سے زیادہ خود کو حوصلہ دیتے کہا جس پر کامل نے مسکرا کر اس کا حوصلہ بڑھایا تھا۔

.....

چوتھا پیریڈ اس کا فری ہوتا تھا اسی لیے وہ اس پیریڈ میں گراؤنڈ میں بیٹھ کر پڑھتی تھی۔ ساری کلاس حیران تھی کہ چار ہفتوں سے زیادہ دن ہو چکے تھے اسے اس کلاس میں مگر وہ کسی سے بھی ضروری بات سے زیادہ بات نہ کرتی تھی۔ ابھی بھی وہ گراؤنڈ کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک میک نے اس کا رستہ پھر سے روکا۔ کہاں جا رہی ہو جان من؟؟ / وہ پھر سے اپنی زبان کی بکو اس اس پر جھاڑتے ہوئے بولا۔ جب کہ اس کے انے پر عنایہ کا وجود پھر خوف سے اپنے لگا تھا۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور مجھے تنگ کرنا بند کروائی سمجھ www.kitabnagri.com -

وہ خود میں حوصلہ جمع کرتے غصے سے کہتی وہاں سے جانے لگی کہ تبھی میک نے اس کی کلائی تھام کر اسے روکا تھا۔ میک کے یوں اچانک ہاتھ پکڑنے پر اس کا خود میں پیدا کیا گیا حوصلہ بھی ہوا تھا اور پورا

Posted On Kitab Nagri

وجود پھر سے ڈر کی وجہ سے کانپنے لگا تھا۔ چھوڑو میرا ہاتھ کمینے انسان۔ اس نے میک سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے کہا۔ اگر نہ چھوڑوں تو کیا کر لوگی ہاں؟؟

میک نے کمینگی سے اس کو تکتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عنایہ اسے کچھ بولتی کسی نے پیچھے سے اس کے ہاتھ کی کلائی میک کے ہاتھ کی گرفت سے آزاد کی تھی اور میک کو نیچے لٹائے اس پر پے در پے مکوں کی برسات شروع کر دی۔ عنایہ تو اس اچانک ہوئی کاروائی کو دیکھ حیران تھی۔ مگر جب نظر آنے والے شخص پر گئی تو اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے۔ بھلا وہ یہاں کیسے موجود تھا؟؟؟

.....

وہ اس یونی میں ڈو نیشن دیتا رہتا تھا اور اسی سلسلے میں آج وہ داد کے ساتھ یونی خود آیا تھا۔ ابھی وہ پرنسپل کے افس کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر کچھ دور کھڑی لڑکی اور اس کے ساتھ کھڑے لڑکے پڑ گئی۔ دور سے اسے وہ عنایہ لگ رہی تھی تھوڑا سا غور کرنے پر اس کا شک یقین میں بدل گیا مگر اس کے فیس ایکسپریشن سے لگ رہا تھا کہ جیسے سامنے والا لڑکا اسے تنگ کر رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ پاس جا کر معاملہ سمجھنے کا سوچ رہا تھا مگر تبھی اس لڑکے نے عنایہ کا بازو تھام لیا اور وہیں سکندر کے اندر غصے کا لاوا پھٹا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ تیز رفتار سے ان کے قریب جاتا عنایہ کے بازو کو اس لڑکے کی گرفت سے ازاد کرتا اس پر ٹوٹ پڑا تھا۔ جب کہ وہ لڑکا خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

.....

عنایہ نے ہوش میں اتے اپنے ارد گرد دیکھا جہاں پورے یونی کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی۔ داد بھی اس کے پاس ہی کھڑا تھا جبکہ سکندر تو آج شاید اس لڑکے کو مار دینے کا ہی ارادہ رکھتا تھا۔ داد بھائی روکے انہیں وہ مار ڈالیں گے اس لڑکے کو۔ عنایہ نے داد سے کہا جب کہ وہ ساتھ ہی ایک نظر ادھر ادھر بھی ڈال رہی تھی جہاں پوری یونی کھڑی مزے سے تماشہ دیکھ رہی تھی۔ سوری بہنا میں یہ رسک نہیں لے سکتا اس لڑکے کو تو سکندر سے بچالوں گا مگر مجھے پھر کون بچائے گا۔

تم بھی چپ چاپ کھڑی رہو میری مانو تو۔ داد نے صاف انکار کرتے اسے بھی مفت سلا دی جس پر عنایہ اس پر تاسف سے سر ہلاتی خود ہی سکندر کی طرف بڑھی تھی۔ شاہ چھوڑیں اسے وہ مر جائے گا۔ عنایہ نے اسے میک سے دور کرنے کی کوشش کرتے کہا۔ نہیں چھوڑوں گا۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی سکندر شاہ کی ملکیت پر نظر رکھنے اور اسے چھونے کی۔ سکندر نے بنا اس کی بات مانے غصے سے کہا۔ جبکہ میک تو اب ادھ بے ہوشی میں جا چکا تھا مار کھا کھا کر۔ مگر سکندر اسے چھوڑنے کا نام نہی لے رہا تھا وہ

Posted On Kitab Nagri

اب اس پر پاؤں کی ٹھوکریں رسید کر رہا تھا۔ اسے اپنی بات نہ مانتے دیکھ عنایہ نے سکندر کے سینے سے لگتے اسے زبردستی میک سے دور کرنا چاہا www.kitabnagri.com -

بس کر دیں شاہ پوری یونی دیکھ رہی ہے۔ وہ اسے میک سے دور کرتے بولی جب کہ اب تو داد نے بھی اسے بازو سے پکڑ کر روکا تھا۔ میک جو زمین پر چوٹوں کی درد سے کراہ رہا تھا اس کی گرل فرینڈ نے اگر جلدی سے پکڑا تھا۔ کان کھول کر سن لو اگر ارج کے بعد تم نے میری بیوی کو چھونے کی کوشش کی تو میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گا۔ اس بار تو معاف کر رہا ہوں مگر اگلی بار کوئی رعیت نہیں دوں گا۔ سکندر نے اپنے سینے سے لگی عنایہ کے گرد اپنا ایک بازو ڈالے دوسرے کی شہادت کی انگلی سے میک کو وارن کرتے کہا جبکہ وہ درد سے کراہتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گیا۔ پوری یونی حیرت اور حسد سے اس خوبرونو جوان کا اپنی بیوی کے لیے جذباتی پن دیکھ رہی تھی۔

تمام لڑکیاں تو اس کی خوبصورتی میں کھو گئی تھی جبکہ اس پر اس خوبرونو جوان کی اپنی بیوی کے لیے محبت ان کے دلوں سے اہ نکلا رہی تھی۔ وہ سبھی یہی دعا مانگ رہی تھیں کہ کاش اس جیسا شوہر انہیں بھی ملے۔ عنایہ تو اس کے رویے سے حیرت میں تھی۔ کیا واقعی وہ اس کے لیے اتنی خاص تھی کہ وہ کسی سے بھی اس کے لیے لڑ جاتا؟؟ وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔ مگر درحقیقت سکندر اپنی ملکیت کے لیے جذباتی ہو جاتا تھا اور یہاں بھی اس کا نقطہ نظر یہی تھا کہ وہ اس کے نکاح میں تھی یعنی اس کی تھی تو

Posted On Kitab Nagri

اس کی ہونے کے سبب وہ کسی کا سایہ بھی اس پر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اسے خود سے دور کرتا اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گیا جبکہ عنایہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

تم ٹھیک ہو؟؟ سکندر کے فکر مندی سے پوچھنے پر وہ مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا پھر اسے اس کے سینے سے لگ گئی۔ اسے پسند آیا تھا سکندر کا خود کے لیے لڑنا اور فکر کرنا۔ دل میں ہلکی سی گدگدی محسوس کرتے اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔ تبھی وہاں یونی کے پرنسپل آئے تھے۔ کیا ہوا مسٹر سکندر؟؟ کیا مسئلہ ہو گیا تھا آپ کا اس لڑکے سے؟؟ کیونکہ سکندر بہت بڑی رقم ڈونیشن میں دیتا تھا اس لیے پرنسپل اس کے پاس اتنے بہت احترام سے پوچھنے لگا۔ یہ لڑکا آج کے بعد مجھے یونی میں نظر نہ آئے رفاقت۔ اس نے سکندر شاہ کی بیوی پر بری نظر رکھی ہے۔

سکندر غصے سے پرنسپل کو کہتا عنایہ کو وہاں سے لے کر چل دیا۔ جبکہ پرنسپل میکل عرف میک کی کلاس لے رہے تھے۔ اس کی ہمیشہ سے شکایتیں انہیں ملتی رہتی تھی لیکن آج انہیں اس پر بہت زیادہ ہی غصہ ا رہا تھا اس لیے اسے یونی سے نکال دینے کا اعلان کرتے وہ وہاں سے چل دیے۔

.....

سکندر اسے گھر چھوڑنے کے بعد چلا گیا تھا۔ گھرا کر اس نے اچھی خاصی عنایہ کی کلاس لی تھی کہ آخر اس نے کیوں نہیں بتایا تھا اسے۔ جب کہ عنایہ خاموشی سے اس کی ڈانٹ سنتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اج اس واقعے کو تین دن ہو گئے تھے اسے دوبارہ میک یونی میں نظر نہیں آیا ہاں مگر اس کی کلاس فیلوز نے اگلے دن اس سے سکندر کی بہت تعریفیں کی تھیں اور اس کی قسمت پر رشک بھی کیا تھا جس پر وہ بس مسکرا کر رہ گئی۔ زندگی میں پہلی بار اس کی کسی مرد نے حفاظت کی تھی اس کے لیے لڑا تھا اور یہ احساس بہت خوبصورت تھا۔ اس لیے وہ ان کی باتوں پر مسکرا دی تھی۔

.....

وہ کچن میں کھڑی بریانی بنا رہی تھی کوئل کو اس نے کچن میں داخل ہونے سے منا کیا ہوا تھا۔ اس لیے اکیلے ہی کھڑی بریانی بنانے کے ساتھ گانا گنگنا رہی تھی کہ تبھی داد کچن کا کچھ سامان لے کر آیا تھا۔ داد کو دیکھ اس کی گنگناتی زبان بند ہوئی تھی۔ اسے سلام کر کے سائل پاس کرتے داد سامان کچن میں رکھتا باہر نکل گیا۔ وہ آج جلدی میں تھا اسی لیے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ عنایہ اسے جاتا دیکھ بھاگ کر اس کے قریب گئی تھی۔

داد بھائی بات سنیں۔ اس نے داد کے پاس جاتے اسے بلایا۔ جس پر داد نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ جی عنایہ بہنا کیا بات ہے؟؟ کوئی کام تھا؟؟ داد نے اس سے پوچھا۔ نہیں وہ بس میں نے پوچھنا تھا کہ وہ کیسے ہیں؟؟ اور اے کیوں نہیں اس دن کے بعد؟؟ اس نے ہچکچاتے ہوئے داد سے پوچھا۔ وہ مطلب شاہ سائیں؟؟ داد کو اس کے وہ کی سمجھ نہ آئی اس لیے کنفرم کرنا چاہا جس پر عنایہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ دراصل شاہ سائیں پاکستان میں نہیں ہیں اور میری ان سے بات بھی نہیں ہوئی تو میں نہیں بتا سکتا وہ

Posted On Kitab Nagri

کیسے ہوں گے - داد کے جواب پر عنایہ نے حیرت سے اسے دیکھا - پاکستان میں نہیں تو کہاں ہے؟؟

عنایہ نے حیرت سے پوچھا www.kitabnagri.com -

وہ دراصل کسی میٹنگ کے سلسلے میں لندن گئے ہوئے ہیں ایک ہفتے تک اجائیں گے - داد کے جواب پر اس نے سر ہلاتے واپس پیچھے کی طرف قدم بڑھا دیے اور وہاں سے چلی گئی - دل ایک دم اداس ہوا تھا اس کے باہر کے ملک جانے کا سن کر - وہ جاتے ہوئے اسے بتا کر بھی نہیں گیا تھا یہ بات اسے اور اداس کر رہی تھی - کیا پتا وہ فکر صرف وقتی ہو اس دن - اس کے اندر سے اواز آئی جس پر اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا واقعی وہ وقتی فکر تھی یا نکاح کے دوبول کا اثر تھا جو وہ اس کو پسند کرنے لگ گیا ہو - خیر ان سب باتوں کا ابھی اس کے پاس جواب نہ تھا -

.....

رات کے نو کا وقت تھا اور وہ اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی کہ اچانک کوئل اس کے کمرے میں آئی تھی - انا یا جی وہ شاہ سائیں آگئے ہیں اور اپنے کمرے میں گئے ہیں - کوئل کی بات سن اس نے خوشی سے اسے دیکھا تھا - ایک وہی تو تھی جو اس ایک ہفتے میں اس کے ہر ایک جذبات کو سنتی اور سمجھتی تھی -

کب آئے ہیں؟؟ اپنی کتاب سائیڈ پر رکھتے اس نے خوشی اور بے چینی سے پوچھا - ابھی آئے ہیں - اور میں جا رہی ہوں - جہاں وہ اس کی پہلی بات پر خوش ہوئی تھی دوسری بات پر اس کی خوشی غائب ہوئی

Posted On Kitab Nagri

تھی۔ کہاں جا رہی ہو تم؟؟ اور کیوں؟؟ اس نے پریشانی سے پوچھا۔ ارے دودن کے لیے جا رہی ہوں۔ داد جی کہہ رہے ہیں اماں ابا بہت یاد کر رہے ہیں تو دودن کے لیے وہاں گاؤں میں رہوں گی پھر واپس اجاؤں گی۔ کوئل کی بات پر وہ اداس ہو گئی۔ اچھا ٹھیک ہے تم چلی جاؤ مگر میں تمہیں یاد کروں گی۔ عنایہ اسے گلے لگاتے اداسی سے بولی جس پر وہ مسکرا دی۔ اداس نہ ہوں دودن کی بات ہے جلدی ہی ا جاؤں گی اور میں بھی بہت یاد کروں گی آپ کو۔ وہ اسے ہنستے ہوئے حافظ بول کر کمرے سے چلی گئی۔ جب کہ عنایہ اس کے جانے کے بعد سوچنے لگی کہ کیا اسے سکندر سے ملنے جانا چاہیے۔ دل اسے ہاں کہہ رہا تھا جبکہ دماغ نہ کہہ رہا تھا آخر دل بازی لے گیا اور وہ جلدی سے بیڈ سے اتر کر جو تا پہنتی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اس کا رخ شاہ کے کمرے کی جانب تھا۔

.....

Kitab Nagri

اسلام علیکم!
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

سکندر کے کمرے کے دروازے کے باہر پہنچ اس نے دروازہ نوک کرنا چاہا مگر دروازے پر ہاتھ رکھتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ وہ کشمکش میں تھی کہ بنا اجازت مانگے چلی جائے یا پھر اجازت مانگ لے۔ ابھی وہ وہیں کھڑی کھلے دروازے کو دیکھ رہی تھی اور اجازت مانگنے کا سوچ دروازہ ناک کرنے ہی لگی تھی کہ ادھ کھلے دروازے سے اسے سکندر بیڈ پر لیٹا نظر آیا۔ جو بے چینی سے کروٹیں بدل رہا تھا اسے دیکھتے ہی فیل ہوا جیسے کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہ ہو۔

اگلے ہی لمحے وہ پریشانی سے پورا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اور سکندر کے پاس جاتے اس نے اپنا نازک ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا جو بخار سے تپ رہا تھا۔ پانی پانی وہ پریشانی سے سوچ رہی تھی کہ اب کیا کرے کہ تبھی سکندر کو اہستہ آواز میں کچھ بولتا دیکھ اس نے کان اس کے ہونٹوں کے قریب کرتے

Posted On Kitab Nagri

سننا چاہا تو وہ پانی مانگ رہا تھا اس نے جلدی سے ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی کا گلاس بھرتے سکندر کا سر تھوڑا سا اوپر کرتے اسے پانی پلایا۔ پانی کے دو گھونٹ بھرتے ہی سکندر نے گلاس کو اپنے منہ سے دور کر دیا۔ جس پر عنایہ نے بھی اس کا سر واپس تکیے پر رکھا اور گلاس واپس ٹیبل پر۔ وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی تاکہ اپنے کمرے میں جا کر داد کو فون کر سکے اور اسے واپس بلا سکے۔ اسے یقین تھا ابھی داد قریب ہی ہو گا زیادہ دور نہیں گیا ہو گا www.kitabnagri.com -

اس سے پہلے کہ وہ جاتی اس کے کھڑے ہوتے ہی سکندر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ سکندر کے یوں ہاتھ تھامنے پر عنایہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔ مت جاؤ اس نے سکندر کے کچھ ہلکی آواز میں کہنے پر اسے دیکھا جو غنودگی کے سبب بمشکل انکھیں کھولے اسے دیکھتے نہ جانے کیا بول رہا تھا۔ میں داد بھائی کو فون کرنے جا رہی ہوں تاکہ وہ اپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔

عنایہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔ جس پر سکندر نے نہ میں سر ہلاتے اس کے تھامے ہاتھ کے ذریعے اسے اپنی جانب جھٹکا دیا جس کے سبب وہ ایک دم اس پر گری تھی۔ نہیں مجھے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں بس تمہاری ضرورت ہے۔ ای نیڈیو۔ وہ دم سادھے چہرے پر حیا کی لالی سجائے سکندر کے الفاظ سن رہی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

نہیں مجھے جانا ہے۔ میں داد بھائی کو فون کر کے بلاتی ہوں۔ وہ جلدی سے اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے ہو کھلائے ہوئے بولی مگر سکندر نے اسے ازاد نہیں کیا تھا۔ کہانا مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے کسی ڈاکٹر یا داد کی نہیں۔ انی نیڈیو۔ سکندر کے الفاظ اسے کشمکش میں ڈال رہے تھے دل کہہ رہا تھا مان لے سکندر کی بات اور سوئپ دے اپنا پ اس کو مگر دماغ کہہ رہا تھا نہیں ابھی نہیں وہ ابھی ہوش میں نہیں ہے۔ www.kitabnagri.com

دل اور دماغ کی جنگ سے تنگ آکر اس نے سکندر کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں طلب لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ آخر دل کی آواز پھر سے جیت گئی اور اس نے اپنا سر اس کے سینے پر رکھتے جیسے اس کو اجازت دے دی تھی۔ جو بھی تھا وہ شوہر تھا اس کا اور اسی دلیل سے اس نے دماغ کو خاموش کروا دیا تھا۔ اس کے اجازت دیتے ہی سکندر اگلے ہی لمحے اسے بیڈ کی دوسری جانب کرتے خود اس کے اوپر حاوی ہوا تھا۔ اور اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا تھا اس کے اس عمل پر عنایہ نے گھبرا کر اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبو چا تھا۔ www.kitabnagri.com

سکندر کا ہر ایک عمل شدت بھرا تھا۔ وہ کبھی اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیتا قطرہ قطرہ اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں شامل کرتا تو کبھی اس کی گردن پر شدتیں نچھاور کرتا۔ عنایہ تو

Posted On Kitab Nagri

اس کے ہر ایک عمل پر کبھی گبھرا جاتی تو کبھی شرمانے لگتی۔ مگر اب اس گبھراہٹ اور شرماہٹ کا کوئی فائدہ نہ تھا اسے سکندر کی جان لیوا قربت کو اب برداشت کرنا تھا۔

.....

صبح اس کی آنکھ کھلی تو عنایہ کو اپنے سینے پر سر رکھے سوتا دیکھ اسے پہلے تو حیرت ہوئی مگر جیسے ہی نظر اس کے وجود پر موجود اپنی شرٹ پر گئی تو رات کا ایک ایک لمحہ ایک ایک منظر اسے یاد آگیا تھا۔ اوشٹ یہ کیا کر دیا تم نے سکندر شاہ۔ اپنے ماتھے پر دائیں ہاتھ کو مارتے وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔

کل اسے ہلکا ہلکا بخار تھا مگر سفر کی تھکاوٹ نے اس کے بخار کو اور بڑھا دیا تھا۔ اسی وجہ سے وہ کل اپنے حواس میں نہیں تھا اور عنایہ کے ساتھ فزیکل ہو گیا۔ اہستہ سے عنایہ کا سر اپنے سینے سے ہٹاتے وہ بیڈ سے اتر گیا اور سیدھا واش روم کی جانب بڑھ گیا www.kitabnagri.com۔

.....

ابھی سکندر کو گئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ عنایہ کی بھی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو وہاں سکندر نہیں تھا جبکہ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی یعنی وہ واش روم میں تھا۔ کل رات کے بارے میں سوچتے اس کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ آئی تھی اور وہ خود ہی شرماتی اپنا منہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔ تقریباً تین چار منٹ بعد واش روم کے دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سن وہ فوراً کمفرٹ میں گھستی سوتی بن گئی۔ وہ بالکل بھی سکندر کا سامنا نہیں کر سکتی تھی وہ بھی اس

Posted On Kitab Nagri

حالت میں تو بالکل بھی نہیں۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں وہ کمفرٹر منہ تک تانے سو رہی تھی - www.kitabnagri.com

کندھوں پر رکھے ٹاول کو اس نے صوفے پر رکھتے ڈریسنگ مرر کے سامنے جاتے اپنے بال بنائے تھے - شرٹ اٹھا کر پہنتے اس نے خود پر پر فیوم سپرے کیا تھا جبکہ اس ساری کاروائی کے دوران اس کی نظر شیشے کے ذریعے پیچھے بیڈ پر ہی تھی - وہ اچھے سے جانتا تھا کہ عنایہ جاگ چکی تھی مگر اس سے شرماتی سونے کا بہانہ کر رہی تھی - میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو تو یہ ڈرامے بازی بھی نہ کرو کہ تم سو رہی ہو - سکندر کے الفاظ سنن عنایہ نے زبان دانتوں میں دبائی تھی - یعنی وہ پکڑی گئی تھی - اہستہ سے اس نے اپنے چہرے سے کمفرٹر اتارا اور تھوڑا سا اٹھتے ہوئے بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائی تھی - مگر گردن تک کمفرٹر ابھی بھی موجود تھا - www.kitabnagri.com

سکندر نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا جو اس سے شرماتی اپنی نظریں ادھر ادھر گھما کر اس انکور کرنے کی کوشش کر رہی تھی - دیکھو عنایہ میں جانتا ہوں جو کچھ کل رات ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا - وہ ابھی بول رہا تھا مگر اس کے الفاظ پر عنایہ کے چہرے کا رنگ اڑا تھا اور اس نے سفید چہرہ لیے اب کے اسے دیکھا تھا - جو اسی کی طرف دیکھتا بول رہا تھا - کل رات میں اپنے حواسوں میں نہیں تھا اسی لیے تمہارے قریب آگیا - میں تمہیں یہ نہیں کہوں گا کہ میں کل رات کی وجہ سے شرمندہ ہوں کیونکہ میں نہیں ہوں شرمندہ - جو بھی تھا جیسے بھی تھا چاہے میں اپنے حواسوں میں نہیں تھا مگر تم میرے نکاح میں ہو -

Posted On Kitab Nagri

پھر چاہے وہ نکاح کسی بدلے یا انا کی تسکین کے لیے ہی کیوں نہ کیا ہو۔ اور یہ میرا حق ہی تھا جو کل میں نے استعمال کیا مجھے ضرورت تھی تمہاری تو میں نے اپنا حق استعمال کر لیا اور ضرورت پوری کر لی۔

پرہاں تمہیں یہ ضرور کہوں گا کہ تم بھول جاؤ کل رات جو بھی ہوا۔ اور کسی قسم کی کوئی خوش فہمی مت پیدا کر لینا میرے بارے میں۔ وہ اس سے کہتا اپنا کوٹ اٹھاتے کمرے سے نکل گیا جب کہ عنایا تو ابھی تک آنکھوں میں بے یقینی لیے اس جگہ پر نظریں جمائے ہوئے تھی جہاں پر ابھی وہ کچھ دیر پہلے کھڑا اسے اپنے الفاظوں سے آسمان سے زمین پر پٹک کر گیا تھا۔ اسے اپنے ارد گرد ایک ہی جملہ بار بار سنائی دے رہا تھا کہ سکندر نے اسے اپنی ضرورت کا سامان سمجھا۔ وہ جس لمس کو محبت سے تشبیح دے رہی تھی وہ تو درحقیقت ضرورت بھرا تھا۔ اور اس نکاح کی حقیقت بھی انا کی تسکین اور بدلہ تھی۔ اور ایک وہ پاگل تھی جو سکندر سے محبت کر بیٹھی تھی یہ سوچ کر کہ اسے بھی شاید محبت ہو گئی ہے مجھ سے۔

مگر اب تو جیسے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ اس کا دل خون کے انسو رو رہا تھا جبکہ دماغ ہنس رہا تھا دل پر۔ وہی تو تھا جو سکندر کی باتوں پر ہاں بول رہا تھا جبکہ دماغ نے تو کہا تھا مت جاؤ اس کے قریب وہ ہوش میں نہیں صبح ہوتے ہی بھول جائے گا۔ اور یہی ہوا تھا وہ صبح ہوتے ہی اسے رات میں جو ہوا بھول جانے کا بول کر جا چکا تھا اور وہ پیچھے اپنے آپ کے یوں بے مول ہونے پر بری طرح روتی رہ گئی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

کومل دودن کا کہہ کر گئی تھی مگر اج چو تھادن تھا اور وہ نہیں آئی تھی۔ عنایہ تو جیسے ساری دنیا بھلائے بیٹھ گئی تھی۔ اسے بھی اج چو تھادن تھا وہ اپنے کمرے میں سے نہیں نکلی تھی۔ نہ یونی جاتی نہ ہی کتابوں کو ہاتھ لگاتی۔ کھانے پینے کا بھی کوئی ہوش نہیں تھا اسے۔ بس کمرے میں بند ہر وقت اپنی قسمت پر ماتم کرتی رہتی۔ عنایہ جی اپ یہاں ہیں اور میں اپ کو نیچے اوازیں دے رہی تھی۔

کومل جو ابھی آئی تھی عنایہ کے کمرے کا دروازہ کھولتے بولی اور اس کے پاس پہنچی مگر اسے جوں کا تو لیٹے دیکھ پریشانی سے اس کے قریب بیٹھی۔ کیا ہوا عنایہ جی وہ پریشانی سے اس کے چہرے سے کمفر ٹرہٹاتی ہوئی بولی۔ مگر جیسے ہی کومل کی نظریں اس کے چہرے پر پڑیں تو وہ اپنا دل تھام کر رہ گئی۔ اس کی خوبصورت سنہری رنگ کی آنکھیں بالکل لال ہوئی پڑی تھی اور چہرہ بالکل سپاٹ تھا یوں لگتا تھا جیسے نہ جانے کتنا بڑا روگ لگائے بیٹھی تھی۔ کیا ہوا ہے اپ کو بتائیں نامیرے دل کو کچھ ہو جائے گا۔ وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس سے پوچھنے لگی جس پر عنایہ پہلے تو خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی مگر اچانک ہی اٹھ کر بیٹھتی اس کے گلے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اس کے یوں رونے پر کومل تو گھبرا گئی تھی اور خود بھی رونے لگی تھی۔ نہ جانے کیا ہوا تھا اسے ان دنوں میں کہ اس کی یوں حالت ہو گئی تھی۔ جب وہ گئی تھی تب تو وہ بالکل ٹھیک تھی پھر اب نہ جانے اسے کیا ہوا تھا۔ تقریباً 10 منٹ سے وہ اس کے گلے لگی جی بھر کر رو رہی تھی اور کومل کو بھی رلا رہی تھی۔ بس کریں نہ عنایہ جی کتنا روئیں گی۔ بس کر دیں ورنہ طبیعت اور بگڑ جائے گی اپ کی۔ وہ اسے

Posted On Kitab Nagri

خود سے دور کرتی اس کے انصاف کرتے بولی۔ عنایہ نے بھی آہستہ سے اپنے دائیں ہاتھ کی پشت گال پر پھرتے چہرہ صاف کرتے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھا تھا۔ اب بتائیں کیا ہوا ہے آپ کو؟؟ کو مل نے اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے پوچھا جو سر جھکائے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کچھ نہیں بس امی ابو یاد آرے تھے www.kitabnagri.com -

اس نے جان بوجھ کر جھوٹ بول کر کو مل کو ٹالنے کی کوشش کی۔ اب وہ اور اپنا تماشہ نہیں بنوانا چاہتی تھی اسے بول کر کہ اس کے شوہر نے اسے ایک رات کے لیے ضرورت کے طور پر استعمال کیا اور اس کا پاگل دل ابھی بھی اسی کے نام کی دھڑکنوں کی دھن گارہا تھا اور وہ روح جو سکندر کے الفاظ پر چھنی ہوئی تھی ابھی بھی چوٹوں سے چوراہی دھڑکنوں کی دھن پر سکندر کے نام کا چولا پہنے محو رقص تھی۔ مگر وہ تو آپ کو کبھی بھولے ہی نہیں تھے۔ کو مل کے کہنے پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ہاں وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔ کب بھول پائی تھی وہ اپنے ماں باپ کو۔ ان کی بے اعتباری پر ان سے رشتہ تو توڑ آئی تھی مگر بیٹیاں کب بھولتی ہیں ماں باپ کو پھر چاہے ماں باپ بیٹیوں کے ساتھ کتنا ہی برابر تاویوں نہ کر لیں۔ ہاں آتے ہیں یاد وہ ہر وقت پر کل سے زیادہ یاد آرہے ہیں اور پھر ان کی بے اعتباری کو یاد کر کے زیادہ رونا آرہا ہے کہ بابا نے تو نہ کیا اعتبار مگر امی نے بھی اعتبار نہیں کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جو میری دوست تھیں میری بیسٹ فرینڈ تھیں۔ میری ہر عادت کا انہیں پتا تھا پھر بھی ناجانے کیوں انہیں مجھ پر تب یقین نہی آیا کہ میں نے کوئی نکاح نہی کیا تھا۔ عنایہ کے کھوئے کھوئے لہجے میں کہنے پر کومل نے اسے گلے لگایا تھا۔ چلیں کوئی نہی انشا اللہ ایک دن سب بہتر ہو جائے گا۔ اس نے عنایہ کو دلا سے دیتے کہا جس پر عنایہ نے ہلکے سے آمین کہا تھا۔ اچھا یہ تو بتائیں سکندر سائیں سے کوئی بات ہوئی تھی آپ کی اس رات یا اگلی صبح؟؟ وہ جو ابھی کومل کے دلا سے پر تھوڑی نارمل ہوئی تھی اس کی اگلی بات پر اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے اس رات کا ایک ایک منظر اور کانوں میں اگلی صبح سکندر کا کہے جانے والا ایک ایک لفظ گونجتا تھا۔ نہی میری کوئی بات نہی ہوئی ان سے اور پلیز کومل میرے لیے کچھ بنا لاؤ مجھے بھوک لگی ہے www.kitabnagri.com -

اپنے چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے وہ اس سے جھوٹ بولتی اس سے دور ہوتی جلدی سے بولی۔ مقصد صاف اسے اس ٹاپک پر دوبارہ بات کرنے سے روکنا تھا۔ اوکے میں ابھی بناتی ہوں کچھ کھانے کے لیے آپ تب تک فریش ہو جاؤ۔ کومل بھی جلدی سے کھڑی ہوتی بولی اور کمرے سے نکل گئی اور وہ بھی کھڑی ہوتی واشروم کی جانب فریش ہونے کی نیت سے چل پری -

.....

دادی آپ کیوں اپنا خیال نہی رکھتیں؟؟ میرا ہی سوچ لیا کریں کہ آپ کے علاوہ کوئی نہی میرا۔ سکندر جو اس وقت دادی کے کمرے میں موجود تھا ان کا ہاتھ تھامے بولا۔ دراصل دادی کا بلڈ پریشر آج بہت

Posted On Kitab Nagri

بڑھ گیا تھا اور اسی وجہ سے اچانک ان کی طبیعت بگڑ گئی تھی اور سکندر کے توہا تھ پاؤں پھول گئے تھے ان کی طبیعت بگڑنے پر۔ وہ تو شکر تھا کہ آج وہ گھر پر ہی تھا اور دادی کے کمرے میں ہی موجود تھا جب ان کی طبیعت بگڑی تھی۔ اس نے فوراً ڈاکٹر کو بلا لیا تھا اور اب دادی کی طبیعت بہتر تھی تو وہ ان سے شکوہ کر رہا تھا جس پر وہ ہلکے سے مسکرا دی تھیں www.kitabnagri.com -

تو تم کر لو نہ شادی تاکہ میرا خیال رکھنے والی بھی کوئی ہو اور تمہارا بھی میرے علاوہ کوئی ہو۔ اور ویسے بھی میں بوڑھی جان آج ہوں کل کا پتا نہیں۔ تو مجھے بھی بے فکری ہو گی کہ میرے مرنے کے بعد کوئی تمہارا خیال رکھنے والا ہو گا۔ دادی کے کہنے پر سکندر نے ان کی جانب شکایتی نظروں سے دیکھا تھا۔ اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔ کیا آپ میرا خیال رکھ رکھ کر تنگ آگئی ہیں۔ جو ایسی باتیں کرتی ہیں۔ سکندر کے شکایتی انداز میں کہنے ہر دادی نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا تھا۔

نہی میری جان ایسی کوئی بات نہیں ہے بھلا مائیں بھی بچوں کی دیکھ بھال کرتے تھکتی ہیں۔ میں تو بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔ تم شادی کرو تمہاری بیوی آئے تمہارے چہرے پر اصل رونق آئے پھر تمہارے پیارے بچے ہوں اور میں انہیں اپنی گود میں کھیلاؤں بس اتنی سے خواہش ہے میری۔ دادی کی اتنی سی خواہش سن وہ دھیرے سے ہنس دیا۔ اور ان کی گود میں سر رکھتے لیٹ گیا تھا

-

Posted On Kitab Nagri

نہی دادی میرا بلکل بھی موڈ نہی شادی کا۔ اس نے پھر سے ہمیشہ کی طرح شادی سے انکار کیا تھا مگر اس بار شادی کے زکر پر اس کی آنکھوں کے پردے میں عنایہ کا چہرہ ضرور آیا تھا۔ وہ اسے تو کہہ آیا تھا اس رات کو بھول جانے کو مگر خود نہی بھول پایا تھا۔ اس رات کا ایک ایک لمحہ اسے یاد آتا تھا اور اسے بے چین کر دیتا تھا۔ جو بھی تھا مگر اس بات کا وہ خود بھی اقرار کرتا تھا کہ بے شک عنایہ کی قربت ایک نشہ تھی۔ ایک بار جیسے شراب کا نشہ کر لو تو انسان روز شراب مانگتا ہے بلکل اسی طرح اس کا دل بھی پھر سے عنایہ کی قربت مانگ رہا تھا۔ مگر وہ خود پر قابو کیے دل کو بھی ڈپٹ کر بیٹھا ہوا تھا لیکن دیکھنا تھا اس کا خود پر یہ قابو کب تک رہنے والا تھا۔

.....

عنایہ جی قسم سے سکندر سائیں آپ کو اس روپ میں دیکھ لیں نہ تو بس پھر ان کی خیر نہی ہے۔ جو ان کے بارے میں مشہور ہے نہ کہ ان کے پاس دل نہی ہے وہ جزبات نہی رکھتے بس ایک نظر آپ کے اس روپ کو دیکھ لیں گے نہ تو سارے جزبات ابل ابل کر باہر آئیں گے ان کے۔ عنایہ کی کلاس کو ان کے سینیرز کی طرف سے آج ویلکم پارٹی تھی اور اسی وجہ سے وہ تیار ہو رہی تھی جانے کے لیے۔ اس کی تیاری دیکھ کو مل نے اسے چھیرتے ہوئے کہا جس پر وہ محض اسے گھور کر ہی رہ گئی تھی۔ وہ لگ بھی تو اتنی پیاری رہی تھی کہ کو مل اس کے قاتل روپ کی اپنے انداز میں تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی۔

Posted On Kitab Nagri

عنا یہ جانا تو نہیں چاہتی تھی مگر اندر کی بے چینی اور اداسی کم کرنے کے لیے اس نے جانے کا سوچا تھا کہ چلو تھوڑی دیر ہی سہی مگر زہن تو دوسری طرف ہو گا۔ اس صبح کے بعد سکندر نہیں آیا تھا اور آج ایک ماہ ہو گیا تھا مگر وہ نہیں آیا تھا۔ ایک اس کا دل تھا جو ابھی بھی سکندر کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھا۔ اس سب کے باوجود اپنے دل کے سکندر کے لیے وہی جذبات رکھنے پر کبھی کبھی وہ بے بسی سے رو دیتی تھی۔ مگر آج اس کا ارادہ ساری سوچوں اور بے چینیوں سے تھوڑی دیر نجات پانے کا تھا۔ اسی لیے وہ یونی جانے کے لیے تیار تھی۔ اسے میک اپ نہیں پسند تھا مگر آج اس نے ساری کسریں پوری کیں تھیں تیار ہو کر۔ اسے تو میک اپ کرنا نہیں آتا تھا مگر کومل کو آتا تھا اور اسی نے تیار کیا تھا اسے۔

فضول باتیں کرنا بند کرو اور یہ بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں۔ اس نے مرر کے سامنے رکھے سٹول سے کھڑے ہوتے گول گول گھومتے ہوئے کومل سے کہا۔ فضول باتوں سے مراد سکندر کے نام سے اسے چھیرنے سے تھا۔ کومل نے ڈرامائی انداز میں گال پر انگلی رکھتے اس کے سر پر مکمل تنقیدی نگاہ ڈالی تھی۔ سفید رنگ کی لونگ فراک پہنے جس پر سفید رنگ کے موتیوں کا ہی ہلکہ ہلکہ کام ہوا تھا جو اس فراک کی خوبصورتی بڑھا رہا تھا۔ جیولری کے نام پر اس نے کانوں میں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ کے ٹوپس پہنے تھے اور ان کے ساتھ کی رنگ بھی پہن رکھی تھی۔ ریڈ پینسل ہیل پہنے ساتھ لائیٹ میک اپ کے ساتھ ڈارک ریڈ لپسٹک لگائے وہ حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ ایک دم پرفیک، گور جیس، کلر بیوٹی لگ رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کومل کی عجیب تعریف پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔ کلریوٹی مین؟؟ عنایہ کے پوچھنے پر کومل کا قہقہہ چھوٹا تھا۔ مطلب کہ قاتل حسینہ۔ کومل کے آنکھ و نک کر کے مطلب بتانے پر عنایہ نے اس کے کندھے پر تھپڑ مارا تھا۔ بس بے ہودہ باتیں کروالو تم سے۔ وہ اسے ڈپٹ کر کہتی بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا چکی تھی۔ اسے اچھے سے سیٹ کرنا بیک بہت ڈیپ ہے اور پھر پتا نہیں کس جاہل نے یہ ڈریس بنایا ہے بیک ڈیپ رکھ کر ڈوریاں لگا دیں تھیں تو نیچے زپ لگنے کی کیا ضرورت تھی۔ خدا نہ کرے اگر کھل گئی تو؟؟

میں تو کبھی نہ پہنتی یہ بیہودہ ڈریس اگر تم مجھے اپنی قسم نہ دیتی۔ چلو اب اچھے سے کور کرو بیک کو۔ اور سچی بتاؤ ہئیر سٹائل اچھا لگ رہا ہے نہ؟؟ وہ اپنے کرل کیے بالوں کو چھوتی بولی جنہیں کرل کر کے بیک پر کھلا چھوڑ رکھا تھا۔ اور تو نہیں لگ رہی میں؟؟ شیشے میں خود کو دیکھتی پوچھنے لگی۔ عنایہ کو نروس دیکھ کومل کو ہسی آرہی تھی۔ بوکھلاہٹ میں شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتی وہ بار بار اپنی تیاری کا پوچھ رہی تھی۔
www.kitabnagri.com

ہاں جی بہت اچھا لگ رہا ہے ہئیر سٹائل آپ پر اور آپ بالکل بھی اور نہیں لگ رہیں۔ اب لائیں میں آپ کا ڈوپٹہ سیٹ کر دوں۔ اس کے ہاتھ سے ڈوپٹہ پکرتی وہ اسے واپس مرر کے اگے پڑے سٹول پر بیٹھاتی بولی جس پر عنایہ کو بھی تسلی ہوئی تھی اور وہ خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

ویکم پارٹی کا فنگشن مارکی میں کیا گیا تھا اور اس وقت مارکی میں ہر طرف رنگ و بو اور بے حیائی کا سماں تھا۔ وہ ایک کورنر میں رکھی ٹیبل کی ایک چیئر پر بیٹھی سب کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ پہلے تو اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی تیار ہو کر آگئی ہے مگر جب یہاں اس نے لڑکیوں کے فیشن دیکھے تو کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔ اسے لگا تھا وہ یہاں انجوائے کرے گی مگر یہاں تو وہ اور بور ہو رہی تھی۔ ہائے گور جیس بیوٹی یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟؟

اس نے تھوڑی دیر پہلے ہی ڈرائیور کو کال کر کے اسے پک کرنے کا کہہ دیا تھا ایک تو وہ شدید بور ہو رہی تھی اور دوسرا رات بھی بہت ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر میں ہی ڈرائیور پہنچنے والا تھا اور وہ بیٹھی ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی کہ تبھی تین لڑکے اس کے پاس آئے تھے اور ان میں سے ایک لڑکے نے ایک چیئر اپنے بیٹھنے کے لیے نکالتے اس پر بیٹھتے اس سے پوچھا۔ اس کے ساتھ باقی کے دو لڑکے بھی اپنے لیے چیئر نکالتے بیٹھ گئے تھے۔ اس لڑکے کے طرز مخاطب پر اسے غصہ تو بہت آیا مگر وہ کوئی بھی لڑائی جھگڑا نہیں چاہتی تھی اسی لیے بنا کوئی جواب دیے وہاں سے جانے لگی۔

ارے حسینہ مانتے ہیں کہ حسن تم پر ٹوٹ کر برسائے مگر اتنا بھی نکھرنا نہ دیکھا اور ہم دیوانوں کو نہ ترپاؤ۔ ان تینوں نے یقیناً اس دن سکندر کو میک کو مارنا نہیں دیکھا تھا اسی لیے بڑی بے خوفی سے وہ عنایہ کو چھیر رہے تھے۔ وہ ان لڑکوں کو انگور کرتی جلدی سے وہاں سے جانے لگی مگر سامنے سکندر کو کھڑا دیکھ اس کا سانس رکا تھا۔ اس کے تاثرات سے پتا چل رہا تھا کہ وہ ان لڑکوں کی باتیں سن چکا تھا۔ عنایہ

Posted On Kitab Nagri

کو ان لڑکوں کی فکر پڑ گئی تھی کیوں کہ وہ اس پر جملے کستے اس کے پیچھے ہی آ گئے تھے۔ اور سکندر کی غصے سے ہوئی لال آنکھیں دیکھ عنایہ کو اور گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ یقیناً ڈرائیور کی جگہ وہ اسے پک کرنے آیا تھا۔ اگر عنایہ کو پتا ہوتا یہ سب ہونا تھا تو وہ کبھی بھی فنگشن پر نہ آتی۔

.....

ارے شاہ سائیں آپ اس وقت؟؟ کو مل جوٹی وی لون میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی سکندر اور داد کو اچانک وہاں دیکھ حیرت سے پوچھ بیٹھی۔ کیوں میں نہیں آ سکتا یہاں؟؟ میرا گھر ہے یہ میں جب چاہے آ سکتا ہوں۔ سکندر کے جواب پر وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہوئی تھی۔ نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا سائیں۔ کو مل نے جلدی سے خود کو کلئیر کرنے کی کوشش کرتے کہا۔

ہاں ہاں پتا ہے مجھے میں بھی ویسے ہی بول رہا تھا۔ وہ وہیں صوفے پر بیٹھتے بولا مگر نظریں ادھر ادھر بھی گھمارتا تھا جیسے کسی کو ڈھونڈ رہا ہو۔ عنایہ کدھر ہے؟؟ اس نے آخر پوچھ ہی لیا تھا۔ سائیں جی وہ نہ اپنے یونی کے فنگشن پر گئی ہیں۔ ان کی ویلکم پارٹی تھی۔ کو مل کے جواب پر اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔ کس کی اجازت سے گئی ہے وہ؟؟ وہ بھی اتنی رات کو۔ وہ ایک دم صوفے سے کھڑا ہوا غصے سے بولا تھا۔ جبکہ کو مل چپ چاپ سر جھکا گئی تھی۔ داد تو خود اس کے غصے پر حیران ہوا تھا۔ ڈرائیور کدھر ہے؟؟ جاو ڈرائیور کو بلا کر لاو داد۔ داد کی طرف منہ کرتے اس نے حکم دیا تھا۔ جس پر وہ فوراً ڈرائیور کو بلانے چلا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کب تک فنگشن ختم ہونے کا بتایا تھا اس نے؟؟ ڈرائیور کے آتے ہی سکندر نے اس سے پوچھا تھا۔ شاہ سائیں انہوں نے کہا تھا کہ جب میں کال کروں مجھے لینے آجانا۔ ڈرائیور کے جواب پر اس کا اور دماغ گھوما تھا۔ دس بج رہے ہیں اور اس نے کب فون کرنا ہے تمہیں۔ اور تمہیں بھی زحمت نہ ہوئی مجھے بتانے کی کہ وہ اپنے کسی فنگشن پر جا رہی ہے۔ ابھی سکندر ڈرائیور پر عنایہ کے حصے کا غصہ نکال ہی رہا تھا کہ تبھی ڈرائیور کا فون بجنا شروع ہو گیا تھا۔ سائیں بی بی جی کی کال ہے۔ ڈرائیور نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا فون اس کے سامنے کرتے کہا www.kitabnagri.com -

اٹھالو پوچھ کیا رہے ہو۔ سکندر کے کہنے پر ڈرائیور نے جلدی سے کال اٹھائی تھی۔ سائیں وہ پک کر لینے کا کہہ رہی ہیں۔ کال سنتے ہی ڈرائیور نے کہا۔ تم بیٹھو ادھر میں خود جاؤں گا اسے لینے۔ وہ ڈرائیور سے کہتا داد کے ہاتھ سے چابی چھینتے ہوئے باہر نکل گیا۔ جبکہ داد، کوئل اور ڈرائیور پیچھے عنایہ کے لیے دعا گو تھے کہ وہ بچ جائے سکندر سے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ پلینز گھر چلتے ہیں کوئی تماشہ مت بنائیے گا۔ وہ جلدی سے سکندر کے پاس آتی بولی۔ جس پر سکندر نے اسے تگڑی گھوری سے نوازا تھا۔ پلینز شاہ پلینز۔ اس سے پہلے کے سکندر ان لڑکوں کی جانب بڑھتا عنایہ نے اس کا بازو تھام کر منت کی تھی جس پر سکندر غصے سے مٹھیاں میچ کر رہ گیا تھا۔ اور اگلے ہی

Posted On Kitab Nagri

لمحے عنایہ کی بازو کو اپنی جارہانہ گرفت میں لیتے اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔ شاہ کیا کر رہے ہیں میں گر جاؤں گی www.kitabnagri.com -

سکندر اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ گاڑی تک لے کر جارہا تھا اور ہیل پہنے ہونے کے سبب عنایہ سے چلا نہیں جا رہا تھا۔ بند کرو اپنی بکو اس پہلے یہ بتاؤ کہ کس کی اجازت سے تم یہاں آئی؟؟ مجھ سے پوچھا تھا؟؟ گاڑی تک پہنچتے ہی سکندر نے اسے گاڑی سے لگاتے دونوں جانب اپنے ہاتھ رکھتے اس سے غصے سے پوچھا۔ میرا دل تھا آنے کا۔ اس نے آہستہ آواز میں کہا۔ اچھا تو پوچھنا نہیں تھا مجھ سے اور یہ میک اپ کس خوشی میں کر رکھا ہے تم نے؟؟ غصے سے بولتے جب دیہان اس کے تیار ہونے پر گیا تو سکندر کونے سرے سے غصہ آیا تھا www.kitabnagri.com -

وہ میں وہ۔ عنایہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا جواب دے کیوں کہ میک اپ تو اس کا کوئل نے زبردستی کیا تھا اور وہ کوئل کو نہیں پھسسا سکتی تھی۔ کیا وہ وہاں؟؟ بولو کیا وہ وہ؟؟ تمہیں کس نے حق دیا میری اجازت کے بغیر اتنا تیار ہو کر گھر سے نکلنے کا، ان ہونٹوں کو سجا کر نکلنے کا۔ نا جانے کتنوں کی نگاہ تمہارے ہونٹوں پر گئی ہوگی اور نا جانے کیسے کیسے خیال آئے ہوں گے ان کے زہن میں۔ سکندر کے الفاظوں پر عنایہ کو ڈھیروں شرم نے آگھیرا تھا۔ سوری!

Posted On Kitab Nagri

اسے اپنی ہی غلطی لگی تھی اس لیے جلدی سے معافی مانگ لی۔ سکندر نے اس کے معافی مانگنے پر اسے دیکھا تھا جو شرمندہ سی چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔ بیٹھو گاڑی میں۔ اس کے دونوں طرف سے اپنے دونوں ہاتھ ہٹاتے وہ بولا تھا اور خود بھی دوسری جانب جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

.....

راستے میں گاڑی کو کوئی مسئلہ بن گیا تھا جس کی وجہ سے وہ کافی دیر سے گھرائے تھے۔ کوئل اور داد بھی سوچکے تھے۔ عنایہ کا ارادہ بھی اپنے کمرے میں جانے کا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھتی سکندر نے اچانک اسے گود میں اٹھالیا تھا۔ سکندر کی اس حرکت پر عنایہ کا پورا وجود سن ہوا تھا۔ کیا کر رہے ہیں شاہ نیچے اتاریں مجھے۔ عنایہ نے ہاتھ پاؤں مارتے سکندر کی گود سے اترنے کی کوشش کرتے کہا مگر وہ بنا کوئی جواب دیے اسے لیے اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔

کمرے میں آتے ہی اس نے پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کیا تھا اور عنایہ کو کمرے کے بیچوں بیچ لا کر کھڑا کیا تھا۔ کیا کر رہے ہیں شاہ مجھے جانا ہے اپنے کمرے میں۔ نا جانے کیوں عنایہ کو سکندر کے ارادے ٹھیک نہی لگے تھے اسی لیے جلدی سے بولتی وہاں سے جانے لگی مگر سکندر نے ایک ہی جھٹکے میں اسے کھینچتے ہوئے اپنے قریب کیا تھا اور اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کیے تھے۔ کہاں جا رہی ہو؟؟ پہلے مجھ سے تعریف تو وصول کر لو جو آج اتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔ سکندر نے اس کے چہرے پر نظریں جمائے بہکے ہوئے لہجے میں کہا۔ نہی مجھے نہی لینی تعریف.... اس سے پہلے کہ عنایہ اپنا فقرہ مکمل

Posted On Kitab Nagri

کرتی سکندر نے اس کے الفاظ پیچ راہ میں ہی پی لیے تھے۔ سکندر کے جنونی انداز سے گھبراتے عنایہ نے اس کے بازو کو زور سے پکرا تھا۔ www.kitabnagri.com -

آہستہ آہستہ عنایہ کے لبوں کا جام پینے کے ساتھ وہ عنایہ کے ڈوپٹے کو اس کے وجود سے دور کر چکا تھا۔ ہونٹوں کو بخشتے اب اس کے ہونٹوں کا رخ عنایہ کی گردن تھی جہاں وہ اپنی شدتیں نچھاور کر رہا تھا۔ عنایہ کو تو سمجھ نہی آرہا تھا کہ وہ کرے تو کیا کرے۔ اپنی کمر پر سکندر کی انگلیوں کی حرکت محسوس کرتے عنایہ کی جان لبوں پر آئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتی سکندر اس کی بیک پر لگی ڈوری اور زپ کھول چکا تھا۔ اور ایک ہی جھٹکے میں اسے پلٹتے اب وہ اس کی کمر پر شدتیں لٹا رہا تھا۔ شاہ جی پلیز!! عنایہ کے التجائی لہجے میں کہنے پر سکندر نے پھر سے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔ شش آواز نہی آئے مجھے تمہاری www.kitabnagri.com -

مجھے پسند نہی کوئی مجھے ڈسٹرب کرے۔ عنایہ سے کہتے ہی وہ پھر سے اس کے ہونٹ اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔ اور عنایہ بھی اس کے سامنے بے بس ہو گئی تھی۔ بے شک اب سکندر رکنے والا نہی تھا اور نہ عنایہ اسے روک سکتی تھی اسی لیے وہ خود کو سکندر کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی۔

.....

صبح اس کی آنکھ سکندر سے پہلے ہی کھل گئی تھی۔ رات کا سارا منظر یاد آتے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے۔ اس وقت بھی اس کے وجود پر سکندر کی شرٹ موجود تھی۔ اسے اس لیے نہی رونا نہی آرہا

تھا کہ کل رات سکندر نے بنا اس کی سنے اپنی من مانی کی بلکہ یہ سوچ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں لے آئی تھی کہ اس دن کی طرح آج بھی سکندر وہی الفاظ دہرائے گا اور پھر سے ان الفاظ سے اس کی روح زخمی ہوگی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

سوتے ہوئے سکندر پر ایک نظر ڈالئے اس کے جاگنے سے پہلے اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ کرتے وہ آہستہ سے خود سے کمفر ٹراتا رتی بیڈ سے اترنے لگی تھی کہ تبھی اچانک سکندر نے اس کا ہاتھ تھامنا تھا۔ سکندر کے اچانک یوں ہاتھ تھامنے پر اس کی چیخ نکلی تھی۔ کہاں جا رہی ہو؟؟ وہ نید کی وجہ سے بمشکل کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولا۔ اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ عنایہ نے آہستہ آواز میں جواب دیتے ہاتھ چھوڑانے کی کوشش کی مگر سکندر نے گرفت مضبوط ہی رکھی تھی۔ کیوں اپنے کمرے میں جا رہی ہو؟؟ اور یہ کمرہ کس کا ہے؟؟ سکندر کے حیرت سے پوچھنے پر عنایہ نے اس کی جانب شکایتی نظروں سے دیکھا تھا۔ www.kitabnagri.com

اپنے بھی تو بعد میں کہنا ہے نہ کہ بھول جاو سب جو کچھ رات کو ہوا۔ میں نے بس تمہیں ضرورت کے طور پر استعمال کیا۔ تو یہ سب سن کر دل دکھانے سے بہتر ہے نہ کہ میں پہلے ہی آپ کے کمرے سے چلی جاؤں۔ عنایہ کے اداسی سے کہنے پر سکندر کو ڈھیروں شرمندگی نے آگھیرا تھا اور وہ اٹھ کر بیٹھا تھا مگر عنایہ کا ہاتھ ویسے ہی تھام رکھا تھا۔ نہی اس کی ضرورت نہی تمہیں۔ بلکہ آج سے اور ابھی سے یہ کمرہ تمہارا ہے۔ تم آج سے اس کمرے میں رہو گی۔ چاہے میں یہاں ہوں یا نہیں۔ اور اس بار میں بالکل اپنے حواسوں میں تمہارے قریب آیا تھا۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ بعد میں تمہاری قربت نے

Posted On Kitab Nagri

میرے سارے حواس گم کر دیے تھے اگر کچھ مجھے یاد تھا یا کسی چیز کی سمجھ تھی تو وہ تمہارا وجود تھا۔
پچھلی بار کے لیے میں شرمندہ ہوں -

مگر اب میں تمہارے ساتھ اس رشتے کو نبھانا چاہتا ہوں۔ ایک نارمل کپیل کی طرح رہنا چاہتا ہوں۔ بولو تم دو گی میرا ساتھ اس رشتے کو نبھانے کے لیے۔ سکندر کے الفاظ تو عنایہ کو دنگ کر گئے تھے۔ وہ سانس رو کے اس کا ایک ایک لفظ سن رہی تھی۔ آپ سچ... میرا مطلب کہ آپ یہ سب.... اسے سمجھ نہیں رہی تھی کہ وہ کیا بولے اور کیسے ری ایکٹ کرے۔ اس کی یہ حالت سکندر کو ہسنے پر مجبور کر گئی تھی۔ ہاں بالکل میں سچ کہہ رہا ہوں اور یہ سب میں ہی بول رہا ہوں -

تو بتاؤ تم نبھاؤ گی میرے ساتھ یہ رشتہ - سکندر کے پوچھنے پر عنایہ نے خوشی کے سبب آئے آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو صاف کرتے جلدی سے ہاں نہیں سر ہلایا تھا۔ اسے اور کیا چاہیے تھا کہ اس کی محبت اس کا شوہر اسے قبول کر کے اس کے ساتھ اپنا رشتہ برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ ویری گڈ چلو اب سو جاؤ۔ سکندر اس کا ہاتھ چھوڑتا اس کے گال پر تھپکی دیتے پھر سے لیٹتا بولا۔ نہیں مجھے نماز پڑھنی ہے۔ عنایہ نے ہلکے سے مسکرا کر کہا www.kitabnagri.com -

نماز کا ٹائم ہو گیا کیا۔ سکندر نے حیرت سے پوچھا۔ جی ہو گیا ہے بلکہ ختم ہونے والا ہے۔ عنایہ کے جواب پر سکندر جلدی سے اٹھ بیٹھا۔ نماز تو مجھے بھی پڑھنی ہے۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ مسکرائی تھی۔ اپ یہ واش روم یوز کر لیں میں اپنے کمرے کے واش روم کو یوز کر لیتی ہوں۔ پھر دونوں اکٹھے نماز

Posted On Kitab Nagri

پڑھیں گے۔ مجھے آپ کی امامت میں نماز پڑھنی ہے۔ عنایہ کے کہنے پر سکندر نے آگے ہوتے اس کے ماتھے کا بوسا لیا تھا اور عنایہ کو لگا تھا جیسے وہ دنیا کی سب سے خوش قسمی لڑکی ہو۔ ٹھیک ہے ایسے ہی کرتے ہیں۔ سکندر اس سے کہتا بیڈ سے اتر تاواش روم میں جا کر بند ہو گیا جبکہ عنایہ بھی اس کے جانے کے بعد اٹھ کھڑی ہوتی صوفے پر پڑا اپنا رات والا ڈریس اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف چل پڑی تاکہ وہ بھی جلدی سے سکندر کے غسل لینے تک خود بھی غسل لے کر آ سکے۔

.....

نماز پڑھنے کے بعد وہ دونوں پھر سے سو گئے تھے اور اب دس کا ٹائم ہو گیا تھا۔ وہ کمرے سے باہر نکلی تو سامنے ہی کوئل کو کھڑے پایا جو آنکھیں پھاڑے اسے سکندر کے کمرے سے نکلتا دیکھ رہی تھی۔ اوہ خدا یا یہ کیا دیکھ رہی ہیں میری گناہ گار آنکھیں۔ عنایہ جی شاہ سائیں کے کمرے سے نکل رہی ہیں۔ نہایا اور کھلا کھلا روپ مطلب کچھ تو گڑبڑ ہے۔ وہ اس کے قریب آتی ایکسرے کرتی نگاہوں سے اسے تکتی بولی www.kitabnagri.com۔

عنایہ تو اس کے یوں دیکھنے پر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔ اور اوپر اسے اس کے الفاظ بھی عنایہ کو شرم سے لال کر گئے تھے۔ ہم شرم مار ہی ہے لڑکی یعنی رات بڑی اچھی اور رومینٹک گزری ہے۔ میں نہ کہتی تھی سکندر سائیں کی خیر نہی۔ تو پھر کر دیا نہ آپ کے روپ نے انہیں دیوانا اور کردی انہوں نے رات آپ پر پیار کی برسات.....۔ بس کرو کوئل پلینز شرم کرو کچھ۔ اس سے پہلے کہ کوئل اپنی باتوں

Posted On Kitab Nagri

کے زریعے ہی اسے شرم سے فنا کر دیتی عنایہ نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اسے خاموش کرواتے کہا۔ اور پھر بنا اس کی کوئی بات سننے اس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹاتی سیڑھیوں کی طرف بھاگ گئی تھی۔ اس کا ارادہ نیچے کچن میں جا کر سکندر کے لیے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنانے کا تھا۔

جبکہ اس کے چہرے کی رونق اور شرماہٹ دیکھ کر کوئل نے دل سے اسے خوش رہنے کی دعا دی تھی۔ وہ خود خوش تھی کہ چلو اس کی دوست کی زندگی میں سب ٹھیک ہو گیا مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ ابھی کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ ابھی بہت سے دکھ باقی تھے جن سے بے خبر وہ چہرے پر شرماہٹ اور خوشی لیے کچن میں کھڑی سکندر کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔

.....

سکندر اور دادناشتہ کے بعد آفس جا چکے تھے۔ داد تو سکندر اور عنایہ کی نزدیکی دیکھ کر حیران تھا مگر خوش بھی تھا وہ سکندر کے لیے۔ کوئل تو عنایہ کو ستانے کا کام سرانجام دے رہی تھی اور عنایہ بیچاری بس اسے گھور کر رہ جاتی یا اس کے کندھے پر ایک آدھی چپٹ لگا دیتی۔ اچھا بس کرواب تم مجھے تنگ کرنا میں جا رہی ہوں اپنے کمرے میں سونے کے لیے اور تم بھی سو جا جا کر۔

عنایہ ایک دم ٹی وی لاؤنچ میں پڑے صوفے سے کھڑی ہوتی کوئل سے بولی جس پر اس کی آنکھوں میں پھر سے شرارت جاگی تھی۔ جی جی جائیں جائیں سوئیں جا کر۔ ویسے بھی ساری رات کہاں سوئی ہوں گی آپ۔ شاہ جی نے سونے ہی کہاں دیا ہو گا آپ کو۔ تو نیند بھی پوری نہیں ہوئی ہوگی۔ کوئل عنایہ کو

Posted On Kitab Nagri

پھر شرارت سے چھیڑتی بولی مگر اسے جوتی اتار کر اپنی جانب بڑھتا دیکھ ایک منٹ سے پہلے وہاں سے غائب ہوئی تھی اور پیچھے عنایہ محظ اس کے ستانے پر مسکرا کر تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

.....

رات کا وقت تھا اور وہ اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی کہ تبھی اس کا فون رنگ ہونے لگا۔ فون سکرین پر سکندر کا نام دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی دل میں عجیب سی ہلچل ہوئی تھی۔ بنا دیر کیے اس نے فوراً فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا۔ اسلام علیکم! کسی ہو؟؟ اور کیا کر رہی ہو؟؟ فون اٹھائے ہی اگلی جانب سے سکندر کے الفاظ گونجنے تھے جن پر اس کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی۔

وا علیکم اسلام! میں بالکل ٹھیک ہوں اور کچھ نہیں بس پڑھ رہی تھی۔ آپ کیسے ہیں؟؟

عنایہ نے تفصیل سے جواب دیتے اس کا حال پوچھا تھا۔ میں بھی ٹھیک ہوں بس تمہیں ایک بات کہنی تھی۔ جی جی کہیں کیا کہنا ہے اپ نے؟؟ عنایہ نے سکندر کے کہنے پر جلدی سے پوچھا۔ دراصل تمہیں یہ کہنا تھا میں نے کہ تم کل سے یونی نہیں جاو گی۔ گھر بیٹھ کر پڑھو گی اور پھر پیپرز دے دینا۔ سکندر کی بات ہر عنایہ کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بولے۔ مگر کیوں شاہ جی؟؟ میری سٹڈیز کا حرج ہو گا۔ گھر میں نہیں سہی سے پڑھا جاتا جو وہاں کلاس میں لیکچر لے کر سمجھ کر پڑھا جاتا ہے۔ عنایہ کے بولنے پر دوسری جانب کچھ دیر خاموشی رہی مگر پھر سکندر کی بھاری آواز گونجی۔ دیکھو عنایہ میں ہر بار نہیں پہنچنے والا تمہیں بچانے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

اور یونی کے لڑکے نہایت بد تمیز اور لوفرو تھے ہیں۔ میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم گھر رہ کر پڑھو۔ یہاں تم سیف ہو اور مجھے بھی تسلی رہے گی کہ تم بالکل ٹھیک ہو۔ کیا تم میری اتنی سی بات نہی مان سکتی؟؟ سکندر کی باتوں پر وہ لاجواب ہوئی تھی مگر اس کے آخر میں کیے جانے والے سوال پر جلدی سے وہ سیدھی ہوئی تھی۔ نہیں ایسی بات نہی ہے شاہ۔ آپ کا ہر حکم سرانکھوں پر۔ ٹھیک ہے میں گھر میں رہ کر پڑھ لیا کروں گی۔ عنایہ کے جواب پر سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ اسے یقین تھا عنایہ اس کی بات مان جائے گی۔ ٹھیک ہے میں ڈین سے بات کر لوں گا تمہاری سٹڈیز کے مطلق۔ تم بتاؤ کیا کیا میرے جانے کے بعد۔ سکندر کے پوچھنے پر عنایہ اسے سارے دن کی روداد سنانے لگی اور یوں ہی دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے سو گئے۔

.....

سکندر کا اب یہاں ہفتے میں تین دن چکر ضرور لگتا تھا اور کال پر وہ عنایہ سے روز بات کرتا تھا۔ داد اور کومل کے نکاح کی تاریخ بھی تہہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اب عنایہ کو بھی کومل کو چھیڑنے کا موقع مل گیا تھا۔ مگر کومل تو شرم کرنے والوں میں سے نہ تھی وہ تو اس کی باتوں پر یاں تو ہنس دیتی یاں خود بھی اسے بتانے لگتی کہ وہ کیسے داد کے لیے رومینٹک وائف ثابت ہوگی جس پر عنایہ تو اسے دیکھ کر رہ جاتی۔ سب کچھ بہت اچھا جا رہا تھا۔ تین ماہ ہو گئے تھے سکندر کو اس کے ساتھ اچھے ہوئے اور وہ بہت خوش تھی اپنی زندگی میں۔

Posted On Kitab Nagri

امی ابو سے ملنے کو دل کرتا مگر سکندر سے کچھ کہتی بھی نہ تھی کہ کہیں اسے برا نہ لگ جائے۔ آج اس کے مڈکا آخری پیپر تھا اور ابھی وہ پیپر دے کر گراونڈ میں بیٹھی ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی کہ اس کے پاس میک کی گرل فرینڈ آکر کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو اس کے سامنے کھڑی اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے نظروں سے ہی کھا جائے گی۔ جی آپ کو کوئی کام تھا؟؟ اس نے حیرت سے سوال کیا۔ کام تو نہیں مگر اتنا بتانے آئی ہوں کہ تمہارے ہسبینڈ نے میک کو یونی سے نکلوا کر اس کا سارا کریئر برباد کر دیا۔ اور یہ بالکل ٹھیک نہیں ہوا۔ اس نے مجھے چھوڑ کر اچھے مستقبل کے لیے کسی اور امیر لڑکی سے شادی کر لی www.kitabnagri.com -

مگر اس سب کی ذمہ دار تم ہو اور تم اس کی قیمت چکاو گی۔ دیکھنا مجھے جس دن موقع ملا میں تم سے اپنی ناکام محبت کا بدلہ لوں گی۔ عنایہ تو اس کی باتوں اور دھمکیوں پر حیرت کا مجسمہ بنی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ اسے وارن کرتی وہاں سے جا چکی تھی۔ اس لڑکی کے وہاں سے جاتے ہی عنایہ بھی فون کال کی آواز پر حیرت کی دنیا سے واپس آتی اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر گیٹ کی جانب بڑھ گئی کیوں کہ ڈرائیور آچکا تھا۔ ویسے بھی اس نے اس لڑکی کی دھمکیوں کو سیریس نہیں لیا تھا۔ ہاں اسے حیرت ضرور ہوئی تھی کہ اس کو دھوکہ اس کے بوائے فرینڈ نے دیا اور بدلہ وہ اس سے لینا چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خیر جو بھی تھا اسے ڈر نہیں لگا تھا اس کی دھمکیوں سے اور نہ ہی اس کا ارادہ اس کے بارے میں سکندر کو بتانے کا تھا۔ کیوں کہ اسے یہ سب گیڈر دھمکیاں لگیں تھیں اس لیے سکندر کو نہ بتانا ہی بہتر تھا مگر کیا سچ میں نہ بتانا بہتر تھا یا بتانا یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔

.....

میرا وہاں کیا کام شاہ جی آپ اکیلے چلے جائیں ناں۔ عنایہ کے پھر سے اسی جواب پر سکندر نے اسے گھور کر دیکھا تھا جس پر وہ نظریں جھکا گئی تھی۔ دراصل سکندر کو کسی بزنس پارٹی میں جانا تھا مگر وہاں پاٹر کا ہونا بھی ضروری تھا۔ یہ پارٹی بہت اہم تھی کیوں کہ اس میں اس کی ایک ڈیل کے مطلق بات ہونی تھی ایک بڑے بزنس مین سے اسی لیے وہ عنایہ کو ساتھ چلنے کا بول رہا تھا مگر عنایہ انکار ہی کر رہی تھی۔ پلیز شاہ گھور کر نہ دیکھیں مجھے www.kitabnagri.com -

سکندر کے گھورنے پر عنایہ معصوم منہ بناتی بولی۔ گھوروں نہ تو اور کیا کروں۔ کہا نہ تمہارا جانا ضروری ہے وہاں مگر تم سن ہی نہیں رہی بلکہ منع کری جا رہی ہو۔ ٹھیک ہے نہیں جانا تمہیں تو نہ جاو۔ میں کسی اور لڑکی کو اپنے ساتھ کیل پاٹر بنا کر لے جاؤں گا۔ سکندر کہہ کر اٹھ کر جانے لگا مگر عنایہ نے جلدی سے اس کا بازو تھاما تھا۔ کیوں کسی اور عورت کو کیوں لے کر جائیں گے۔ میں چلوں گی نہ آپ کے ساتھ۔ پر خبردار جو کسی اور عورت کے بارے میں سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے قریب ہوتی اس کے سینے پر سر رکھتی روعب اور لاڈ بھرے لہجے میں بولی تھی۔ اس کے ماننے پر سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی وہ جانتا تھا یہ ترکیب کام کرنے والی تھی اور واقعہ وہ جیلنس ہوتی فوراً مان گئی تھی www.kitabnagri.com -

.....

کیا ضرورت تھی اتنا تیار کروانے کی شاہ جی؟؟ اس پالروالی نے تو پتا نہیں کیا کیا منہ پر مل دیا ہے میرے۔ اتنا ڈارک میک اپ کیا ہے اس نے میرا۔ وہ پالر سے نکلتی اپنی فراک کو سنبھالتی گاڑی میں بیٹھ کر ڈوپٹہ کندھوں سے درست کرتی مسلسل بول رہی تھی۔ مگر سکندر تو اسے سن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ تو اس کے حسن میں مکمل کھویا ہوا تھا جو پالروالی نے اور نکھار دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ عنایہ کچھ اور بولتی سکندر نے آگے بڑھتے اس کے ہونٹوں کو قید کیا تھا۔

عنایہ ایک دم بت بن گئی تھی جبکہ سکندر تو بھرپور طریقے سے خود کو سراب کر کے پیچھا ہٹا تھا۔ کیا کرتے ہیں آپ کوئی شرم و حیا ہی نہیں آپ کو۔ ساری لپ سٹک خراب کر دی ہو گی میری۔ وہ گاڑی کے سامنے والے شیشے کا رخ اپنی جانب کرتے سکندر پر غصہ کرتے بولی۔ مقصد تو شرم کو کم کرنا تھا مگر لپ سٹک کو جوں کا توں دیکھ اسے سکون ہوا تھا۔ کچھ نہیں ہوا تمہاری لپ سٹک کو اور واقعہ مجھے نہیں تمہیں پالر سے تیار کروانا چاہیے تھا۔ اب دیکھو تمہارا حسین سراپا میری نیت خراب کر رہا ہے تم پر۔ اگر پارٹی

Posted On Kitab Nagri

میں جانا ضروری نہ ہو تا نہ تو یقین جانو اس وقت ہم میرے کمرے میں ہوتے اور میں تمہارے اس حسن کو اچھے سے سرار ہا ہوتا -

سکندر گاڑی سٹارٹ کرتے اس سے بولا جبکہ اس کی باتوں پر عنایہ کے گال شرم سے لال ہوئے تھے -
 بس بے ہودہ باتیں کروالیں آپ سے - وہ حیا آلود لہجے میں کہتی گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھنے لگی تھی -
 میری طرف دیکھو اور مجھ سے باتیں کرو - تمہاری نظروں کا مرکز مجھے ہی ہونا چاہیے - کیونکہ مجھ سے زیادہ امپورٹینس تمہارے نزدیک کسی اور شے کی نہیں ہونی چاہیے - سکندر کے کہنے پر وہ ہلکے سا مسکراتی اس کی طرف دیکھنے لگی - بس کریں اتنے پوزیسو نہ بنیں - رہتے نہیں آپ کہیں کے سکندر بھا -
 وہ اس پر ٹونٹ کرتی پھر سے منہ کا رخ باہر کی جانب کر گئی - وٹ یہ کون ہے سکندر بھا؟؟ سکندر کے نا سمجھی سے پوچھنے پر اس نے سکندر کی جانب پھر سے دیکھا تھا - آپ کو سکندر بھا کا نہیں پتا - اوہ مائے گوڈ -
 ناول کا ہیرو ہے وہ - اور میرا کش بھی تھا - شوہر ہو، بھائی ہو، مامو ہو یا باب ہو تو سکندر بھا جیسا -

عنایہ کے دکھ اور حیرت بھرے لہجے میں کہنے پر سکندر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا تھا - بھلا اب اسے کیا پتا کہ یہ سکندر بھا کون ہے اور اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ یہ ناول کیا بلا ہوتی ہے - مگر آخر میں اس کے لہجے میں سکندر بھا کے زکر پر در آنے والی چاشنی نے تو سکندر کے اندر آگ لگا دی تھی - بس بہت ہو گیا تمہارے سکندر بھا کا بھانا مہ - بند کرو اسے اور خبردار جو آج کے بعد کسی غیر مرد کا میرے سامنے زکر بھی کیا - ورنہ مجھے جلا دبنے سے کوئی نہیں روک پائے گا - سکندر کے شدت اور جنون

Posted On Kitab Nagri

بھرے لہجے پر عنایہ پھر اس پر تنزیہ ہسی تھی۔ کیوں آپ جلا دیوں بن جائیں گے؟؟ آپ کیا سکندر شاہ ہو؟؟ عنایہ کی پھر عجیب بات پر سکندر نے اسے دیکھا تھا۔ کیا مطلب سکندر شاہ ہوں؟؟ اکلورس میں سکندر شاہ ہی ہوں www.kitabnagri.com -

سکندر نہ سمجھی سے اسے دیکھتا بولا وہ ساتھ ساتھ ڈرائیو بھی کر رہا تھا۔ ارے نہیں آپ نہیں۔ آپ ہو سکندر شاہ پر میں آبرو کے شوہر کی بات کر رہی ہوں۔ سکندر شاہ جس کا پہلے نام زاویار شاہ تھا۔ وہ بھی ناول کا ہیرو ہے اور آبرو اس کی ہیروئین۔ ہائے عے قسم سے میرے فیورٹ ناولز میں سے ہے وہ ناول بھی۔ بڑا ظالم تھا سکندر اس میں۔ آبرو پر بڑے ظلم کرتا ہے۔ پر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے اینڈ پر جب اسے آبرو سے محبت ہوتی ہے۔ عنایہ کی باتیں سکندر کا دماغ گھما رہیں تھیں۔ بس کر دو عنایہ اب تمہاری آواز نہ آئے۔ یہ ناول کی دنیا اپنے تک محدود رکھو۔

اور ہاں یہ ناول میں ہی ہوتا ہے کہ کوئی کسی سے شدید نفرت کے بعد اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے۔ سکندر کی بات پر عنایہ نے کچھ بولنا چاہا مگر اس کی گھوری پر چپ کر گئی۔ وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ بھی تو اس سے نفرت کرنے کے بعد ہی اس کی محبت میں گرفتار ہوا ہے۔ مگر سکندر اسے بولنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ اس لیے چپ ہو کر بیٹھ گئی ویسے بھی اگر سکندر کو غصہ آجاتا تو اس کی خیر نہیں ہونی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

سکندر اور وہ ہال میں داخل ہوئے تو تمام لوگوں کی نظریں ان پر ہی ٹک گئی تھیں۔ عنایہ کا بازو اپنے بازو میں ڈالے وہ بڑی ان سے چلتا میزبان تک پہنچا تھا۔ واہ سکندر صاحب مجھے تو لگا شاید آپ آوہی نہ پارٹی میں۔ وہ آدمی جس کی طرف سے پارٹی آرگنائز کی گئی تھی خوش اصدوبی سے سکندر کے گلے ملتا بولا۔

جس پر سکندر محض مسکرایا ہی تھا www.kitabnagri.com -

یہ محترمہ کون ہیں؟؟ وہ آدمی اس سے مل کر پیچھے ہٹتا عنایہ کی جانب اشارہ کرتے پوچھنے لگا جو کنفیوز سی کھڑی ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھا رہی تھی۔ یہ بیوی ہے میری۔ عنایہ سکندر شاہ۔ سکندر نے اس کے کندھے پر بازو پھیلانے اس کا تعارف کروایا تھا جس پر عنایہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جبکہ وہ آدمی حیرت اور خوشی سے سکندر کو دیکھ رہا تھا۔ مت کریا تم نے شادی کب کی اور مجھے بلایا بھی نہیں۔ ویسے اسلام علیکم بھابھی جی۔ وہ سکندر کے بازو پر مکہ مارتے ناراضگی سے کہتے عنایہ کو سلام کرنے لگا جس پر عنایہ نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

اس کے سکندر سے بات کرنے کے طریقے سے ہی عنایہ کو پتا چل گیا تھا کہ ضرور اس شخص سے سکندر کی اچھی بول چال تھی اسی لیے وہ سکندر سے اتنا فری تھا۔ بس اچانک ہی ہوگئی شادی خیر تو سنا بھابھی اور بچے کیسے ہیں نظر نہیں آرہے۔ سکندر کے پوچھنے پر اس شخص نے پیچھے کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں شاید اس کی بیوی اور بچے کھڑے تھے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ سامنے کھڑے سکندر کو دیکھ رہی تھی جو کچھ بزنس مینز کے ساتھ کھڑا بزنس کی باتیں کر رہا تھا۔ اسے وہ وہاں رکھے صوفوں میں سے ایک پر بیٹھا چکا تھا اور اب وہ وہاں بیٹھی شدید بور ہو رہی تھی۔ اوہ تو تم ہو سکندر کی وائف؟؟ ایک لڑکی اس کے قریب آتی بولی جس کی ڈریسنگ دیکھ عنایہ کو خود شرم آگئی تھی جس نے ٹائیٹ بلیو میکسی پہن رکھی تھی اور اس میکسی کی بیک اور بازو سرے سے تھے ہی نہیں۔ جی میں ہی ہوں www.kitabnagri.com -

کیوں آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟ عنایہ نے بھی فل ایڈیٹیوڈ سے جواب دیا۔ اس لیے پوچھ رہی ہوں کیوں کہ مجھے جانتا تھا کہ آخر سکندر شاہ نے کس لڑکی کو چنا ہے بیوی کے طور پر۔ خیر تمہیں دیکھ کر مجھے خاصی مایوسی ہوئی۔ تم صرف خوبصورت ہی ہو مگر مجھے نہیں لگ رہا تم اس کے ساتھ اس سوسائٹی میں موو کر سکتی ہو۔ اس کے ساتھ تو کوئی میرے جیسی لڑکی سوٹ کرتی تھی۔ اس لڑکی کی باتوں پر عنایہ کو غصہ اور ہسی دونوں آرہی تھی www.kitabnagri.com -

چچ بہت افسوس ہوا کہ آپ کو منہ کی پڑی اور آپ کے سارے خواب ٹوٹ گئے کیوں کہ اب میں جیسی بھی ہوں چاہے شاہ کے ساتھ سوٹ کرتی ہوں یاں نہیں کرتی مگر ان کی بیوی تو میں ہی ہوں۔ اور اپ جتنی مرضی فیشن ایبل ہو جائیں آپ کی جانب تو وہ دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے۔ جبکہ میں ان کے قریب بہت اہمیت رکھتی ہوں۔ نہیں یقین تو ٹریڈر دیکھاں آپ کو؟؟ رکیں اور دیکھیں۔ اس

Posted On Kitab Nagri

لڑکی کو کراڑا سا جواب دیتے اپنی دو انگلیوں سے پہلے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے اور پھر اس کی آنکھوں کی جانب اشارہ کرتے وہ سکندر کی جانب بڑھ گئی تھی -

.....

شاہ جی!! اس نے سکندر کے پاس جاتے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوتے اسے پکارا تھا۔ اس کی آواز پر سکندر اپنے بزنس پاٹرنز کو ایکسکیوز کرتا اس کے پاس آیا تھا۔ ہاں جی کیا ہوا ہے؟؟ سکندر اس کے پاس اتے بولا۔ کچھ نہیں ہوا بس مجھے گھر جانا ہے۔ وہ اس کا بازو پکڑتے چورنگا ہوں سے اس لڑکی کو دیکھتی بولی جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ کیوں گھر کیوں جانا ہے؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟؟ نہیں مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا بس میں بور ہو رہی ہوں اور میری طبیعت بھی سہی نہیں ہے تو بس مجھے گھر جانا ہے۔

سکندر کے پوچھنے وہ جلدی سے بولی www.kitabnagri.com -

او کے چلو ٹھیک ہے میں زرا مل لوں فراز سے اور اسے بتا دوں ہمارے جانے کا۔ میزبان ہے نہ تو بتانا ضروری ہے۔ سکندر اس کی گال پر تھپکی دیتے مسکرا کر پیار سے کہتے وہاں سے فراز کی جانب چل دیا جبکہ اس کے جاتے ہی عنایہ نے جتنائی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا جس کا منہ دیکھنے والا تھا۔ عنایہ کے اپنی جانب جتنائی نظروں سے دیکھنے پر وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی جبکہ عنایہ سکندر کا انتظار کرنے لگی۔ چلو چلیں۔ سکندر نے اس کے قریب آتے کہا جس پر عنایہ سر ہلاتی اس کے ساتھ چل پڑی۔ گھر

Posted On Kitab Nagri

تو جارہے ہیں مگر میری بات دیہان سے سن لو۔ گھر جا کر یہ طبعیت کا بہانہ امت بنانا کیوں کہ گھر جا کر میرا بور ہونے کا ارادہ نہیں ہے www.kitabnagri.com -

گاڑی میں بیٹھتے سیٹ بیلٹ باندھتے وہ عنایہ سے بولا۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں آپ کی بات۔ سکندر کی باتیں کی اسے سمجھ نہیں آئی تھیں اس لیے اس سے پوچھنے لگی۔ مطلب کہ گھر جا کر میرا سونے کا ارادہ بالکل نہیں ہے بلکہ تمہاری خوبصورتی سراہنے کا ہے۔ گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے عنایہ کو آنکھ مارتے اپنی بات کا مطلب بتایا تھا جس پر عنایہ کے گال لال ہوئے تھے۔ آپ بھی نہ بہت بے شرم ہیں۔ وہ شرم کر کھڑکی سے باہر دیکھتی بولی جس پر سکندر کا قہقہہ گونجا تھا۔

تو بیوی کے سامنے کون شریف بنتا ہے ہر کوئی بے شرم ہی ہو جاتا ہے۔ سکندر کی بات پر وہ شرماتے بھری ہسی ہسی دی تھی۔ داد اور کوئل کی شادی میں کتنے دن رہ گئے ہیں؟؟ بات بدلنے کو اس نے سکندر سے پوچھا۔ ایک ماہ رہ گیا ہے۔ میں بھی تم سے کہنے والا تھا تم شاپنگ کر لینا اگر کرنی ہوئی تو۔ نہیں مجھے نہیں کرنی شاپنگ بہت کپڑے جوتے پڑے ہیں میرے پاس۔ سکندر کے کہنے پر وہ جلدی سے بولی جس پر سکندر نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

تم یہ یہ جو دو کباب رہ گئے ہیں انہیں تل کر لے آؤ میں چائے لے جاتی ہوں۔ پھر شاہ جی اور داد بھائی نے جانا بھی ہے انہیں دیر ہو رہی ہے۔ عنایہ چائے کی ٹرے اٹھا کر کومل سے کہتی کچن سے باہر نکل گئی تھی۔ سکندر اور داد دونوں ہی کچھ دیر کے لیے آئے تھے کچھ فائیلز لینے اور عنایہ نے انہیں چائے پینے

تک روک لیا تھا www.kitabnagri.com -

وہ چائے کے ٹرے تھامے اپنے اور سکندر کے مشترکہ کمرے کے باہر کھڑی پاؤں کی مدد سے دروازہ کھولنے لگی تھی کہ اندر سے آنے والی باتوں کی آواز پر وہیں رک کر داد اور سکندر کی باتیں سننے لگی۔ اندر داد سکندر سے کوئی سوال پوچھ رہا تھا اور اسے سننا تھا کہ آخر سکندر کیا جواب دیتا ہے۔ لیکن اگر اسے علم ہوتا کہ سکندر کیا جواب دے گا تو وہ کبھی بھی وہاں کھڑی ہو کر ان کی باتیں نہ سنتی -

.....

شاہ جی اب تو آپ کے عنایہ جی کے درمیان سب ٹھیک ہے۔ آپ نے انہیں بیوی کے طور پر قبول بھی کر لیا ہے ان سے محبت کرنے لگے ہیں آپ تو پھر کب آپ انہیں حویلی لے کر جائیں گے۔ بی جان خوش ہوں گی ان سے مل کر۔ خاص کر آپ کی شادی کا سن کر تو وہ بہت خوش ہو جائیں گی۔ داد کے کہنے پر سکندر جو کھڑکی کے پاس کھڑا باہر لان کا نظارہ دیکھ رہا تھا وہاں سے ہٹا اس کے قریب آ کر صوفے پر بیٹھا تھا۔ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ میں اسے حویلی لے کر جاؤں گا؟؟ اور یہ کس نے کہہ دیا کہ مجھے اس سے محبت ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

سکندر کے الٹا عجیب سے سوال پوچھنے پر داد نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔ کیا مطلب سائیں کہ کس نے کہا۔ ظاہر سی بات ہے خود دیکھا ہے میں نے آپ کی عنایہ بی بی کے لیے کثیر اور ان سے نزدیکیاں۔ سب کچھ تو یہ ہی ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو ان سے محبت ہو گئی ہے۔ داد کے کہنے پر سکندر نے قہقہہ لگایا تھا۔ اف داد مجھے لگتا تھا تم مجھے سمجھتے ہو مگر نہیں تم بھی مجھے پوری طرح نہیں سمجھتے۔ وہ سب دیکھا واپس۔ داد سب کچھ دیکھا واپس۔ اس کی کثیر کرنا اس کے خنجرے اٹھانا سب کچھ دیکھا واپس۔ مجھے اس سے محبت نہیں ہے بس اٹرکیشن ہے اس سے۔

اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس کی خوبصورتی پر میرا دل اٹریکٹ ہوا تو میں نے سوچا ویسے بھی وہ میری بیوی ہے تو چلو دل کو بہلا لیتے ہیں کچھ دن۔ شادی کا میرا موڈ نہیں ہوتا جب تک تب تک اس سے اپنی ضرورتیں پوری کر لیتا ہوں۔ اب اس پر اتنے خرچے کیے ہیں میں نے تو اس سے وصولی بھی تو کرنی تھی نہ۔ اور میں نے بی جان سے کہہ دیا ہے کہ وہ دیکھ سکتی ہیں میرے لیے کوئی بھی رشتہ میں شادی کے لیے تیار ہوں۔ تو عنایہ کو حویلی لے کر جانے کا سوال ہی نہیں ہے۔ وہ یہیں رہے گی اور میرے دل کو بہلانے کا ذریعہ بنی رہے گی۔ اس کی خوبصورتی سے جب تک دل نہیں بھر جاتا تب تک۔ اور تمہیں پتا ہے اس میں مزہ بھی ہے۔ جانتے ہو کیسے؟؟

ایسے کہ وہ لڑکی جس نے مجھ سے شادی سے انکار کیا تھا، جو مجھے اہمیت نہیں دیتی تھی، باقی لڑکیوں کی طرح مجھ پر مرتی نہیں تھی۔ وہ لڑکی اب میرے عشق میں گرفتار ہے۔ اس کی آنکھوں میں جہاں پہلے

Posted On Kitab Nagri

نفرت تھی اب جب میں اپنے لیے محبت دیکھتا ہوں نہ تو مجھے ہسی آتی ہے اس پر اور خود پر غرور ہوتا ہے۔ داد تو انکھیں پھارے سکندر کی باتیں سن رہا تھا۔ اسے یقین نہیں ارہا تھا کہ سامنے بیٹھا شخص جو ایک عورت کو کھلونے کے طور پر استعمال کر رہا تھا وہ اس کا سائیں تھا۔ جس نے عورت کو نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں تھا کبھی۔ شاید سکندر سہی کہہ رہا تھا وہ کبھی اسے اچھے سے جان ہی نہیں پایا تھا۔ مگر

سائیں یہ سب غلط ہے - www.kitabnagri.com

جب عنایہ جی کو پتا لگے گا تو ٹوٹ جائیں گی۔ وہ تو پہلے ہی دکھوں کی ماری تھیں۔ وہ آپ کی طرف سے ملنے والے اس دھوکے پر ٹوٹ جائیں گی۔ داد کی بات پر اس سے پہلے کہ سکندر کوئی جواب دیتا باہر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز پر داد اور سکندر دونوں کا دیہان دروازے کی جانب گیا تھا اور وہ دونوں جلدی سے اٹھ کر دروازے کی جانب بھاگے تھے۔ مگر دروازہ کھولتے ہی سامنے عنایہ کو دیکھ ان دونوں کا رنگ اڑا تھا جس کے پاؤں کے پاس چائے کے کپوں کی ٹرے الٹی پڑی تھی اور کچھ گرم چائے اس کے پاؤں پر بھی گری تھی مگر اسے اس درد کی پرواہ ہی کہاں تھی بلکہ یہ درد تو اسے محسوس ہی نی ہوئی تھی دل میں

اٹھنے والے درد کے سامنے - www.kitabnagri.com

وہ بے یقینی بھری نگاہوں سے سکندر کو دیکھ رہی تھی جبکہ آنکھوں سے آنسوؤں لگاتا رہے تھے۔ اس کی حالت سے انہیں پتا لگ گیا تھا کہ وہ سب سن چکی تھی -

.....

Posted On Kitab Nagri

عنایہ میری بات سنو!! سکندر نے تحمل سے کہتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر عنایہ نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ خود سے دور کیا تھا۔ دور رہیں مجھ سے۔ خبردار جو آپ نے مجھے ہاتھ بھی لگایا۔ سکندر کے ہاتھ کو جھٹکنے کے ساتھ وہ دو قدم پیچھے لیتی چبختے ہوئے بولی تھی۔ داد کو اس کی حالت پر ترس رہا تھا۔ جبکہ کوئل جو کچھ ٹوٹنے کی آواز سن بھاگ کر اوپر ائی تھی حیرت سے سامنے چلتا تماشہ دیکھ رہی تھی۔ کیوں نہیں لگاؤں تمہیں ہاتھ؟؟ ہر طرح سے چھو سکتا ہوں تمہیں اور تم روک بھی نہیں سکتی۔ عنایہ کی ٹون پر سکندر بھی اپنے روپ میں واپس آتا بولا جس پر عنایہ نے بھی دو قدم واپس آگے لیتے رونے کے سب لال ہوئی اپنی آنکھوں کو سکندر کی آنکھوں میں ڈالا تھا۔ بھول ہے آپ کی سکندر شاہ کہ اب میں آپ کو خود کو چھونے دوں گی۔ بھول ہے آپ کی کہ میں اب اور خود کا تماشہ بننے دوں گی۔ بھول ہے آپ کی میں اب آپ کے لیے ایک کھیلونا بنوں گی۔ بس بہت ہو گیا لیکن اب میں آپ کو میرے جزیبوں اور میرے جسم سے کھیلنے کا حق نہیں دوں گی۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بلند آواز میں بولتی سکندر کو وہ عنایہ بالکل نہیں لگی تھی جو ڈرپوک تھی۔ اس وقت اسے عنایہ کی آنکھوں میں محبت کہیں نظر نہیں آرہی تھی بلکہ اب اس محبت کی جگہ شدید نفرت نظر آرہی تھی۔

www.kitabnagri.com - نفرت نظر آرہی تھی

میں پاگل یہ سمجھتی رہی کہ آپ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے ہیں اور خود دیوانوں کی طرح میں نے آپ کو چاہا مگر مجھے کیا علم تھا کہ میں تو آپ کے لیے ایک کھیلونا تھی جس کے قریب آپ بس اپنی

Posted On Kitab Nagri

ضرورت اور دل جوئی کے لیے آتے تھے مگر اب اور نہیں بہت ہو گیا۔ اور یہ مت سمجھیے گا کہ میں ہر بار کی طرح روں گی۔ نہیں بلکل نہیں میں بلکل بھی نہیں روں گی بلکہ مضبوط بن کر دیکھاؤں گی آپ کو اور اس گھر سے بھی دور چلی جاؤں گی جہاں آپ کی پر چھائی بھی نظر نہ آئے مجھے اب آپ کے ساتھ کوئی رشتہ رکھنا ہی نہیں ہے مجھے طلاق چاہیے۔ عنایہ کی آخری بات پر سکندر کانے اس کی بازو کو اپنے سخت ہاتھ کی فولادی گرفت میں لیا تھا۔ بھول ہے تمہاری کہ میں تمہیں طلاق دوں گا اور یہ سوچ بھی نکال دو دماغ سے کہ تم یہاں سے کہیں جاسکتی ہو۔ دیکھتا ہوں میں کہ تم یہاں سے نکلتی بھی کیسے ہو۔ غصے سے کہتے عنایہ کی بازو کو وہ ایک جھٹکے میں چھوڑتا وہاں سے جانے لگا مگر عنایہ کے الفاظ پر اس کے قدم رکے تھے۔ لوں گی طلاق آپ سے نہیں رہنا مجھے اب آپ کے ساتھ اس رشتے میں اور جاؤں گی یہاں سے آپ کی دنیا سے دور جا کر دیکھاؤں گی پھر چاہے مجھے موت کو گلے لگا کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ وہ بھی غصے سے اسے چیلنج کر کے کہتی وہاں سے بھاگ کر جاتی اپنے پرانے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ اس کے جاتے ہی سکندر بھی وہاں سے چلا گیا تھا اور سکندر کے جاتے ہی داد بھی اس کے پیچھے گیا تھا مگر کومل کو عنایہ کا خیال کرنے کا کہہ کر جانا نہیں بھولا تھا۔

.....

اسلام علیکم!

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سکندر گھر آیا تو بی جان کوہال میں رکھے صوفوں پر بیٹھے پایا جو ہاتھوں میں چند فوٹوز لیے انہیں دیکھ رہیں تھیں۔ انہیں بلند آواز سلام کرتے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس کا موڈ بہت خراب تھا اور اس کا کسی سے بھی بات کرنے کا موڈ نہیں تھا۔ اس لیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں جانا چاہتا تھا مگر ابھی اس نے سیڑھيوں پر قدم رکھے ہی تھے کہ بی جان کی آواز پر اس نے انہیں پلٹ کر دیکھا تھا۔ سکندر ادھر آو

Posted On Kitab Nagri

اور یہ دیکھو زرا - زلیخہ نے چند لڑکیوں کی تصویریں دیں تھیں کہ ان میں سے پسند کر لیں تو بیٹا تم ان میں سے پسند کر لو - بی جان کی بات پر اس کا رہے سہے موڈ کا بھی ستیاناس ہوا تھا - پلیز بی جان میرا بھی بالکل بھی موڈ نہیں ہے کچھ کرنے کا www.kitabnagri.com -

آپ رکھ دیں ان فوٹوز کو میں بعد میں دیکھ لوں گا - بعد میں تو بھی دیکھنا ہے نہ تو ابھی دیکھ لو تا کہ میں جلدی سے زلیخہ سے اس لڑکی کے بارے میں بات کر سکوں - سکندر بی جان کو جواب دے کر جانے ہی والا تھا مگر بی جان نے پھر اسے فوٹو دیکھانے کی ضد کی تھی جس پر وہ سپاٹ چہرہ لیے واپس سیڑھیاں اترتا ان کے قریب ہی صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا - یہ دیکھو اور بتاؤ کون سی والی اچھی لگی تمہیں؟؟ اس کے بیٹھتے ہی بی جان نے ساری تصویریں اس کے ہاتھ میں تھماتے کہا جس پر اس نے عجیب سامنہ بناتے تصویریں دیکھنا شروع کی تھیں مگر یہ کیا اسے تو ان سب تصویروں میں عنایہ کا چہرہ نظر آرہا تھا - بار بار سب تصویروں کو اوپر نیچے کرتے اس نے پھر سے دیکھنا چاہا مگر پھر اسے تصویروں میں عنایہ کا ہستا مسکراتا چہرہ نظر آرہا تھا - اب کہ اس نے آنکھوں کو زور سے بند کرتے کھولا تھا اور پھر تصویروں پر ایک نظر ڈالی تو اسے اصل لڑکیوں کی شکلیں نظر آئی تھیں جن کی وہ تصویریں تھیں - تو پاگل ہو گیا ہے سکندر - لگتا ہے آج کے تماشے کا کچھ زیادہ ہی اثر لے لیا ہے تم نے - اسی لیے ہر جگہ تمہیں عنایہ نظر آرہی ہے - وہ تصویریں سائیڈ پر رکھتا خود سے ہلکے سے بڑبڑایا تھا - کوئی پسند آئی؟؟ بی جان کے پوچھنے پر اس نے انہیں دیکھا تھا -

Posted On Kitab Nagri

نہیں کوئی بھی پسند نہیں آئی کیوں کہ کوئی بھی پیاری نہیں ہے اور پلینز بی جان ابھی سے مت شروع ہو جائیں لڑکیاں دیکھنے۔ میں نے صرف آپ کے لیے تیار ہوا ہوں شادی کرنے کے لیے تو پلینز ابھی مجھے مینٹلی تیار ہونے دیں اور اس زلیخہ سے کہیں ابھی اپنے رشتے اپنے پاس رکھے۔ وہ بی جان سے کہتا اٹھ کھڑے ہوتے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ بی جان سے تو اس نے یوں ہی بول دیا تھا کہ کوئی لڑکی نہیں پیاری درحقیقت اس نے دیکھا ہی نہیں تھا انہیں۔ اس کو ابھی صرف عنایہ ہی نظر آرہی تھی اس لیے ابھی اس کا کچھ بھی دیکھنے کا موڈ نہیں تھا۔

بی جان تو حیرت سے اسے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ رہیں تھیں اور پھر انہوں نے وہ ساری تصویریں اٹھائی تھیں۔ اچھی بھلی تو ہیں سب پھر پتا نہیں شاہو کو کیوں نہیں پسند آئی کوئی۔ وہ خود سے ہی حیرت سے بڑبڑائیں مگر انہیں کیا پتا تھا کہ شاہو صاحب نے تو دیکھا ہی نہیں تھا ان تصویروں میں موجود لڑکیوں کی شکل کو۔ www.kitabnagri.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عنایہ جی دروازہ کھولیں پلینز۔ کوئل جو کب سے سکندر اور داد کے جانے کے بعد سے عنایہ کے کمرے کا بند دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی پھر سے اندر موجود عنایہ سے دروازہ کھولنے کی گزارش کرنے لگی۔ کوئل پلینز مجھے تنگ مت کرو اور چلی جاو یہاں سے۔ کتنی دفع کہوں میں کہ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ میرا کسی سے کوئی بات کرنے کا موڈ نہیں ہے۔ اندر سے عنایہ نے اسے جانے کا کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بولنے سے پتا چل رہا تھا کہ وہ رو رہی تھی مگر کوئل کر بھی کیا سکتی تھی اس لیے ایک خاموش نگاہ دروازے پر ڈالٹی وہاں سے چلی گئی تھی۔ رو تو وہ بھی رہی تھی۔ اسے بھی سکندر پر شدید غصہ آرہا تھا مگر وہ تو اس غصے کو سکندر پر اتار بھی نہیں سکتی تھی بس عنایہ کے لیے رو ہی سکتی تھی۔

.....

سمجھتی کیا ہے وہ کہ میں مر جا رہا ہوں اس کے بغیر۔ مجھے بھی کوئی فرق نہیں پرتا اس کے روٹھنے یا دور جانے سے۔ اٹرکیشن تھی وہ بس اور کچھ نہیں تھی۔ آفس چیئر پر بیٹھا سکندر سامنے بیٹھے داد سے کہہ رہا تھا جو اپنی ہسی بمشکل رو کے بیٹھا تھا۔ سائیں ایک بات کہوں!! داد نے سکندر کے چپ ہوتے کہا۔ ہاں کہو کیا کہنا ہے؟؟ سکندر نے اسے بولنے کی اجازت دیتے کہا۔ آپ نے خود کو اب تک دھوکے میں رکھا ہوا ہے اور یہ بات میں سوپر سنٹ نہیں بلکہ ہزار پر سنٹ یقین سے کہہ رہا ہوں۔

داد کی بات پر سکندر نے سوالیہ انداز میں اپنی دائیں آنکھ پر اچکائی تھی۔ کہنا کیا چاہتے ہو؟؟ میں سمجھا نہیں تمہاری بات کا مطلب۔ سکندر کے پوچھنے پر داد اپنی چیئر سے تھوڑا آگے ہوتے بیٹھا تھا۔ آپ کہتے ہو کہ آپ کو عنایہ جی سے محبت نہیں بلکہ اٹرکیشن تھی۔ تو سائیں پھر آپ کو اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے عنایہ جی کے سب پتا چلنے کے بعد آپ سے نفرت کرنے پر؟؟ مجھے تو کوئی بے چینی نہیں ہو رہی۔ داد کے سوال پر سکندر فوراً بولا جس پر داد نے سر ہلاتا ہلکا سا ہنسا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں سائیں یہ بے چینی ہی ہے جو آپ کا کسی کام میں دل نہیں لگ رہا۔ آپ کی ہر بات پر عنایہ جی کا زکر ہوتا ہے۔ اور یہ جو ابھی آپ نے بولا ہے نہ آپ کو فرق نہیں پرتا وغیرہ وغیرہ یہ آپ مجھے پچھلے ایک ہفتے سے جب سے عنایہ جی کو سچائی کا علم ہوا ہے بول رہے ہیں وہ بھی دن میں چار چار مرتبہ۔ اور جو آپ عنایہ بی بی کی تصویریں دیکھتے ہیں فون میں وہ سب بھی یہ بات واضح کرتا ہے کہ جسے آپ اٹرکیشن سمجھ رہے ہوں وہ محبت ہے۔ مگر آپ مانو تو نہ www.kitabnagri.com -

داد نے تو اس کے سامنے پورا خلاصہ رکھ دیا تھا جبکہ سکندر تو خود داد کی باتوں سے حیران ہوا تھا کہ کیا واقعہ یہ سب کر رہا تھا۔ بس بس زیادہ باتیں نہ کرو کچھ بھی سوچتے رہتے ہوا اٹھو اور جاو اپنا کام کرو۔ دیکھو جا کر رکرز صحیح سے کام کر رہے ہیں یا نہیں۔ جب داد کی باتوں کو سوچتے سوچتے اس کا دماغ گھوما تو وہ داد پر چڑھائی کرتا بولا جس پر داد مسکراتے ہوئے کندھے اچکا تا آفس روم سے باہر نکل گیا۔ جبکہ سکندر پھر سے داد کی باتوں کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ ہاں یہ صحیح تھا کہ جب سے عنایہ نے اس سے دوری بنائی تھی اس کا دل اداس رہتا تھا www.kitabnagri.com -

ہر روز رات عنایہ سے باتوں کی ایسی عادت پڑی تھی کہ اب اس ایک ہفتے سے وہ رات کو فون کو دیکھتا رہتا تھا۔ کیا واقعہ مجھے عنایہ سے محبت تھی جسے میں اٹرکیشن سمجھتا رہا۔ اس نے خود سے ہی سوال کیا تھا۔ مگر دل کا دیے جانے والا جواب اسے قبول نہیں تھا اس لیے ساری سوچوں سے ریہائی پانے کا سوچتے وہ اپنا لپ ٹاپ کھولتا کام میں خود کو بزی کر گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

.....

سکندر کی نہایت ضروری میٹنگ تھی جو اس نے اور داد نے ابھی اٹینڈ کرنی تھی اور اسی لیے وہ جلدی سے میٹنگ روم کی طرف بڑھ رہے تھے کیونکہ دوسری ٹیم جس کے ساتھ میٹنگ تھی وہ میٹنگ روم میں انتظار کر رہی تھی۔ ابھی وہ دونوں میٹنگ روم کے دروازے کے باہر پہنچے ہی تھے کہ سکندر کے فون پر عنایہ کی کال آنے لگی۔ سکندر نے حیرت سے فون پر اتنی کال کو دیکھا تھا۔ کیونکہ اس دن کے بعد وہ آج اسے کال کر رہی تھی۔ جلدی سے اس نے کال پک کرتے کان سے لگائی تھی۔ تو عنایہ جی کی محبت پھر سے جاگ ہی گئی لگتا ہے۔ www.kitabnagri.com

سکندر نے فون پک کرتے تنزیہ کہا مگر اگلی جانب سے عنایہ کی بجائے کوئل بولی تھی۔ سائیں یہ میں ہوں کوئل۔ ہاں کوئل خیر تھی جو تم نے عنایہ کے فون سے کال کی؟؟ اس نے جلدی سے کوئل سے پوچھا جبکہ کوئل کا نام سن داد کے کان بھی کھڑے ہوئے تھے۔ شاہ سائیں وہ عنایہ جی گھر چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ اگلی جانب سے کوئل کی بات پر سکندر ایک پل کے لیے ساکت رہ گیا تھا۔ کہاں گئی ہے وہ؟؟ تم نے روکا کیوں نہیں؟؟ اور تب ہی کیوں نہیں مجھے کال کر کے بتایا؟؟ سکندر غصے سے اس پر چیختا بولا۔ سائیں روکا تھا مگر وہ رکیں ہی نہیں۔ ابھی وہ نکلیں ہیں گھر سے اور میں نے فوراً آپ کو کال ملا کر بتا دیا۔ کوئل نے جلدی سے اسے بتایا کہ کہیں وہ پھر سے اس پر نہ چیخنا شروع ہو جائے۔ اوکے میں دیکھتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے جلدی سے کہتے کال کاٹی۔ کیا ہو سائیں سب خیر ہے نہ؟؟ داد نے اس کے پریشان ہونے پر پوچھا۔ کچھ بھی سہی نہیں ہے۔ وہ عنایہ گھر سے چلی گئی ہے اور مجھے جانا ہو گا ابھی۔ تم ایسا کرو میٹنگ اٹینڈ کر لو میری جگہ اور میں جا کر عنایہ کو ڈھونڈتا ہوں۔ سکندر کے بتانے پر داد کو بھی فکر ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے سائیں آپ جائیں میں کر لوں گا میٹنگ ہینڈل۔ داد نے اسے کہا تھا۔ اوکے پھر میں چلتا ہوں۔ سکندر اس سے کہتا جلدی سے وہاں سے نکلا تھا۔

.....

اسے تقریباً ایک گھنٹا ہو گیا تھا عنایہ کو ڈھونڈتے۔ وہ اپنا فون بھی تو ساتھ نہیں لے کر گئی تھی۔ ابھی وہ گاڑی سڑک کے ایک سائیڈ پر کھڑا کر تا خود گاڑی سے باہر نکلا ہی تھا کہ تبھی اس کی نظر سڑک کے بچوں بچ شکستہ قدموں سے چلتی لڑکی پر گئی۔ وہ عنایہ ہی تھی اسے دیکھ کر سکندر کو سکھ کا سانس آیا تھا مگر اس کے پیچھے سے تیز رفتار میں آتے ٹرک کو دیکھ اس کا سانس رکا تھا۔ بنا دھرا دھرا دیکھے وہ تیز رفتار سے بھاگتا اس کے قریب پہنچتا ٹرک کے اس تک پہنچنے سے پہلے اسے سڑک سے ہٹا ٹافٹ پاتھ پر لے آیا تھا۔ اسے اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ اس کی جان میں جان آئی تھی اور وہ اسے کس کر گلے لگا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے اس پل ادا رک ہوا تھا کہ وہ لڑکی اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی تھی۔ اس کی جان خطرے میں دیکھ اسے یوں لگا تھا جیسے اس کی اپنی خود کی جان جا رہی ہوں۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ جسے اٹرکیشن سمجھ رہا تھا وہ تو دراصل محبت تھی۔ مگر اسے علم نہیں تھا۔ وہ اپنی انا میں اس محبت کو اگنور کرتا آیا تھا۔ دور ہٹیں مجھ سے! میں نے کہا دور ہوں مجھ سے مجھے گھن آرہی ہے خود سے آپ کے چھونے پر۔ نفرت محسوس ہوتی ہے اپنے وجود سے۔ دور ہوں مجھ سے۔

عنایہ کے بولنے اور اسے خود سے دور کرنے پر سکندر ہوش میں آتا اس سے دور ہوا تھا مگر اب اس کے چہرے پر غصے کی رک تھی۔ یہ سوچ کر اسے عنایہ پر غصہ آرہا تھا کہ اگر وہ نہ پہنچ پاتا وقت پر تو وہ ہمیشہ کے لیے اسے کھودیتا۔ کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟؟ ہاں بولو کیا سمجھتی ہو خود کو؟؟ گھر چھوڑ کر کیوں آئی تم؟؟ اگر میں نہ پہنچتا وقت پر تو یہاں سڑک پر تمہاری لاش پری ہوتی۔ سکندر غصے سے اس کے دونوں بازو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اسے جھنجھورتے ہوئے اس پر چیختا بولا جس کا عنایہ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اچھا ہے نہ مر جاتی۔

سکون تو ملتا میری روح کو مگر کہ آپ کی قید اور اس ظالم دنیا سے دور تو چلی جاتی وہ۔ عنایہ کے الفاظ پر سکندر نے ہاتھوں کی مٹھیاں میچتے بمشکل اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کی تھی۔ تمہیں تو میں گھر جا کر

Posted On Kitab Nagri

بتاتا ہوں۔ چلو تم گھر زرا۔ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب لے کر جاتا بولا جبکہ عنایہ چیختی چلاتی اپنا آپ اس سے چھوڑانے کی کوشش کر رہی تھی مگر سکندر نے بھی جیسے اپنے کان لپیٹ رکھے تھے۔

.....

کومل! کومل! گھر میں داخل ہوتے ہی وہ اسکا بازو ٹی وی لاونچ میں جاتے ہی چھوڑتا کومل کو اوازیں دینے لگا جو اس کی دوسری ہی آواز پر حاضر تھی اور عنایہ کو اپنے سامنے دیکھ اس نے شکر کیا تھا۔ پکرو اسے اور اب دیہان رکھنا یہ گھر سے باہر نہ جاپائے۔ اور تم بھی میری بات کان کھول کر سن لو کہ اگر تم نے دوبارہ اس گھر سے باہر قدم رکھنے کا سوچا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ پہلے کومل سے کہتے آخر میں وہ عنایہ سے مخاطب تھا جو اس کی بات پر تنزیہ ہسی ہسی تھی۔ آپ سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا سکندر شاہ - www.kitabnagri.com

میں نے بتایا تھا نہ آپ کو سکندر شاہ کا۔ ناول کے ہیرو کا۔ یقین کریں آپ اس سے بھی بہت بدتر اور ظالم ہو۔ اس نے تو آبرو کو جسمانی زخم دیے تھے۔ مگر آپ نے؟؟؟ آپ نے مجھے روح کے زخم دیے ہیں۔ میری روح زخمی کی آپ نے۔ اس نے تو تمام ظلم کرنے کے بعد جب محبت کی تو اپنے ہر ظلم کا مداوا کیا۔ جیسے نفرت بے شمار کی ویسے ہی محبت کرنے کی بھی حد کر دی۔ مگر آپ؟؟؟ آپ نے تو.... میں بھی کروں گا نہ تم سے بے حد محبت۔ میں بھی تمہاری روح پر لگائے گئے ہر زخم کا مداوا کروں گا۔ پر پلینز عنایہ یوں دوبارہ چھوڑ کر جانے کا سوچنا بھی مت۔ تمہیں پتا ہے یہ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے میں مجھے

Posted On Kitab Nagri

احساس ہوا ہے کہ تم میرے لیے کتنی اہم ہو۔ تمہاری جان خطرے میں دیکھ مجھے یوں لگا جیسے میری اپنی جان جا رہی ہو www.kitabnagri.com -

مجھے تب احساس ہوا کہ جسے میں اٹرکیشن سمجھ رہا تھا وہ تو محبت تھی۔ عنایہ جو ابھی بول رہی تھی کہ سکندر نے اس کی بات بیچ میں اچکتے بڑی محبت اور لگاؤ بھرے لہجے میں کہا۔ بس کر دیں سکندر شاہ بس کر دیں۔ اور کتنا کھیلیں گے میرے جزیبوں سے؟؟ اور کتنی بار مجھے زخم دینے کا ارادہ ہے آپ کا۔ خدا کے لیے مجھے بخش دیں۔ آپ کی یہ غلط فہمی ہے کہ اب میں آپ کی باتوں میں آؤں گی۔ نہیں اب میں بیوقوف نہیں بنوں گی آپ کے ہاتھوں۔ سنا آپ نے؟؟ نہیں آرہی میں آپ کی جھوٹی محبت بھری باتوں میں۔ وہ غصے سے اسے کہتی بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی جبکہ سکندر بے بسی سے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا تھا۔ ہاں وہ یہ سب ہی ڈیزو کرتا تھا۔ اس نے خود ہی اسے خود سے بدظن کیا تھا www.kitabnagri.com -

اسے اس وقت شیر ایشیر آیا والی کہانی بڑی شدت سے یاد آئی تھی۔ سائیں پانی لاؤں؟؟ تب سے خاموش کھڑی کومل نے اس سے پوچھا تھا جس پر سکندر نے نہ میں سر ہلاتا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا کہ تبھی باہر سے گیٹ بیل کی آواز آئی تھی۔ یہ کون آگیا؟؟ دیکھو شاید داد ہو۔ سکندر نے بیل کی آواز پر پہلے حیرت سے کہا اور پھر داد کا سوچتے اس نے کومل کو دروازہ کھولنے کا کہا تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتی گیٹ کھولنے کے لیے چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

.....

سائیں یہ عنایہ جی کے والدین آئے ہیں۔ وہ جو صوفے پر سر جھکائے بیٹھا تھا کومل کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں اس کے ساتھ عنایہ کی امی اور والد دونوں کھڑے تھے۔ ان دونوں کو دیکھ سکندر کو حیرت ہوئی تھی۔ اوہ نوا نہیں ابھی نہیں آنا چاہیے تھا۔ ابھی تو عنایہ اور اس کا رشتہ بہت نازک موڑ پر تھا۔ ایسے میں وہ اپنے ماں باپ کو دیکھ اور شیر ہو جاتی اور ان کے ساتھ چلی جاتی۔ انہیں دیکھ سکندر کے اندر سے آواز آئی تھی۔ آئیں نہ انکل آنٹی کھڑے کیوں ہیں آپ دونوں۔

وہ جلدی سے صوفے سے کھڑا ہوتا ان کے قریب جاتا شگفتہ بیگم سے پیار لیتا اور امجد صاحب سے گلے ملتا بولا تھا جس پر وہ خوش ہوتے اسے دعائیں دیتے صوفوں پر بیٹھے تھے۔ جاو کومل کچھ کھانے پینے کے لیے لے کر آو۔ وہ ان کے قریب بیٹھتا کومل سے بولا تھا جو اس کے کہنے پر فوراً کچن میں گھسی تھی۔ اور سائیں انکل آنٹی کیا حال ہے آپ دونوں کا اور کیسے آگئی آج آپ کو یاد۔ وہ بڑی خوش مزاجی سے ان سے حال احوال پوچھنے لگا۔ بس بیٹا تمہارے انکل بہت بیمار رہتے ہیں۔ اور عنایہ کو یاد بھی بہت کرتے تھے آج کل تو بڑی مشکل سے تمہارے گھر کا پتا نکلوایا ہم نے۔ تمہارے گاؤں والے گھر جانے کا ارادہ تھا ہمارا اگر تم یہاں نہ ملتے۔ شگفتہ بیگم کی بات پر اس نے حیرت سے امجد صاحب کو دیکھا تھا۔ کیوں کیا ہوا انکل کو؟؟

Posted On Kitab Nagri

سکندر کے پوچھنے پر شگفتہ بیگم نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔ بس بیٹا اپنے دوست کی تمارداری کے لیے گئے تھے وہ بھی ان کی طرح اپنی بیٹیوں سے محبت نہیں کرتا تھا بلکہ ان سے نفرت کرتا تھا ایک بیٹی کی شادی محلے کے اپاہج سے کروادی اور دوسری کی شادی بھی اپنی عمر کے آدمی سے کروادی تھی اس نے جو اس پر بہت ظلم کرتا تھا۔ اتنا ظلم کہ آخر ایک دن وہ لڑکی مر ہی گئی۔ جبکہ پچھلے دنوں ہی ان کا وہ دوست بیمار ہو گیا مگر جن بیٹیوں کا اسے زعم تھا جن کو اس نے سر آنکھوں پر بیٹھایا تھا انہوں نے اسے مرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود اپنی بیویوں کو لیے الگ ہو گئے۔ اور پھر اسے ان کی دوسری بیٹی نے ہی سمجھالا۔ وہ بیٹی جس کو کبھی اس شخص نے پیار سے مخاطب بھی نہیں کیا تھا۔ بس اس دوست کا حال احوال پوچھ کر جب سے آئے ہیں تب سے ایسے ہو گئے ہیں چپ چاپ سے۔

بہت براہ راست اٹیک ہوا تھا اس رات انہیں اور ابھی تک شرمندگی کی گہرائیوں میں ہیں عنایہ کے ساتھ ساری زندگی کیے جانے والے رویے سے۔ اور یہ بھی ڈر تھا کہ عنایہ تمہارے ساتھ خوش تو ہوگی نہ۔ بس یہی باتیں سوچ سوچ کر دن رات ان کی حالت بگرتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر نے ٹینشن لینے سے منع کیا ہے انہیں مگر یہ کہاں کسی کی سنتے ہیں۔ بس عنایہ سے ملنے کی ضد کیے جاتے تھے۔ تو ان کے ایک دوست کے ذریعے تمہارا پتا نکلوا یا ہم نے بیٹا۔ عنایہ نظر نہیں آرہی کہاں ہے وہ؟؟ اسے تو بلاؤ۔ سکندر تو حیرت سے شگفتہ بیگم کی باتیں سن رہا تھا۔ واقعہ امجد صاحب پہلے سے بہت کمزور ہوئے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بات ختم کرتے ہی شگفتہ بیگم نے بے چینی سے عنایہ کا پوچھا تھا جس پر سکندر نے انہیں دیکھا تھا۔ جی آپ لوگ بیٹھیں میں بلا کر لاتا ہوں اسے www.kitabnagri.com -

وہ ان سے کہتا جلدی سے عنایہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ اب اسے عنایہ کو بھی کسی نہ کسی طرح کنوینس کرنا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کے سامنے کسی قسم کا تماشہ نہ کرے بلکہ ایک پیپی کیل کی ایکٹنگ کرے۔ جانتا تھا وہ کبھی بھی اس کی بات نہیں مانے گی کیونکہ اسے تو بہانا اور موقع چاہیے تھا اس گھر سے جانے کا۔ مگر سکندر جانتا تھا اسے کیسے راضی کرنا تھا۔

.....

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ عنایہ نے اپنے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر رکھا ہو گا اور یوں وہ شگفتہ بیگم لوگوں کے سامنے دروازہ کھٹکھٹا کر کسی قسم کی بیوقوفی نہیں کر سکتا تھا اسی لیے وہ اپنے کمرے میں جا کر عنایہ کے کمرے کی ڈوپلیکیٹ چابی لاتا دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ عنایہ اسے سامنے دیکھ پہلے تو حیران ہوئی مگر پھر حیرانگی کی جگہ غصے نے لے لی اور وہ بیڈ سے اٹھتی غصے سے اس کے قریب آئی تھی۔

کیا مسئلہ ہے اب آپ کے ساتھ جو میرے کمرے میں یوں آگئے ہیں۔ خدا کے لیے کمرے میں تو سکون کے دوپل جینے دیں۔ عنایہ کے غصے سے کہنے پر سکندر نے اسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھا تھا اور پھر

Posted On Kitab Nagri

اگلے ہی لمحے اسے پکر کر دیوار کے ساتھ لگاتا اپنے ہونٹ اس کے کان کے قریب کر گیا تھا۔ ابھی تو میں تم سے کسی قسم کی بہس نہیں کرنے آیا اور نہ ہی میں تمہیں اپنی محبت کا یقین دلانے آیا ہوں۔ کیونکہ یہ کام میں بعد میں فرصت سے کروں گا مگر ابھی تمہیں نیچے لیجانے آیا ہوں۔ حلیہ درست کرو اپنا اور نیچے چلو کیونکہ تمہارے پیرنٹس اے ہیں www.kitabnagri.com -

سکندر کی باتیں عنایہ کے سر پر سے گزری تھیں۔ کون آیا ہے؟؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔ تمہارے امی ابو آئے ہیں اس لیے نیچے چلو مگر ایک بات کان کھول کر سن لو خبر دار جو تم نے انہیں کچھ بھی بتانے کی کوشش کی۔ ان کے سامنے تم ایک ہیپی کپل کی طرح ایکٹ کرو گی۔ سکندر کے حکم دینے پر عنایہ کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی۔ میں پاگل لگتی ہوں اب کو جو میں بتاؤں گی نہیں انہیں۔ اتنا اچھا موقع گنواؤں گی اب سے دور جانے کا آپ سے رہائی پانے کا۔ عنایہ کے تنزیہ کہنے پر سکندر نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ماتھا مسلاتھا۔

ٹھیک ہے شوق سے بتاؤ انہیں جا کر سب سچ مگر اس سے پہلے اپنے باپ کی حالت دیکھ لینا جسے ڈاکٹر نے ہارٹ اٹیک کے بعد سے ٹینشن لینے سے منع کر رکھا ہے۔ اور مجھے نہیں لگتا کہ تم اپنے باپ کو کھونا چاہو گی۔ وہ بھی تب جب تمہیں ان کا پیار نصیب ہوا ہو۔ سکندر نے اپنا داؤ کھیلا تھا جبکہ اس کی باتیں عنایہ کے سر پر سے گزر رہی تھیں۔ سائیڈ پر ہوں مجھے نیچے جانا ہے امی بابا کے پاس۔ وہ اسے خود سے دور

Posted On Kitab Nagri

کرتی بولتی اپنا حلیہ درست کرتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ اس کے جانے کے بعد سکندر بھی کمرے

سے نکلا تھا - www.kitabnagri.com

.....

امی! بابا! وہ بھاگ کر سیڑھیاں اترتے ہوئے بولتی ان کے قریب جاتی امی کے گلے لگی تھی۔ کیسی ہو میری جان تم ٹھیک تو ہو نہ؟؟ اسے خود سے دور کرتے امی نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔ میں ٹھیک آپ سنائیں؟؟ اس کے ٹھیک ہونے کا سن امی کو بھی سکون آیا تھا اور وہ اسے اپنی طبعیت کا بتانے لگیں۔ مجھ سے نہیں ملو گی عنایہ؟؟ اسے شگفتہ بیگم سے ہی باتوں میں مصروف دیکھ امجد صاحب آہستہ اور نادام آواز میں بولے تھے جبکہ ان کے یوں خود سے مخاطب ہونے پر عنایہ نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا جو نم آنکھیں لیے اس کے خود کو دیکھنے پر اپنی باہیں پھیلا گئے تھے۔

عنایہ کو یوں لگا جیسے ساری دنیا کی خوشیاں اس کے سامنے باہیں پھیلائے کھڑی ہوں۔ وہ امی کے پاس سے اٹھتی جلدی سے آگے بڑھتی ابا کی باہوں میں سماتی ان کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔ جب سے پیدا ہوئی تھی اس دن سے اب تک وہ اس لمس، اس محبت سے محروم تھی اور آج باپ کی محبت پاتے ہی اس کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔ میری بیٹی، میری گڑیا، میری جان مجھے معاف کر دو اتنے سال میرے برے رویوں کے لیے۔ اپنے بد بخت باپ کو معاف کر دو میری چندہ۔ امجد صاحب اس کا منہ چومتے اسے پھر سے گلے لگاتے روتے ہوئے بولے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر وہیں سیڑھیوں پر کھڑا یہ ایمو شنل سین دیکھ رہا تھا۔ ایسے نہ کہیں بابا آپ مت مانگیں معافی۔
 آپ تو بابا ہونہ اور بابا روتے ہوئے اور معافی مانگتے اچھے نہیں لگتے۔ عنایہ ان کے سینے سے ٹہتی ان کے
 آنسو صاف کرتے ان کے ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے بولی۔ بس کر دیں امجد آپ کی طبعیت خراب ہو
 جائے گی۔ جانتے ہیں نہ ڈاکٹر نے آپ کو ٹینشن لینے اور ہر وہ کام کرنے سے منع کیا ہے جس سے آپ
 کی ہارٹ بیٹ متاثر ہو۔ شگفتہ بیگم کے الفاظ پر عنایہ نے پہلے انہیں اور پھر بابا کو حیران کن نگاہوں سے
 دیکھا تھا۔ کیا ہوا ہے بابا کو؟؟ اس نے پریشانی سے امجد صاحب کو صوفے پر بیٹھاتے امی سے پوچھا جس
 پر انہوں نے اسے ساری بات بتائی تھی www.kitabnagri.com -

بابا آپ پلیز اپنا خیال رکھا کریں۔ وہ امجد صاحب کے کندھے پر سر رکھتی بولی جس پر امجد صاحب نے
 مسکرا کر اس کے سر کا بوسہ لیا تھا۔ سکندر کہاں گیا؟؟ تمہیں بلانے گیا تھا خود ہی غائب ہو گیا۔ شگفتہ
 بیگم نے ادھر ادھر دیکھتے عنایہ سے پوچھا جس نے ان کے پوچھنے پر سیڑھیوں کی جانب دیکھا جہاں
 پہلے وہ کھڑا تھا مگر اب نہیں تھا۔ شاید کمرے میں ہوں گے۔ عنایہ کے جواب دینے پر امی نے ہاں میں
 سر ہلایا تبھی کوئل لوازمات سے بھری ٹرائی لیے وہاں آئی تھی۔ امی یہ کوئل ہے۔ ویسے تو سکندر نے
 اسے یہاں کام کے لیے رکھا ہے مگر میری یہ بیسٹ فرینڈ ہے۔ آپ کو یاد ہو گا شادی پر سکندر کے ساتھ
 ایک لڑکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ اس کی منگیتر ہے اگلے ماہ اس کی شادی ہے۔ کوئل کے وہاں اتے ہی عنایہ نے اس کے پاس جاتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے خوش دلی سے اس کا تعارف کروایا جس پر کوئل آگے بڑھتی شگفتہ بیگم اور امجد صاحب سے پیار لیتی ان کو چیزیں سرو کرنے لگی۔ عنایہ تم خوش تو ہونہ؟؟ سکندر کا رویہ تمہارے ساتھ ٹھیک ہے نہ؟؟ باتوں کے www.kitabnagri.com

دوران اچانک بابا کے پوچھنے پر اس کا دل تو کیا کہ سب بتا دے مگر بابا کو پریشان کر کے ان کی طبیعت خراب نہیں کر سکتی تھی۔

جی بابا میں بہت خوش ہوں۔ سکندر بہت اچھے ہیں وہ میری بہت کثیر کرتے ہیں اور آپ کو پتا ہے انہوں نے مجھے آگے اڈمیشن بھی لے کر دیا ہے۔ وہ چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے ان سے بولی جس پر بابا نے شکر کیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں سکندر بھی آگیا تھا اور وہ کافی دیر تک باتوں میں مصروف رہے۔ سکندر بیٹا اگر برا نہ لگے تو عنایہ کو ہم کچھ دن اپنے ساتھ لے جائیں؟؟ شگفتہ بیگم کے پوچھنے پر سکندر کا منہ کی طرف چائے کا کپ لے کر جاتا ہاتھ رکھتا تھا۔ اس سے پہلے کہ عنایہ جلدی سے ہامی بھرتی اس نے اس سے بھی زیادہ جلدی انکار کیا تھا۔

ایم سوری آنٹی ابھی تو نہیں پر میں بہت جلد لے کر آؤں گا عنایہ کو۔ دراصل مجھے اور اس گھر کو عنایہ کی عادت ہو گئی ہے اور اب عنایہ کے بغیر دل نہیں لگتا تو میں خود جلد لے کر آؤں گا اسے۔ سکندر کے منع کرنے پر عنایہ نے مٹھیاں میچے اسے گھورا تھا۔ ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہاری مرضی۔ ویسے بھی اس

Posted On Kitab Nagri

سے بڑھ کر کیا خوشی کی بات ہوگی کہ ہماری بیٹی اپنے گھر میں خوش اور آباد رہے۔ عنایہ جو اختلاف کرنے ہی والی تھی سکندر کی بات پر مگر بابا کے الفاظ پر چپ ہوتی محظ مسکرا دی تھی۔

.....

شگفتہ بیگم اور امجد صاحب کو گیٹ سے روانہ کرتے وہ اندر آئے تو اچانک سکندر نے عنایہ کا ہاتھ پکڑتے اسے روکا تھا۔ شکریہ عنایہ اپنے والدین کے سامنے سچ نہ بولنے کے لیے۔ وہ جو سکندر کے ہاتھ پکڑنے پر غصے سے اسے دیکھ رہی تھی کہ اس کے الفاظ پر اور اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔ کسی خوش فہمی میں مت رہنا سکندر شاہ۔ میں نے صرف اپنے بابا کی وجہ سے جھوٹ بولا۔ کیونکہ میں ان کو پریشان نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن اب آپ اپنی فکر کریں کیونکہ پہلے تو میرے پاس کوئی ٹھیکانہ نہیں تھا جہاں میں جاسکتی یہاں سے نکل کر مگر اب میرے بابا کا گھر ہے www.kitabnagri.com۔

تو بہت جلد میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ سکندر کو غصے سے کہتے اس کا وجود کانپنے لگ گیا تھا۔ تمہارے خوابوں میں تم جاسکتی ہو میری دنیا سے دور۔ میں نے تو تمہیں تب نہیں جانے دیا جب مجھے تم سے محبت نہیں تھی۔ اب تو محبت بھی ہے تم سے تو میری جان میرے جیتے جی تو کبھی تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی۔ ہاں اگر تمہیں اتنا شوق ہے نہ تو دعا کرو میں مرجاؤں پھر ہی یہ ممکن ہے۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ نے اسے دیکھا تھا۔ دل میں اس کے مرنے کی بات ہر ہلچل تو مچی تھی مگر اس نے ڈپٹ پر دل کو بیٹھا دیا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ پہلے ہی سب کچھ اس دل کی کرنی تھی۔ امین! امین! امین! عنایہ کے بار بار آمین کہنے پر سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ واقع اسے خود سے بے حد دور کر چکا تھا۔

ہس ہس کر کرتے ہیں میرے پیار کی توہین!!

میں کہتا ہوں مر جاؤں، وہ کہتے ہیں آمین!!

سکندر کے شعر پڑھنے پر عنایہ نے محظ اسے نفرت سے دیکھا تھا اور وہاں سے پلٹی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچی ہی تھی کہ اس کا سر بڑی طرح چکرایا تھا اور آنکھوں کے سامنے مکمل اندھیرے نے گھر کیا تھا۔ اپنے چکراتے سر کو سمجھالتے اس نے آگے قدم رکھنا چاہا مگر ناکام ہوتی وہیں زمین پر بے ہوش ہوتے گری تھی۔ سکندر جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے بے ہوش ہونے پر بھاگ کر اس کے قریب پہنچا تھا۔ عنایہ! عنایہ! کیا ہوا تمہیں؟؟ آنکھیں کھولو۔

وہ اس کے پاس نیچے بیٹھتا اس کا چہرہ تھپتھپاتا پریشانی سے بولا۔ کوئل بھی اس کی آواز سن بھاگ کر کچن سے آئی تھی۔ کیا ہوا عنایہ جی کو؟؟ وہ بھی ان کی قریب پہنچتی پریشانی سے بولی۔ پتا نہیں اچانک بے ہوش ہو گئی۔ تم ایسا کرو داد کو کال کرو اور اسے کہو ڈاکٹر کو لے کر آئے۔ میں اسے کمرے میں لے کر جاتا ہوں۔ سکندر اس سے کہتا عنایہ کو اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں جاتے ہی اس نے عنایہ کے منہ پر پانی کے چھٹے مارے تھے مگر اسے ہوش نہیں آیا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد داد لیڈی ڈاکٹر لے کر اچکا تھا۔ جواب عنایہ کا چیک اپ کر رہی تھی۔ کیا ہوا ہے اسے ڈاکٹر؟؟ ڈاکٹر چیک اپ کر کے ہٹی تھی کہ سکندر نے جلدی سے آگے ہوتے پریشانی سے پوچھا۔ ارے ارے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے مسٹر سکندر۔ انفیکٹ خوشی کی بات ہے۔ ڈاکٹر کی بات پر سکندر کا دماغ گھوما تھا۔ کیا بکواس ہے یہ میری بیوی بے ہوش پڑی ہے اور اپ کہہ رہی ہیں یہ خوشی کی بات ہے۔ سکندر کے غصے پر ڈاکٹر کو ہسی آئی تھی۔ جی بلکل ان کا بے ہوش ہونا ہی تو خوشی کی دستک ہے۔ مبارک ہو آپ باپ کے رتبے پر فائز ہونے والے ہیں۔

ڈاکٹر کے الفاظ پر سکندر تو ایک دم سٹیچو ہو گیا تھا۔ کیا کہا؟؟ مطلب میں.... میں باپ... اس کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے۔ جی بلکل آپ باپ بننے والے ہیں۔ ڈاکٹر نے اس کی بات مکمل کرتے کہا۔ اوہ تھینک یو سو میچ ڈاکٹر تھینک یو سو میچ۔ وہ خوشی سے پھولے نہی سمارہا تھا۔ اوکے تو میں چلتی ہوں۔ اگلے پانچ منٹ تک انہیں ہوش آجائے گا۔ ڈاکٹر سکندر سے کہتی کمرے سے باہر چلی گئی تھی جبکہ سکندر عنایہ کے پاس بیڈ پر بیٹھتا اس کا ہاتھ تھام کر اس پر بوسا دینے لگا۔ داد اور کوئل بھی ڈاکٹر کے جانے کے بعد کمرے میں آئے تھے۔ کیا ہوا سائیں کیا بتایا ڈاکٹر نے؟؟ داد نے سکندر سے پوچھا جس پر وہ کھڑا ہوتا اس کے قریب آتا اسے کس کر گلے لگا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

داد! داد! میں بہت خوش ہوں۔ بہت ہی زیادہ خوش ہوں میں۔ سکندر اس کے خوشی میں گلے لگتا بولا جبکہ داد کو اس کی خوشی کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ کیا ہوا ہے سائیں مجھے بھی بتائیں نہ۔ داد نے اس کے پیچھے ہٹتے پوچھا جبکہ کوئل کو بھی جاننے کی جلدی تھی۔ تم چاچو بننے والے ہو اور میں باپ بننے والا ہوں۔ سکندر کی بات پر داد کی تو حیرت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں جبکہ کوئل کی بھی یہی حالت تھی۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟ کہہ دیں یہ جھوٹ ہے۔ عنایہ جسے ابھی ہوش آیا تھا سکندر کے الفاظ سن اس کے سر پر تو جیسے پورے گھر کی چھت ہی گر گئی تھی۔ وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھتی بے یقینی سے بولی تھی جبکہ اس کے بولنے پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے www.kitabnagri.com۔

نہیں میری جان یہ بالکل سچ ہے تم اور میں ماں باپ کے رتبے پر فائز ہونے والے ہیں۔ تمہاری اور میری زندگی میں ہماری اولاد آنے والی ہے۔ سکندر اس کے قریب بیٹھتے خوشی سے بولا تھا مگر عنایہ تو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ میں ماں نہیں.... بچہ نہیں... وہ بے ربط بولی تھی۔ سکندر اس کے بے ربط بولنے پر اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ کیا کہہ رہی ہو؟؟ سکندر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے ہلاتے ہوئے کہا۔ نہیں میں ماں نہیں بن سکتی۔ مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے۔ نہیں چاہیے۔ وہ ایک دم غصے سے بولتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟ بند کرو بکواس۔ وہ عنایہ کے الفاظ پر غصے سے بولا تھا۔ داد اور کوئل انہیں اکیلا چھوڑ کر جا چکے تھے۔

—

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں چاہیے یہ بچہ کیوں کہ یہ آپ کا خون ہے اور مجھے جب آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا تو کیوں پالوں اپنی کوکھ میں آپ کی اولاد۔ عنایہ کے الفاظ پر سکندر کا میٹر گھوما تھا اور اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور عنایہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔ خبردار جو تم نے یہ بکواس کی دوبارہ۔ سکندر کے تھپڑ پر وہ بے یقینی سے گال پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی جبکہ اس کے غصے سے کہنے پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

کروں گی میں بار بار کروں گی یہ بات۔ اور صرف کہوں گی نہیں بلکہ اس بچے کو ختم کروں گی نہ صرف بچے کو بلکہ خود بھی ختم کر لوں گی۔ جب میں نہیں رہوں گی تو یہ بچہ بھی نہیں رہے گا۔ وہ پاگلوں کی طرح کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ سکندر کو اس کے ارادے صحیح نہیں لگے تھے اس لیے فوراً اس کے پیچھے بھاگا تھا www.kitabnagri.com۔

.....

وہ اس کے پیچھے ہی تیزی سے نیچے آیا تھا جواب کچن میں گھس گئی تھی۔ عنایہ کو کچن میں جاتا دیکھ سکندر بھاگ کر کچن میں اس کے پیچھے گیا تھا مگر کچن میں داخل ہوتے ہی سامنے کا منظر دیکھ اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔ عنایہ نو! پیچھے کرو اسے یہ لگ جائے گی تمہارے۔ سکندر نے سامنے کا منظر دیکھتے چلاتے ہوئے کہا جہاں وہ اپنے ہاتھ کی نبض پر چھڑی رکھے کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں میں نہیں مانو گی آپ کی بات مجھے مرنا ہے بس میں خود کو سزا دینا چاہتی ہوں آپ سے محبت کرنے کی۔ آج میں خود کو ختم کر کے چھوڑوں گی۔ اپنے ساتھ اس بچے کو بھی لے کر جاؤں گی کیونکہ میں ایک اور عنایہ نہیں لانا چاہتی اس دنیا میں۔ وہ جنونی انداز میں کہتی اپنی نبض پر چھڑی چلا چکی تھی جبکہ سکندر کو لگا وہ چھڑی عنایہ نے اپنی نبض پر نہیں بلکہ اس کے دل پر چلائی تھی۔ نووووو عنایہ!! وہ چیختے ہوئے کہتا اس کے پاس پہنچا تھا جس کی انکھیں بند ہو رہی تھیں۔ عنایہ انکھیں کھولو!! میں تمہیں کہہ رہا ہوں انکھیں کھلی رکھو میں ابھی ہاسپٹل لے کر جاتا ہوں تمہیں۔ وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتا بولتا اسے باہوں میں اٹھا چکا تھا جبکہ اتنی درد کے باوجود عنایہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

داد اور کوئل جو سکندر کی اونچی آواز پر ائے تھے کچن میں اتے ہی سامنے سکندر کی باہوں میں عنایہ کو دیکھ پریشان ہو گئے تھے۔ کیا ہو گیا عنایہ جی کو؟؟ اور ان کی کلائی سے یہ خون کیوں بہہ رہا ہے؟؟ کوئل پریشانی سے سکندر کے پاس آتی بولی۔ اور اپنے دوپٹے کو عنایہ کی کلائی پر رکھتی خون روکنے کی کوشش کرنے لگی۔ داد گاڑی نکالو جلدی۔ سکندر کے کہنے پر داد فوراً باہر کی جانب بھاگا تھا۔ ہا ہا کچھ بھی کر لو میں اب نہیں بچوں گی پر مجھے سکون مل رہا ہے آپ کو یوں بے بس ہو تا دیکھ۔ وہ درد کی وجہ سے بامشکل بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تمہیں یا میرے بچے دونوں میں سے کسی کو کچھ ہوا تو میں قسم کھاتا ہوں عنایہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لوں گا۔ سکندر نے غصے اور شدت سے بھرپور لہجے میں اسے وارنگ دی تھی جواب خون کافی ضائع ہونے کے سبب بے ہوش ہو چکی تھی۔

.....

ڈاکٹر! ڈاکٹر ہاسپٹل میں وہ عنایہ کو لاتے ہی ڈاکٹر کو آوازیں دینے لگا۔ ڈاکٹر صبا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی عنایہ کا چیک اپ کر کے آئی تھیں سکندر کی باہوں میں اس کا بے جان وجود دیکھ حیرت اور پریشانی سے بھاگ کر سکندر کے قریب پہنچی تھیں۔ کیا ہوا مسٹر سکندر انہیں؟ سکندر کے قریب پہنچتے ہی انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔ ابھی آپ پلیرز اس کا ٹریٹمنٹ کریں پہلے ہی کافی خون بہہ گیا ہے۔ سکندر نے ان کے سوال کے جواب میں پریشانی سے کہا۔

جی جی چلیے میرے ساتھ۔ وہ جلدی سے کہتیں سکندر کو ICU روم میں لے گئی۔ سکندر کے عنایہ کو بیڈ پر لٹانے تک ڈاکٹر نرسز کو بلا چکی تھیں۔ آپ اب باہر ویٹ کریں اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ ڈاکٹر منہ پر ماسک پہنتی بولی۔ پلیرز ڈاکٹر میری وائف اور بچے دونوں کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ سکندر کے چہرے پر اس وقت انتہا کی پریشانی تھی۔ انشا اللہ آپ بس دعا کریں باقی اللہ کو جو منظور۔ ڈاکٹر کے کہنے وہ باہر نکلتا باہر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا گیا تھا۔ داد اور کوئل بھی وہاں موجود تھے۔ کوئل کا تورور و کربراہال تھا جبکہ داد سے بھی سکندر کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ سائیں انشا اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

اپ فکر نہ کریں بس دعا کریں۔ داد نے آگے بڑھتے سکندر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دیتے کہا۔ تم سہی تھے داد وہ واقع میری محبت ہے یا شاید اس سے بھی بڑھ کر اور آج یہ احساس مجھے بار بار اور شدت سے ہو رہا ہے۔ وہ اندر موت اور زندگی کے درمیان جھول رہی ہے اور یہاں میرا بس نہیں چل رہا میں خود اس کی ساری تکلیف لے لوں۔ سکندر کے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہنے پر داد نے اسے گلے لگایا تھا۔ اپ لوگ پلینز A + بلڈ گروپ کا رینج کر دیں۔ اچانک انی سی یو کا دروازہ کھولتے نرس نے باہر نکلتے کہا۔ میرا ہے اے پلس بلڈ گروپ میں دیتا ہوں www.kitabnagri.com -

داد جلدی سے نرس کی بات پر بولا جواب اسے خون دینے کے لیے لے گئی تھی۔ سائیں دعا کریں نہ کہ عنایہ جی ٹھیک ہو جائیں کو مل جو وہاں کوریڈور میں رکھی چیئرز میں سے ایک پر بیٹھی تھی سکندر سے روتے ہوئے بولی جس پر سکندر نے آسمان کی طرف منہ کیا تھا۔ یقیناً وہ دل میں اپنے رب سے مخاطب دعا گو تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)



کیسی ہے ڈاکٹر میری وائف؟؟ ڈاکٹر کے ای سی یو سے باہر نکلتے ہی سکندر نے بے تابی سے پوچھا۔ آپ
کی دعائیں قبول ہو گئی ماشاء اللہ ماں اور بچہ دونوں ٹھیک ہیں اور آپ میرے ساتھ ایسے مسٹر سکندر۔
مسکرا کر جواب دیتے آخر میں ڈاکٹر نے سکندر کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔ دیکھیں مسٹر سکندر میں نہیں
جانتی کہ آپ کے کیا فیملی ایشوز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ کی وائف نے اس حالت میں بھی خودکشی

Posted On Kitab Nagri

کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میں آپ کو اتنا بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ اگر اگلی بار ایسا کچھ ہوا تو انی ایم سوری ہم کچھ نہیں کر پائیں گے www.kitabnagri.com -

آپ کے بچے کو بچانا ناممکن ہو جائے گا اور عنایہ کی جان بھی خطرے میں جاسکتی ہے۔ آج بھی ایک معجزاتی طور پر آپ کی بیوی اور بچے کی جان بچی ہے ایک تو وہ پہلے سے اتنی کمزور ہیں دوسرا کم عمری میں پریگنسی میں بھی بہت کمپلیکیشنز ہوتے ہیں اور ان کی عمر بھی ابھی محض 18 سال ہے۔ ابھی میری آپ سے یہی درخواست ہے کہ آپ کے جو بھی فیملی ایشوز ہیں پلیز انہیں سوٹ اوٹ کر لیں۔ کیونکہ گھریلو پریشانیاں ماں کے لیے بھی خطرناک ثابت ہوتی ہے اور بچے کے لیے بھی۔ ایک اور بات آپ کی وائف کی حالت دیکھ اور ان کی خود کشی کی کوشش کو دیکھ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ یہ بچہ نہیں چاہتی اور آپ یقیناً یہ بچہ چاہتے ہیں www.kitabnagri.com -

تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ انہیں اکیلا مت چھوڑیں کیونکہ جس طرح آج انہوں نے اپنی جان لینے کی کوشش کی وہ اگلی مرتبہ بھی ایسا کر سکتی ہیں۔ باقی آپ خود سمجھدار ہیں لیکن پلیز اپنی وائف کو ٹینشن سے دور رکھیے گا اگر آپ کو اپنے بچے اور وائف کی زندگی پیاری ہے۔ سکندر بڑی غور سے ڈاکٹر کی تمام ہدایات اور باتیں سن رہا تھا۔ تھینک یو ڈاکٹر میں دھیان رکھوں گا اور اسے اب اکیلا نہیں چھوڑوں گا اور اس بات کی بھی گارینٹی دیتا ہوں کہ اسے خوش رکھنے کی کوشش کروں گا۔ سکندر نے

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے کہا۔ ویسے مسٹر سکندر اب برانہ مانے تو ایک بات پوچھوں؟؟ ڈاکٹر کے پوچھنے پر سکندر نے ہاں میں سر ہلاتے انہیں بات پوچھنے کی اجازت دی۔

کیا آپ نے اپنی وائف سے ان کی مرضی کے خلاف شادی کی؟؟ یا ان کی مرضی کے خلاف رشتہ قائم کیا؟؟ ڈاکٹر کے سوال پر سکندر نے اسے دیکھا تھا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات؟؟ سکندر نے نہ سمجھی سے پوچھا۔ میرا مطلب ہے کہ زیادہ تر ایسے کیسز میں ہی ایسا ہوتا ہے کہ ماں بچے کو دنیا میں لانے کے لیے راضی نہیں ہوتی جب اس کی شادی اس کی مرضی کے خلاف کی گئی ہو اور اس کا شوہر اس سے زبردستی اپنے حقوق وصول کرتا ہو۔ ڈاکٹر کی بات کا مطلب سن سکندر نے فوراً سر ہلایا۔

نہیں نہیں ایسا بالکل نہیں ہے ان فیکٹ ہم بہت خوش تھے ایک پیپی کیل کی طرح بس یہ پچھلے کچھ دنوں سے ہمارے درمیان کچھ ایشوز ہو گئے ہیں اور اس میں ساری غلطی میری ہی ہے اور اب میں پچھتا رہا ہوں کیونکہ اب وہ مجھے معاف نہیں کر رہی لیکن مجھے امید ہے ایک نہ ایک دن میں اس سے منا ہی لوں گا۔ سکندر نے کھوئے ہوئے لہجے میں بتایا جس پر ڈاکٹر نے امین کہا تھا۔ اور ہاں مسٹر سکندر اب آپ ان پر غصہ مت کریے گا خود کوشی کی کوشش کی وجہ سے -

آپ ان کے ساتھ اچھے سے برتاؤ کریں، ان کے غصے پر بھی ہنس کر بات کو ٹال دیں یہ بھی ان کی کنڈیشن کے لیے بہتر ہے۔ سکندر جو کمرے سے جانے والا تھا ڈاکٹر کے اچانک کہنے پر اس نے پلٹ کر ڈاکٹر کو دیکھا۔ اوکے ڈاکٹر میں غصہ بالکل نہیں کروں گا۔ سکندر نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

ہیں ::::: ::::: ::::: ::::: ::::: ::::: ::::: :::::

اور یہ یہ ساری مشینیں یہ ساری ٹریڈمنٹ نہیں چاہیے مجھے - مرنا ہے مجھے - وہ ایک دم بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتی غصے سے بولتی جنونی انداز میں اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ اور کلانی پر باندھی گئی پٹی کو نوچ کر اتارنے

Page 148

Posted On Kitab Nagri

میں اور رسک نہیں لے سکتا ویسے بھی تمہاری شادی میں کچھ دن ہی رہ گئے ہیں اور کوئل بھی اب زیادہ دیر شہر والے گھر نہیں رہ سکتی اور اس حالت میں میں عنایہ کو اکیلا بالکل نہیں چھوڑ سکتا۔ سکندر کے کہنے پر داد نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔ مگر سائیں دادی کو کیا جواب دیں گے؟؟ داد کے پریشانی سے پوچھنے پر سکندر نے اسے دیکھا۔ کیا جواب دینا ہے میں نے حقیقت ہی بتاؤں گا اور پھر جو دادی سزا سنائیں گی سن لوں گا۔ لیکن اب عنایہ حویلی جائے گی۔

سکندر کے جواب پر داد اثبات میں سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ کوئل ضروری سامان سمیٹنے لگی۔ سکندر نے ایک نظر عنایہ کہ بے ہوش وجود کو دیکھا۔ اس نے خود کہہ کر ڈاکٹر سے عنایہ کو انجیکشن لگوادیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عنایہ کبھی بھی حویلی نہیں جائے گی اس لیے اسے بے ہوش کر کر لے جانا ہی بہتر تھا۔ کوئل کے سارا سامان سمیٹتے ہی سکندر نے اگے بڑھتے عنایہ کے بے ہوش وجود کو اپنی باہوں میں بھرا تھا اور پھر وہ اسی لیے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ کوئل بھی اس کے پیچھے ہی تھی۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اب حویلی جا کر جب دادی کو سب سچ بتائے گا تو دادی کا کیاری ایکشن ہو گا لیکن جو بھی تھا اب وہ اس حقیقت کو مان چکا تھا کہ عنایہ کے بغیر وہ اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی نہیں جی سکتا جینا تو دور وہ اس کے بغیر ایک پل بھی جینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تو اس کی خاطر وہ دادی کی ڈانٹ اور غصہ بھی سہہ لے گا۔ لیکن اسے پتہ تھا دادی اس سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہے گی ویسے بھی عنایہ کو دیکھ ان کا سارا غصہ ختم ہو جائے گا کیونکہ ان کے دل کی مراد جو برائے گی ان کے پوتے کی

Posted On Kitab Nagri

بیوی ان کی پسند کے مطابق ہونے والی تھی۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس بار اسے دادی کی ڈانٹ کی جگہ سخت ناراضگی سہنے کو ملے گی www.kitabnagri.com -

.....

حویلی پہنچتے ہی عنایہ کے وجود کو باہوں میں بھرتے وہ حویلی کے اندر داخل ہوا۔ داد اور کوئل شہر والے گھر پھر سے روانہ ہو چکے تھے کیونکہ وہاں سے عنایہ کے کپڑے اور دوسرا سامان لانا تھا۔ وہ اس کے بے ہوش وجود کو باہوں میں بھرے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب چل پڑا جب کہ بی جان جو گاڑی کی اواز سن کر سے باہر آئی تھیں سکندر کی باہوں میں ایک لڑکی کا وجود دیکھ حیران ہوئی تھیں۔ وہ بھی اپنی چھڑی کی مدد سے چلتی اہستہ اہستہ سیڑھیاں چڑھتی ان کے پیچھے گئی تھیں۔

کمرے میں پہنچتے ہی سکندر نے عنایہ کو بیڈ پر لٹا کر اس پر لحاف اور ہ دیا مگر جیسے ہی پیچھے پلٹا دروازے میں بی جان کو حیران کھڑا دیکھ اسے احساس ہو گیا کہ اب یقیناً اسے بی جان کے سوالوں کا جواب دینا پڑے گا۔ یہ کون ہے شاہو اور تم اسے یوں اپنے کمرے میں کیوں لے کر آئے ہو؟؟ دادی کمرے کے اندر آتیں سکندر سے تشویش زدالہجے میں بولیں۔ دادی یہ میری بیوی ہے۔ سکندر کے جواب پر بی جان نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا تھا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ کل تک تو تم شادی کے لیے راضی

Posted On Kitab Nagri

نہیں تھے اور اب اچانک یہ لڑکی لے کر ائے ہو اور کہہ رہے ہو تمہاری بیوی ہے۔ سچ سچ بتاؤ کون ہے یہ؟؟ بی جان نے اپنے لہجے میں روب لاتے کہا۔

میں سچ کہہ رہا ہوں بی جان یہ میری بیوی ہے عنایہ سکندر شاہ اور ہماری شادی کو چار ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں اور اب تو یہ میرے بچے کی ماں بھی بننے والی ہے۔ سکندر تو بی جان پر حیرتوں کے پہاڑ ہی توڑ رہا تھا۔ واہ بیٹا بڑی جلدی خیال اگیا تمہیں کہ اب اپنی شادی کے بارے میں اپنی بوڑھی دادی کو بھی اطلاع کرنی ہے۔ نہیں نہیں ابھی بھی نہ بتاتے نہ بتاتے ابھی بچہ پیدا ہو جاتا جو ان ہو جاتا اس کی بھی شادی ہو جاتی جب اس کا بھی بچہ ہونے والا ہو تا تب بتاتے مجھے۔ بی جان نے طنز کے تیر ڈبو ڈبو کر سکندر پر وار کیا تھا۔ سوری بی جان میں خود شرمندہ ہوں اپ سے دراصل میں اپ کو بتاتا ہوں اس شادی کی حقیقت کیا ہے www.kitabnagri.com۔

جانتا ہوں اپ غصہ کریں گی لیکن اگر نہ بتایا تو بھی اپ غصہ کریں گی۔ سکندر ان کا ہاتھ تھامتا شرمندگی سے بولا۔ کیا حقیقت ہے اس شادی کی؟؟ بی جان نے جلدی سے پوچھا۔ دراصل بی جان میں.... ابھی سکندر دادی کو ساری حقیقت بتاتا کہ اس سے پہلے ہی اس کے فون پر افس سے کال آنے لگی۔ میں ابھی ایابی جان یہ ایک کال اٹینڈ کر کے پھر اپ کو بتاتا ہوں سب کچھ۔ وہ کال پک کرتا بی جان سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ بی جان سن بیڈ پر لیٹے عنایہ کے وجود کو دیکھنے لگیں ابھی دو منٹ ہی

Posted On Kitab Nagri

گزرے تھے کہ عنایہ کو ہوش آنے لگا دادی جو وہیں کمرے میں صوفے پر بیٹھی تھیں اسے ہوش میں اتا دیکھ جلدی سے اٹھتیں اس کے قریب گئی تھیں - www.kitabnagri.com

ہوش میں اتے ہی عنایہ نے کمرے کو حیران کن نگاہوں سے دیکھا تھا یہ ہاسپٹل کا روم تو نہیں تھا اور نہ ہی ان کے شہر والے گھر کا کوئی بھی روم تھا تو وہ کہاں تھی۔ اس نے حیرت سے نظریں گھماتے دیکھا کہ تبھی اس کی نگاہ دادی پر پڑی اپ کون؟؟ عنایہ نے حیرت سے پوچھا۔ میں سکندر کی بی جان ہوں۔ دادی کے تعارف پر عنایہ نے انکھیں پھاڑے انہیں دیکھا تھا۔ یعنی سکندر اسے حویلی لے آیا تھا۔ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا ہے بچے؟؟ دادی نے اس کی کلائی پر باندھی پٹی کو دیکھ پوچھا۔ جس پر عنایہ تنزیہ مسکرائی تھی۔ خود کشی کی کوشش کی تھی میں نے۔ اس نے بڑے آرام سے جواب دیا جب کہ بی جان حیران ہوتیں اسے دیکھنے لگیں۔ مگر کیوں؟؟ انہوں نے حیرت سے پوچھا۔ کیونکہ مجھے اپ کے پوتے کے ساتھ نہیں رہنا مجھے اس کے ساتھ نہیں زندگی گزارنی اور نہ مجھے اس بچے کو اس دنیا میں لانا ہے۔

www.kitabnagri.com

عنایہ نے بد تمیزی سے جواب دیتے کہا۔ مگر تمہیں کیوں نہیں رہنا سکندر کے ساتھ؟؟ کیا تم دونوں کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی ہے؟؟ بی جان کے پوچھنے پر عنایہ نے انہیں دیکھا یعنی اس شخص نے اپنی دادی کو کوئی حقیقت نہیں بتائی تھی۔ لڑائی؟؟ لڑائی نہیں اپ کے پوتے نے میری زندگی برباد کی ہے پہلے اس نے میری شادی والے دن مجھے بدنام کیا مجھ سے نکاح کیا بدلے میں۔ پھر اس نے میرے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ جھوٹی محبت کا ناک کیا مجھے استعمال کیا مجھ سے کھیلا میرے جذبات سے کھیلا۔ میری پوری دنیا تو اس نے ختم کر دی تھی لیکن اس نے تو میری روح تک چھنی کر دی۔ اپ خود بتائیں کیا ایسے شخص کے ساتھ میں رہنا چاہوں گی جس نے مجھے برباد کیا ہو؟؟ وہ دادی کی طرف دیکھتے غصے سے بول رہی تھی جبکہ بی جان تو اس کی باتوں پر صدمے میں چلی گئی تھیں۔ کیا شاہو نے ایسا کیا؟؟ انہوں نے بے یقینی سے پوچھا جس پر عنایہ کی آنکھوں میں آنسو اگئے اور اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

مجھے صحیح سے پوری بات بتاؤ۔ دادی اس کے پاس بیٹھتی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بولیں جب کہ عنایہ نے انہیں آنسوؤں سے بھری نظروں سے دیکھا تھا اور ان کے سینے سے لگتی رونے لگی پھر اہستہ اہستہ انہیں ساری بات بتانے لگی۔ دادی جیسے جیسے اس کی بات سن رہی تھی انہیں یقین نہیں ا رہا تھا کہ یہ سب سکندر نے کیا ہے وہ سکندر جو شادی کے نام سے دور بھاگتا تھا جو عورت کو دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس نے ایک لڑکی کے ساتھ اتنا برا کیا ہے۔ اچھا میرا بچہ تم چپ کرو میں ہوں نا میں سب دیکھ لوں گی تم پریشان مت ہو۔ دادی اس کے بال سہلاتے ہوئے اسے دلا سے دیتے بولیں۔

جس پر عنایہ اپنے آنسو صاف کرتی پیچھے ہٹی تھی پر بیٹا میری ایک بات ماننا دوبارہ اس بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ ایسا کر کے اللہ کی ناشکری کرو گی۔ تم تو ان خوش قسمت عورتوں میں سے ہو جسے اللہ اولاد کی نعمت سے نواز رہا ہے اگر تم ناشکری کرو گی تو اللہ کو ناراض کرو گی۔ دادی اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھیں اس سے پہلے کی عنایہ کوئی جواب دیتی سکندر کمرے میں داخل ہوا تھا بی جان

Posted On Kitab Nagri

کو عنایہ کے پاس بیٹھا دیکھ اور خود کو گھورتا پا کر سکندر کو احساس ہو گیا تھا یقیناً عنایہ انہیں سب کچھ بتا چکی تھی۔ سکندر کے کمرے میں اتے ہی بی جان عنایہ کے پاس سے اٹھتیں سکندر کی طرف بڑھیں تھیں۔
www.kitabnagri.com

بی جان میں آپ کو سب کچھ بتانے ہی..... چٹاخ! اس سے پہلے کہ سکندر بی جان کو کوئی دلیل دیتا کمرے کی فضا میں زوردار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔ عنایہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئی تھیں سکندر نے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے بی جان کو دیکھا تھا اس کی 29 سالہ زندگی میں آج پہلی بار دادی نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ بی جان! اس نے صدمے سے انہیں پکار رہا تھا۔ مت کہو مجھے بی جان نہیں ہوں میں تمہاری بی جان میں تو اس سکندر کی بی جان تھی جس نے کبھی عورت ذات کو نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہ تھا۔ میں اس سکندر کو نہیں جانتی جس نے ایک عورت کی ذات سے کھلونے کی طرح کھیلا ہے۔ غصے کے سبب دادی کی آواز کانپ رہی تھی جبکہ سکندر شرمندہ سا نظریں جھکا گیا تھا۔

ایم سوری بی جان میں شرمندہ ہوں۔ سکندر نے شرمندگی سے کہا۔ کہانا مت کہو مجھے بی جان اور دفع ہو جاؤ یہاں سے خبردار جو تم مجھے آج کے بعد اس بچی کے پاس بھی نظر آئے۔ بی جان کے الفاظ پر سکندر نے حیرت سے انہیں دیکھا مگر بی جان یہ میرا کمرہ ہے۔ اس نے صدمے سے چور آواز میں کہا۔ تمہارا کمرہ تھا آج کے بعد اس کمرے میں یہ بچی رہے گی اور تم جہاں مرضی رہو مگر مجھے تم اس کمرے کے پاس بھی نظر نہیں آنے چاہیے ہو۔ سنا تم نے؟؟ دادی نے کہتے باقاعدہ اس کا بازو پکڑ کر

Posted On Kitab Nagri

اسے کمرے سے نکالا تھا جبکہ سکندر کو سمجھ ہی نہیں ا رہا تھا کہ آخر یہ ہو کیا رہا ہے اس کی بی جان جو اس پر جان چھڑکتی تھی اس سے اس قدر غصہ ہو چکی ہیں اور وہ عنایہ جو ابھی ائی تھی بی جان کو کیسے اس نے اپنی طرف کر لیا تھا www.kitabnagri.com -

بی جان اسے کمرے سے نکالتے واپس کمرے کی جانب آئیں اور دروازے کے پاس ہی کھڑے ہو کر عنایہ کو دیکھنے لگیں۔ تم آرام کرو بچے اب یہ تمہارے کمرے میں نہیں آئے گا اور اگر یہ کسی طریقے سے آجائے اور تمہیں تنگ کرے تو تم میرے کمرے میں آجانا۔ دادی کہہ کر دروازہ بند کر تیں واپس اپنے کمرے کی جانب چل دیں جب کہ سکندر جو سیڑھیوں کے پاس کھڑا تھا اس کی طرف انہوں نے منہ کرنا بھی گوارا نہ کیا۔ سکندر کو واقعی صحیح سے احساس ہوا تھا کہ اس نے اپنے بدلے اور اپنی انا کے چکر میں اپنے سارے رشتے خود سے ناراض اور دور کر لیے تھے۔

لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری تھی دادی کو تو وہ منا ہی لیتا جبکہ سب سے زیادہ فکر اسے عنایہ کی تھی جو بات بات پر رشتہ ختم کرنے کی بات کرتی تھی۔ اس نازک موڑ پر جب اس کا اور عنایہ کا رشتہ ایک کچے دھاگے کی ڈور کی مانند ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ نے اس بچے کے ذریعے اس کچے دھاگے کو مضبوطی بخشی تھی۔ شاید اتنی مضبوط تو ہو ہی چکی تھی وہ ڈور کہ وہ اپنے رشتے کو بچا سکتا اپنی کی گئی غلطیوں اور نادانیوں کو سدھار سکتا اور اسے پورا یقین تھا کہ ایک نہ ایک دن وہ پھر سے عنایہ کو پہلے جیسی عنایہ بنا ہی لے گا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

رات کے وقت وہ گہری نیند میں ڈوبی ہوئی تھی کہ تبھی کوئی کھڑکی سے اندر آیا تھا۔ اس کے بیڈ کے قریب اتے سکندر نے گہری نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا جو سوتے وقت وہ بہت معصوم لگ رہی تھی۔ سوتے ہوئے کتنی خوبصورت اور معصوم لگتی ہو اور جب جاگ جاتی ہو تو جنگلی بلی بن جاتی ہو۔ اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے سکندر نے ہستہ اواز میں کہا۔ بی جان کے سونے کے بعد وہ عنایہ سے بات کرنے کے لیے یوں چوری چھپے کھڑکی کے ذریعے آیا تھا کیونکہ دروازہ تو عنایہ نے اندر سے لاک کر رکھا تھا اور باقی ڈپلیکیٹ چابیاں دادی کے قبضے میں تھیں۔

داد کو وہ نیچے پہرہ دینے کے لیے کھڑا کر آیا تھا۔ بیڈ پر بیٹھتے اس نے عنایہ کو ہلکے سے ہلاتے اسے جگانے کی کوشش کی مگر اس کی نیند میں کوئی بھی خلل نہ آیا۔ دو تین بار کوشش کرنے کے بعد بھی جب وہ نہ اٹھی تو سکندر کی انکھیں شرارت سے چمکیں اور اس نے اگے ہوتے عنایہ کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔ انداز میں بے حد نرمی تھی۔ عنایہ جو خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی اچانک نیند میں گھٹن ہونے کے سبب اس کی آنکھ کھلی مگر سکندر کو خود پر جھکا اور اپنے ہونٹ اس کی گرفت میں دیکھ اس کی انکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی۔ اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اس نے سکندر کو پیچھے کی طرف دھکا دیتے دور کیا اور خود اٹھ کر بیٹھی تھی۔ کیا کر رہے ہیں آپ یہاں؟؟ دادی! دادی! وہ اس سے پوچھتی دادی کو زور زور سے اوازیں دینے لگی جبکہ سکندر نے جلدی سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

رکھتے اسے چپ کر دیا تھا۔ چپ کر جاؤ پاگل عورت پہلے ہی بہت مشکل سے تم سے بات کرنے کے لیے آیا ہوں۔

سکندر نے اس کے ہونٹوں پر رکھے ہاتھ کو بنا ہٹائے اس سے کہا۔ چیخامت اور نہ شور کرنا میں بس تم سے تھوڑی دیر بات کرنے آیا ہوں اینڈائی پرومس میں کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کروں گا۔ سکندر نے اس سے کہتے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں سے ہٹایا تھا جبکہ عنایہ محض اسے گھور رہی تھی۔ سب سے پہلے تو مجھے یہ بتاؤ میرا بے بی کیسا ہے؟؟ اس نے محبت بھری نگاہوں سے اس کے پیٹ کی جانب دیکھتے کہا۔ پہلے تو عنایہ اس کے یوں بے باک الفاظ اور نگاہوں پر شرم سے پانی پانی ہوئی تھی مگر پھر اچانک ہی وہ مسکرا کر سکندر کو دیکھنے لگی۔ ابھی تو بالکل ٹھیک ہے آپ کا بے بی مگر زیادہ دن رہنے والا نہیں کیونکہ میں بہت جلد اسے ختم کرنے والی ہوں۔

سکندر جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا اس کے الفاظ پر اس کی ساری مسکراہٹ سمٹی تھی اور اگلے ہی لمحے اس نے عنایہ کے بالوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اس کا چہرہ اپنے قریب کیا تھا۔ مجھے مت مجبور کرو عنایہ کہ میں جو اچھا بنا ہوا ہوں اپنی اچھائی کو سائیڈ پر رکھتے ایک بار تمہاری عقل ٹھکانے لگا دوں۔ سکندر کے غصے سے کہنے پر عنایہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ سکندر شاہ کیوں نہیں سمجھ رہے آپ خدا کے لیے مجھے ازاد کر دو۔ آپ کو جب بھی دیکھتی ہوں مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے آپ جیسے شخص سے محبت کی میں نے خود اپنے ہاتھوں سے خود کو برباد

Posted On Kitab Nagri

کیا۔ وہ آنکھوں میں آنسو لیے بے بسی سے روتی ہوئی بولی جبکہ سکندر کی گرفت اس کے بالوں پر ہلکی ہوئی تھی اور اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔

کیا تم مجھے ایک بار آخری بار موقع نہیں دے سکتی؟؟ سکندر نے ایک آس لیے پوچھا جب کہ عنایہ نے نہ سر ہلاتے اس کی آس توڑ دی تھی۔ نہیں میں نہیں دوں گی آپ کو اب کوئی بھی موقع بس مجھے آزاد کر دیں۔ عنایہ کے جواب پر سکندر نے اس کے تھامے ہاتھ چھوڑ دیے تھے اور چہرے پر مایوسی پھیل گئی تھی۔ ٹھیک ہے میں تمہیں چھوڑ دوں گا مگر ایک شرط پر۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ نے اسے دیکھا تھا۔ کیا شرط ہے جو بھی ہو مجھے قبول ہے جلدی سے بتاؤ۔ وہ جلدی سے بولی جب کہ اس کی جلد بازی دیکھ سکندر کے دل کو کچھ ہوا تھا یعنی وہ اس قدر اس سے نفرت کرنے لگ گئی تھی کہ اس سے دور جانے کے لیے وہ کوئی بھی شرط ماننے کو تیار تھی۔ www.kitabnagri.com

میری شرط یہ ہے کہ تم اس بچے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گی تم اس بچے کو اس دنیا میں لاؤ گی اس کے بعد یہ بچہ میرا اور تم اپنے راستے میں تمہیں آزاد کر دوں گا اس رشتے سے۔ سکندر کی شرط سن کر عنایہ نے چند پل اسے خاموش نظروں سے دیکھا تھا پھر ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کرتے جیسے اس نے خود کو نارمل کیا تھا۔ ٹھیک ہے مجھے منظور ہے یہ شرط مگر یاد رکھیے گا بچے کے پیدا ہوتے ہی آپ مجھے آزاد کرو گے اور پھر میرا آپ سے اور اس بچے سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ عنایہ کے مان جانے پر سکندر کے سینے میں درد اٹھا تھا لیکن وہ اس درد کو سہتا مسکرا دیا تھا۔ ٹھیک ہے تو پھر ہماری ڈیل ہوئی لیکن اب تم

Posted On Kitab Nagri

اپنا خیال رکھو گی اور ایک اور بات صبح تم بی جان سے کہہ کر میری اس کمرے میں انٹری کروا دو گی کیونکہ میں خود اپنے بچے اور اس کی ماں کا خیال رکھنا چاہتا ہوں -

سکندر نے اس کے سامنے ہاتھ کرتے کہا جسے عنایہ نے کچھ دیر سوچ کر تھام کر ڈیل ڈن کی تھی جبکہ سکندر دیکھی نظروں سے اپنے ہاتھ میں عنایہ کا ہاتھ دیکھ کر رہ گیا تھا۔ اس کے دل سے دعا نکلی تھی کہ کاش یہ ہاتھ ہمیشہ اس کے ہاتھ میں قید رہے۔ عنایہ کے واپس ہاتھ کھینچ لینے پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا تھا اور بیڈ سے اٹھتا جس رستے سے آیا تھا اسی رستے سے واپس جا چکا تھا جبکہ عنایہ نے اپنی ڈیل کے بارے میں سوچتے نا جانے کس جزبے کے تحت اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔ شاید وہ اپنے اندر پل رہے وجود کو محسوس کرنا چاہتی تھی -

.....

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جیسے ہی نیچے ایاداد ابھی بھی وہیں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ ہو گئی بات اپ کی عنایہ جی سے سائیں؟؟ سکندر کے اتے ہی اس نے پوچھا ہاں ہو گئی تم بتاؤ کسی نے دیکھا تو نہیں؟؟ سکندر کے پوچھنے پر داد کو ہنسی تو بہت ائی یہ سوچ کر کہ کیسے اس کا سائیں جس کے روعب سے سارا افس ڈرتا تھا وہ خود اپنی دادی کے ڈر سے کیسے بھیگی بلی بنا ہوا تھا۔ نہیں سائیں کسی نے نہیں دیکھا۔ داد کے جواب پر سکندر کو تھوڑا سکون ملا تھا -

Posted On Kitab Nagri

ویسے سائیں اپ آج کہاں سو رہے ہیں؟؟ داد نے اچانک اس سے پوچھا۔ کہاں سوؤں گا ظاہر سی بات ہے تمہارے ساتھ سوں گا۔ سکندر کے جواب پر داد کی حالت پتلی ہوئی تھی کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ سکندر کے ساتھ سونا کتنا مشکل ہے۔ کبھی تو وہ یہ سوچ کر ہنس دیتا تھا کہ پتہ نہیں بی بی کیسے سو جاتی ہوں گی آرام سے سکندر سائیں کے ساتھ۔ میرے ساتھ کیوں سائیں؟؟ اور بھی تو حویلی میں اتنے سارے کمرے ہیں اب ان میں سے کسی میں بھی سو جائیں۔ داد نے جلدی سے کہا۔ کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے میرے تمہارے ساتھ سونے پر؟؟ سکندر کے روعب سے کہنے پر داد نے فوراً نہ میں سر ہلایا۔ نہیں نہیں بھلا مجھے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے www.kitabnagri.com۔

داد کے کہنے پر سکندر نے اسے چلنے کا اشارہ کیا۔ کمرے میں پہنچتے ہی داد بیڈ کی ایک سائیڈ پر ہو کر لیٹ گیا جب کہ سکندر دوسری سائیڈ پر۔ داد تو دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ آج سکندر اپنے ہاتھ پاؤں نہ ہی چلائے سوتے ہوئے۔ ابھی اس نے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ سکندر نے پیچھے سے اس پر اپنی ایک ٹانگ اور ایک ہاتھ رکھتے اسے قابو کیا تھا۔ یہ کیا کر رہے ہیں سائیں اپ؟؟ میں ہوں داد عنایہ بی بی نہیں ہوں۔ داد نے گردن پیچھے کرتے کہا۔ جبکہ سکندر کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔ تو کیا ہوا اگر تم داد ہو تو میں بھی جانتا ہوں تم داد ہو مگر تمہیں کیا بتاؤں داد اتنی محبت تو مجھے عنایہ سے نہیں جتنی مجھے تم سے ہے۔ سکندر نے اسے تنگ کرنے کے لیے کہا۔ اچھا نہ پر یہ چیپک کیوں رہے ہیں ساتھ؟؟ داد کو الجھن ہو رہی تھی اس لیے وہ چڑتے ہوئے بولا۔ کیوں نہ چیپکوں؟؟ جس سے محبت

Posted On Kitab Nagri

ہوتی ہے اس کے پاس پاس رہا جاتا ہے۔ اور تمہیں پتہ ہے داد میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کاش تم لڑکی ہوتے تو میں نے تم سے شادی کر لینی تھی۔ میری چھمک چھلو۔ سکندر نے شرارت سے کہتے آخر میں اسے اور تنگ کرنے کے لیے اس کی ناک پکڑ کر کھینچتے اسے چھمک چھلوں کا خطاب دیا تھا۔ جبکہ داد کو تواج سکندر کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

سائیں اپ جائیں اپنے کمرے میں صبح میں اپ کے حصے کی بی جان سے ڈانٹ سن لوں گا پر اپ اپنے کمرے میں جائیں۔ میں عنایہ بی بی نہیں ہوں جو مجھے ایسی نظروں سے دیکھ رہیں ہیں۔ داد تو بیچارہ رونے والا ہو گیا تھا جبکہ اس کی حالت سکندر کو مزہ دے رہی تھی۔ اوہو جانے من شرما کیوں رہے ہو میری جانب دیکھو نام نہ کیوں پھیر رہے ہو۔ سکندر اس کے منہ کو پکڑتا باقاعدہ اپنی طرف کر رہا تھا جبکہ داد فوراً اس کی گرفت سے نکلتا بیڈ سے نیچے اتر تھا۔ نہیں میں نہیں رہ رہا یہاں پہ۔ اپ سو جاؤ یہاں میں کسی اور کمرے میں سو جاتا ہوں۔ میں نہیں اپ کے ساتھ سو رہا بھائی۔ مجھے تو میری عزت ہی خطرے میں لگ رہی ہے خبردار جو میری طرف اپ نے دیکھا بھی تو۔ میں اپنی کوتاہی کی امانت ہوں اور میں اپنی عزت پر انچ نہیں آنے دوں گا۔

داد بھی سکندر کی شرارت سمجھ چکا تھا اس لیے وہ بھی اب باقاعدہ سینے پر دونوں ہاتھ لپیٹتے نالک کرتے بولا۔ داد کے دور جاتے ہی سکندر بھی بیڈ سے اتر کر داد کے قریب جانے لگا۔ شرما کیوں رہے ہو جان من۔ داد کے پاس جاتے اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ کر اس کی کمر کے گرد بازو حل کرتے

Posted On Kitab Nagri

سکندر نے ٹھہر کی پن کی حد کرتے کہا۔ جب کہ داد کا چہرہ ہسی ضبط کرنے کے چکرمی سرخ ہو چکا تھا۔ کوئی دیکھ لے گا۔ داد نے لڑکیوں کی طرح ناٹک کرتے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔ کوئی نہیں دیکھے گا۔ سکندر نے اسے کہا۔ میں اپنی کوئل کو کیا جواب دوں گا؟؟ داد اس کے کندھے پر سر رکھتا آہیں بھرتا بولا۔ پتہ ہی نہیں چلے گا اسے کچھ۔ اب تو سکندر کی بھی ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں رنگت لال پڑ چکی تھی۔ اور آخر ان دونوں کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور پورا کمرہ ان کے قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔ پاگلوں کی طرح ہنستے وہ دونوں بیڈ پر گرے تھے اور پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہنستے ہی چلے گئے۔ ان دونوں کے یہی کام تھے رشتہ تو ان کا ایک نوکر اور مالک کا تھا مگر ان کی دوستی بے مثال تھی اور ایسے ہی الٹی سیدھی حرکتیں کرتے وہ اس بات کی نشانی دیتے تھے۔

.....

Kitab Nagri

اسلام علیکم!
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

سکندر کے کہے کے مطابق عنایہ اب اپنے آپ کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتی تھی۔ کمرے میں انٹری والی بات تو اس نے نہیں مانی تھی مگر دادی سے اتنا ضرور کہہ دیا تھا کہ سکندر اس کے اس پاس رہ سکتا ہے سوائے کمرے کے۔ جس پر سکندر نے اسے گھور کر دیکھا تھا کہ کیسے وہ ڈیل میں رد و بدل کر رہی تھی۔ ابھی بھی وہ اپنے ہاتھوں سے عنایہ کے لیے فروٹ سائلٹ بنا کر لایا تھا اور اس کے ہاتھ میں تھماتے وہ کچن سے فریش جوس لینے چلا گیا۔

وہ یوں ہی اس کی کیئر کرتا تھا اس کی ایک ایک کھانے کی چیز کا خیال رکھتا تھا۔ وہ جوس لے کر واپس آیا تو عنایہ کے ساتھ صوفے پر بی بی جان کو بیٹھے پایا۔ ہاں تو سکندر مجھے تم سے بات کرنی تھی۔ بی بی جان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ جی بی جان حکم کریں! سکندر کی عنایہ کے لیے کیئر دیکھ بی جان بھی اس کے لیے

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی نرمی لے آئی تھیں لیکن مکمل طور پر انہوں نے اسے معاف نہیں کیا تھا۔ اج شام کو تم عنایہ کو اس کے ماں باپ کے گھر لے کر جاؤ گے۔ ساتھ میں مٹھائیاں اور تحفے لیتے جانا خرا نہیں خوشخبری بھی تو سنائی ہے۔ www.kitabnagri.com -

اور ایک اور بات دھیان سے سن لو خبردار جو تم نے فوراً اسے واپس لے کر انے کا سوچا تو۔ یہ وہاں تین چار دن رہ کر ائے گی آخر اس کے باپ کا گھر ہے اور چار پانچ ماہ سے اپنے ماں باپ سے دور ہے تو تین چار دن اسے ان کے پاس چھوڑنا۔ بی جان کی بات پر سکندر نے حیرت سے عنایہ کو دیکھا جو فروٹ سائلٹ کھاتے ہوئے ایسے بنی ہوئی تھی جیسے اس کے علاوہ یہاں کوئی ہو ہی نہ۔ یقیناً یہ بات اس نے ہی دادی سے کہی تھی۔ مگر بی جان تین چار دن کیوں؟؟ میں ملو کر واپس لے آؤں گا۔ سکندر کے کہنے پر بی جان نے اسے گھورا تھا۔ کہا نہ وہ وہاں رہے گی۔

سنائی نہیں دیا تمہیں؟؟ بی جان کے غصے سے کہنے پر سکندر نے فوراً ہا میں سر ہلایا۔ ٹھیک ہے تو پھر میں بھی وہاں ہی رہوں گا جتنے دن یہ وہاں رہے گی۔ سکندر کی بات پر بی جان نے پاؤں میں پہنی چپل اتاری تھی۔ بتاؤں تجھے تو وہاں رہے گا کہ نہیں۔ خبردار جو تو نے وہاں رہنے کا سوچا بھی تو۔ بچی کو وہاں چھوڑ کر تو خود واپس آئے گا۔ مگر دادی اس کے ڈائیٹ پلان میں کوتاہی ہو جائے گی۔ سکندر نے بی جان کی بات پر جلدی سے بہانہ گھڑتے کہا۔ تو مجھے زیادہ نہ سکھا۔ جس کے پاس چھوٹے نے جارہا ہے نا وہ ماں باپ ہیں اس کے۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں زیادہ پتہ ہے اپنی بیٹی کا خیال کیسے رکھنا ہے اور اس کی ماں کو تجھ سے زیادہ اس کی فکر ہوگی وہ خود خیال رکھ لے گی اس کا۔ سناتم نے؟؟ بی جان کے روعب سے پوچھنے پر سکندر نے نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں میں گردن ہلا دی تھی۔ اب وہ کیا ہی کر سکتا تھا جب اس کی دادی نے حکم دے دیا تھا۔

.....

و بس تھوڑی دیر میں ہی نکلنے والے تھے کومل سے کہہ کر دادی نے عنایہ کا تین چار دن کے لیے سامان پیک کروا دیا تھا اور ابھی کومل وہ سامان لیے لاؤنچ میں صوفے پر بیٹھی عنایہ کے پاس آئی اور سامان والا بیگ اس کے پاس رکھ کر واپس جانے لگی تو عنایہ نے اسے اواز دے کر روکا تھا۔ میری بات سنو کومل! عنایہ کے روکنے پر وہ رک گئی تھی۔ میں تین چار دن سے دیکھ رہی ہوں تم مجھ سے بات نہیں کرتی۔ کیا مجھے وجہ بتاؤ گی؟؟ عنایہ نے سر جھکائے کھڑی کومل سے پوچھا۔

میں یہاں کام کرنے آتی ہوں عنایہ بی بی تو اپنا کام کرتی ہوں۔ مجھے کام کی تنخواہ ملتی ہے بات کرنے کی نہیں۔ اگر آپ کو کوئی اور کام ہو تو مجھے بتائیے گا۔ کومل کی بات پر عنایہ نے اسے دیکھا تم نے ابھی مجھے کیا کہا؟؟ عنایہ بی بی؟؟ میں نے تمہیں منع کیا ہے نہ مجھے بی بی کہنے سے۔ عنایہ کے کہنے پر کومل نے اس کی جانب شکایتی نظروں سے دیکھا۔ کیونکہ آپ میری مالکن ہیں اور مالکوں سے تمیز سے پیش آیا جاتا ہے۔ کومل کے جواب پر عنایہ نے اس کے قریب جاتے اس کا بازو تھامنا تھا۔ مگر ہم تو دوست ہیں نا؟؟ عنایہ کے کہنے پر کومل ہلکے سے ہنسی تھی۔ نہیں عنایہ بی بی آپ نے مجھے کبھی دوست سمجھا ہی نہیں

Posted On Kitab Nagri

اگر دوست سمجھتیں تو خود کشی کرتے ہوئے دھیان رکھتی کہ آپ کو تکلیف پہنچنے سے آپ کی دوست کو بھی تکلیف ہوگی www.kitabnagri.com -

مجھے پتہ ہے کہ وہ وقت مجھ پر کس طرح سے قیامت کی طرح گزرا ہے۔ میں، سکندر سائیں، داد ہم تینوں کی جان بنی ہوئی تھی آپ کی حالت پر۔ لیکن آپ کو تو پرواہ ہی نہیں تھی میں جانتی ہوں سکندر سائیں نے غلط کیا آپ کے ساتھ لیکن اس سب میں میرا کیا قصور تھا انہیں تکلیف دینے کے چکر میں آپ مجھے بھی تکلیف دے رہی تھیں۔ بات کرتے ہوئے کوئل کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ جبکہ عنایہ کو بھی شرمندگی نے گھیرا تھا۔ واقعی اس نے خود کشی کے وقت نہیں سوچا کہ اس سے محبت کرنے والے بھی تو ہیں جنہیں اس کی اس حرکت پر تکلیف ہوگی۔ نہ کوئل کے بارے میں سوچا نہ امی اور ابو کے بارے میں۔ سوری کوئل میں مانتی ہوں میں نے غلط کیا لیکن آج کے بعد میں ایسا کبھی نہیں کروں گی پلیز مجھے معاف کر دو۔

عنایہ کے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے پر کوئل نے جلدی سے اس کے ہاتھ تھامے تھے۔ ایسے نہ کہیں عنایہ جی۔ کوئل نے جلدی سے اسے منع کیا۔ تو تم نے مجھے معاف کر دیا؟؟ عنایہ نے اس کی طرف دیکھ کے کہا۔ جی میں نے معاف کر دیا کوئل کے ہنس کر کہنے پر عنایہ کو سکون ملا تھا۔ چلو آج تو میں جا رہی ہوں تین چار دن بعد واپس آؤں گی پھر ملاقات ہوگی تم سے۔ عنایہ کی بات پر کوئل ہسی تھی۔ نہیں میں بھی

Posted On Kitab Nagri

جار ہی ہوں آج تو چار دن بعد ہماری ملاقات نہیں ہوگی کیونکہ میں واپس نہیں آرہی۔ کوئل کے کہنے پر عنایہ کو حیرت ہوئی تھی www.kitabnagri.com -

کیوں تم واپس کیوں نہیں آرہی؟؟ اس نے پریشانی سے پوچھا میری شادی میں کچھ ہی دن رہ گئے ہیں نا اس لیے اب میں گھر رہوں گی۔ اماں کہتی ہیں جو لڑکی شادی سے پہلے گھر سے نکلنا بند کر دے اس لڑکی پر شادی کے دن بہت روپ اتا ہے۔ کوئل کے جواب پر عنایہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ چلو بہت بہت مبارک ہو تمہیں تمہاری شادی کی۔ اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے محبت سے کہا۔ پتہ ہے ہماری شادی کا سارا انتظام سکندر سائیں کروارہے ہیں بارات ولیمہ مہندی سب کچھ وہ خود ہی کروارہے ہیں۔ سکندر کے ذکر پر عنایہ کے چہرے پر ائی مسکراہٹ ختم ہوئی تھی۔ چلو تم خوش رہو اور اللہ تمہیں ڈھیر ساری خوشیوں سے نوازے۔

عنایہ کی دعا دینے پر کوئل نے امین کہا تھا۔ تبھی ملازم باہر سے سکندر کا پیغام لے کر اچکا تھا اور کوئل عنایہ کا بیگ اٹھاتی اس کے ساتھ باہر کی جانب چل پڑی کیونکہ اب عنایہ کو اپنے گھر جانا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

پورے راستے سکندر نے عنایہ سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن عنایہ بھی منہ پر نولفٹ کا بورڈ لگائے بیٹھی رہی۔ اللہ اللہ کرتے ہیں سفر ختم ہوا تھا۔ وہ آج پانچ ماہ بعد اپنے گھر کے سامنے پھر سے کھڑی تھی وہ گھر جس میں اس کا بچپن گزرا تھا، جہاں اس نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تھا، جہاں ہمیشہ اس کی ماں اس کا انتظار کرتی تھی۔ لیکن آج ماں کے ساتھ اس کا باپ بھی اس کا انتظار کر رہا تھا یہ احساس ہی اس کے اندر عجیب سی خوشی پیدا کر رہا تھا۔

بنا سکندر کے ساتھ آنے کا انتظار کیے وہ گاڑی سے نکلتی بھاگنے کے انداز میں اندر کی جانب بڑھی تھی۔ جبکہ اس کے بھاگنے پر سکندر کا سانس سوکھا تھا۔ عنایہ آرام سے جاؤ گر جاؤ گی۔ اس نے پیچھے سے ہی اسے اواز دیتے کہا جس پر عنایہ نے بھی فوراً بھاگنا بند کر دیا مگر چلنے کی رفتار اس کی تیز ہی تھی۔ سکندر گاڑی کی ڈگی سے مٹھائی کا ٹوکرا اور ساتھ موجود گفٹ اٹھاتا خود بھی اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اندر جاتے ہی اسے سامنے شگفتہ بیگم اور امجد صاحب نظر آئے جو عنایہ سے مل رہے تھے۔

وہاں پڑے ٹیبل پر سارا سامان رکھتا وہ سیدھا ہوا تو اسے دیکھتے امجد صاحب اس کی جانب آئے اور اس سے بغل گیر ہوئے تھے۔ کیسے ہو بر خودار؟؟ انہوں نے خوش دلی سے سکندر سے پوچھا۔ جس کا جواب سکندر نے بھی خوش دلی سے دیا تھا۔ اسے آج امجد صاحب پہلے سے کافی بہتر لگے تھے شاید اس دن عنایہ سے ملنے کے بعد ان کی حالت میں کافی بہتری آئی تھی۔ شگفتہ بیگم سے بھی ملتے وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ ارے بیٹا یہ مٹھائی اور تحفوں کی کیا ضرورت تھی۔ سکندر کے وہاں رکھے مٹھائی اور تحفے کو

Posted On Kitab Nagri

دیکھ شگفتہ بیگم نے کہا۔ ضرورت تو تھی انٹی اب خوشی کی خبر بنا مٹھائی اور تحفوں کے دیتا میں اچھا تھوڑی لگتا www.kitabnagri.com -

سکندر کے کہنے پر شگفتہ بیگم اور امجد صاحب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتے پھر سکندر کی جانب دیکھا تھا۔ کون سی خوشی کی خبر بیٹا؟؟ امجد صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ یہی کہ بہت جلد اپنا بننے والے ہیں۔ سکندر کے جواب پر شگفتہ بیگم اور امجد صاحب کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا تھا شگفتہ بیگم تو فوراً اٹھتی عنایہ کے پاس ایس جو شرمائی سی وہاں بیٹھی تھی۔ وہ اس کی بلائیں لیتیں اس کے ماتھے پر پیار کرنے لگیں۔ امجد صاحب بھی فوراً اٹھتے عنایہ کے قریب گئے اور جیب سے ہزار ہزار کے چند نوٹ نکال کر فوراً اس کا صدقہ نکالا تھا اور پھر سکندر کے پاس اتے اس کے گلے ملتے اسے بھی مبارکباد دی تھی www.kitabnagri.com -

شگفتہ بیگم بھی سکندر کو پیار کرتیں واپس عنایہ کے پاس بیٹھتیں اسے ہدایات دینے لگیں۔ جس پر عنایہ نے معصوم شکل بنا کر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔ سکندر بیٹا اب تو کچھ دن عنایہ کو یہاں چھوڑ جاو۔ شگفتہ بیگم نے بڑی آس سے کہا۔ جی جی انٹی عنایہ کو یہی یہاں چھوڑنے آیا تھا۔ دراصل دادی کا حکم تھا کہ عنایہ کو تین چار دن کے لیے اپ لوگوں کے پاس چھوڑاؤ تا کہ وہ اپ لوگوں کے ساتھ کچھ دن رہ سکے۔ سکندر کے جواب پر امجد صاحب اور شگفتہ بیگم دونوں کو بہت خوشی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تین چار گھنٹے وہاں ان کے ساتھ گزارتے کھانا کھانے کے بعد سکندر واپس حویلی کے لیے روانہ ہو چکا تھا۔ اس کا دل تو نہیں تھا واپس آنے کا لیکن دادی کا ڈر بھی تھا۔ ان سے پہلے وہ عنایہ کو ہدایات کرنا نہیں بولا تھا جبکہ شگفتہ بیگم نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ عنایہ کا اچھے سے خیال رکھ لیں گی۔

.....

عنایہ چلو جلدی سے یہ کھالو پھر میں تمہیں دودھ کا گلاس بھی دیتی ہوں وہ بھی پینا ہے تم بے۔ شگفتہ بیگم اس کے پاس آتیں دیسی گھی میں بنیں سوئیاں لے کر آتی بولیں جبکہ عنایہ نے ان کے ہاتھ میں موجود سوئیاں دیکھ عجیب و غریب منہ بنائے تھے۔ مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔ ابھی ایک گھنٹے پہلے ہی آپ نے مجھے فروٹس کھیلانے ہیں اور اب آپ یہ لے آئی ہیں۔ مجھے نہیں کھانا کچھ بھی خاص کر یہ دیسی گھی میں بنی چیزیں۔ دیکھ کر ہی دل بھاری ہونے لگتا ہے۔

عنایہ کے منہ بنا کر کہنے پر شگفتہ بیگم نے اسے گھورا تھا۔ چپ چاپ کھاؤ یہ سب تمہارے لیے اچھا ہے اس حالت میں۔ اگر کچھ کھاو گی تو ہی جان بنے گی اور تب ہی بچہ صحت مند ہو گا اور دلیوری کے وقت کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔ شگفتہ بیگم اسے جھڑکتے ہوئے آخر میں سمجھانے لگیں مگر عنایہ نے ان کی نصیحت پر کان بھی نہیں دھرے تھے۔ ہاں مطلب مجھے کھا کھلا کر موٹا کر دیں۔ بس مجھے نہیں کھانا۔ وہ منہ پھلا کر کہتی صوفے سے اٹھ کر تیز قدموں سے چلتی امجد صاحب اور شگفتہ بیگم کے کمرے کی جانب

Posted On Kitab Nagri

بڑھ گئی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سامنے بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کر لیٹے اپنے بابا کو دیکھا اور معصوم منہ بنا کر ان کی طرف دیکھتی وہ ان کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھ کر ان کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔ جبکہ امجد صاحب نے بھی اس کی گرد باہیں پھیلائی تھیں۔ کیا ہوا ہے میری گڑیا کو اتنی اداس کیوں ہے کسی نے کچھ کہا ہے؟؟ وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے پیار سے اس کے ناراضگی کی وجہ پوچھنے لگے۔ بس بابا آپ کی جو یہ بیوی ہے نا اس نے مجھے بہت تنگ کر رکھا ہے ہر وقت کچھ نہ کچھ کھلاتی رہتی ہیں۔ اب میں اور کتنا کھاؤں ایک گھنٹہ پہلے انہوں نے مجھے فروٹ سائیکٹ دیا ہے اور اب سوئیاں اٹھالائی ہیں وہ بھی دیسی گھی میں بنیں۔ مجھے نہیں کھانی دیکھتے ہی دل متلی ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ ہے کہ مانتی ہی نہیں ہر وقت کچھ نہ کچھ کھلاتی رہتی ہیں www.kitabnagri.com -

عنا یہ نے جلدی سے ان کے سینے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھتے اپنا دکھ بیان کیا تب تک شگفتہ بیگم بھی کمرے میں اچکی تھیں۔ کیا مسئلہ ہے بیگم کیوں آپ میری بیٹی کو تنگ کر رہی ہیں؟؟ جب وہ کہہ رہی ہے اسے نہیں کھانا تو کیوں زبردستی کھلانے کی کوشش کر رہی ہیں؟؟ امجد صاحب نے عنا یہ کو خوش کرنے کے لیے شگفتہ بیگم سے روعب بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بھلائی کے لیے ہی دے رہی ہوں۔ کچھ کھائے گی تو ہی جان بنے گی دیکھیں ذرا اس کو کیسے سوکھی تیلی کی طرح ہے خود میں تو طاقت ہے نہیں اپنے اندر پل رہی جان کو کیا طاقت دے گی -

Posted On Kitab Nagri

اسی لیے یہ سب کچھ اسے دے رہی ہوں تاکہ یہ کھا کر اس کی صحت اچھی ہو۔ شگفتہ بیگم عنایہ کو گوریوں سے نوازتی امجد صاحب سے بولی جب کہ ان کے گوریوں پر عنایہ مسکرا کر واپس امجد صاحب کے سینے پر سر رکھ گئی۔ ہاں یہ بات تو ہے عنایہ بیٹا یہ سب کچھ آپ کے لیے اچھا ہے آپ کو کھانا چاہیے تاکہ آپ میں طاقت اسکے۔ اپنے ابا کے ایک دم سے پلٹنے پر عنایہ نے جلدی سے اٹھ کر بیٹھتے انہیں دیکھا تھا www.kitabnagri.com -

نہیں مجھے نہیں کھانا کتنا کھاؤں میں نہیں دل کر رہا تو کیسے کھاؤں الٹی اجائے گی پھر مجھے۔ عنایہ نے چڑتے ہوئے کہا اچھا چلو ٹھیک ہے ابھی نہ کھاؤ تھوڑی دیر بعد کھالینا پر بیٹا کھالینا۔ شگفتہ بیگم اس کے پاس اتیں اس کے سر پر پیار کرتی بولیں۔ اوکے ٹھیک ہے پر پلینز ابھی مجھے نہ دیں میرا اسے دیکھ کر دل متلی ہو رہا ہے۔ وہ ان کے ہاتھ میں پکڑی سوئیوں کو دیکھ کر بولی جس پر بابا اور شگفتہ بیگم دونوں ہی مسکرا دیے تھے۔ سچ میں اتنا تو مجھے سکندر بھی نہیں کھیلاتے تھے جتنا آپ لوگ کھلا رہے ہیں ابھی ایک دن بھی پورا نہیں ہوا مجھے یہاں رہتے اور اماں نے کھلا کھلا کر میرا حال برا کر دیا ہے مجھے لگتا ہے چار دن بعد میں آپ کو یہ والی عنایہ بالکل بھی نظر نہیں آؤں گی بلکہ ایک موٹی عنایہ آپ کو نظر آئے گی۔ وہ منہ بسور کر ابا سے بولی جس پر امجد صاحب کا جاندار قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔ کوئی نہیں اگر موٹی بھی ہو جاؤ گی تو مجھے یقین ہے کہ میری بیٹی موٹی ہو کر بھی پیاری لگے گی۔ وہ پیار سے اس کا چہرہ ہاتھوں

Posted On Kitab Nagri

میں تھامے بولے تھے جس پر عنایہ بھی مسکرائی تھی جبکہ ان دونوں کا پیار دیکھتے شگفتہ بیگم نے ان دونوں کی نظروں ہی نظروں نظر اتاری تھی -

.....

بی جان کے پاس آج پھر زلیخہ انٹی کچھ لڑکیوں کی تصویریں لے کر پہنچی ہوئی تھیں جبکہ بی جان نے ان تصویروں میں سے کسی ایک تصویر کو بھی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ بھی زلیخہ تم ایسا کرو اب اپنی یہ تصویریں اپنے پاس ہی رکھو مجھے نہیں دیکھنی۔ بی جان کے کہنے پر زلیخہ نے حیرت سے انہیں دیکھا مگر کیوں اماں جی سب سے اچھی لڑکیاں لائی ہوں اتنی پیاری سو گھڑ اور تعلیم یافتہ ہیں۔

زلیخانے جلدی سے اپنے لائے ہوئے رشتوں کی تعریف کرتے جیسے انہیں قائل کرنا چاہا۔ نہیں نہیں اس سب کی اب ضرورت نہیں ویسے بھی میرے سکندر کے لیے جو لڑکی بنی تھی وہ اسے مل چکی ہے۔ اور وہ بے حد خوبصورت سو گھڑ اور اچھے اخلاق والی ہے۔ انشاء اللہ جلدی ہی میں اس کا ولیمہ کرنے والی ہوں۔ بی جان کے جواب پر زلیخہ انتی نے حیرت سے پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔ سکندر بیٹے کی شادی ہو گئی ہے کیا؟؟ مطلب لگتا ہے سکندر بیٹے نے اپنی پسند سے خود ہی شادی کر لی ہے۔

زلیخہ انٹی کے پوچھنے پر بی جان نے مسکراتے ہوئے نہ میں سر ہلایا نہیں نہیں لڑکی اس کی پسند کی تھی لیکن شادی میں بھی شامل تھی۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی ہوئی ہے۔ بی جان نے جلدی سے سکندر کے کرتوتوں پر پردہ ڈالا تھا۔ اب وہ گھر کا معاملہ باہر والوں سے تو نہیں کہہ سکتیں تھیں۔ اچھا اچھا ماشاء اللہ

Posted On Kitab Nagri

ماشاء اللہ کہاں ہیں آپ کی بہو مجھے بھی دکھائیں نا۔ بھی زلیخہ ابھی تو تم میری بہو نہیں دیکھ سکتی کیونکہ وہ اپنے مانگے گئی ہوئی ہے پر ہاں ایک دو ہفتوں تک جب ولیمہ ہو گا تب دیکھ لینا میری بہو کو۔

دادی کے کہنے پر زلیخہ فوراً دانت دکھاتی ہاں میں سر ہلا گئی۔ ٹھیک ہے اماں جی میں ضرور اوں گی ولیمے پر چلیں ابھی مجھے اجازت دیں زلیخہ خوشی سے انہیں کہتی اپنا بیگ اٹھا کر جانے لگی مگر بی جان نے اسے روک لیا۔ ارے نہیں نہیں رکو تم ایسے کیسے جا رہی ہو۔ میں نے باورچی سے کہا ہوا ہے وہ کھانا بنا رہا ہے کھانا کھا کر جانا۔ بی جان کے کہتے ہی زلیخہ فوراً بیٹھ گئی اب یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ رشتہ کروانے والیاں کھانے کی دیوانی ہوتی ہیں۔

.....

یار بس کر دینا بی جان مان جائیں اور کتنا آپ نے مجھ سے ناراض رہنا ہے۔ سکندر اس وقت بی جان کے کمرے میں موجود ان کے پاس بیڈ پر بیٹھا انہیں منانے کی کوشش کر رہا تھا مگر بی جان تو اس کی جانب منہ بھی نہیں کر رہی تھیں۔ میں نے کہا نا مجھے تم سے بات نہیں کرنی مجھے سچ میں تم نے اس لڑکی کے سامنے بے حد شرمندہ کیا ہے۔ جانتے ہو مجھے اپنی تربیت پر کتنی شرمندگی ہوئی کہ نہ جانے کہاں کو تا ہی رہ گئی تھی میری تربیت میں جو تم نے ایسا کیا اس لڑکی کے ساتھ۔

غصے سے کہتے بی جان کی آنکھوں میں آنسو اگلے تھے۔ جبکہ سکندر ان کے آنسو دیکھ کر ان کے ہاتھ تھام چکا تھا۔ آئی پروممس دادی میں ہر چیز ٹھیک کر دوں گا میں عنایہ کو بھی منالوں گا لیکن آپ پلیز

Posted On Kitab Nagri

میرے سے ناراض مت ہو میں پہلے ہی عنایہ کی ناراضگی جھیل رہا ہوں ایسے میں آپ بھی اگر یوں مجھ سے ناراض رہیں گی تو میں کیا کروں گا۔ مجھے اس وقت آپ کی ضرورت ہے میں چاہتا ہوں آپ میری مدد کرو عنایہ کو منانے میں کیونکہ میں واقع اپنے کیے پر شرمندہ ہوں۔

سکندر ان کا ہاتھ تھامے بول رہا تھا جب کہ بی بی جان اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ بتائیں نا کر دیا آپ نے مجھے معاف؟؟ ان کے اپنی طرف دیکھنے پر سکندر نے آنکھوں میں آنسو لیے ان سے پوچھا تھا جس پر بی بی جان مسکرا دی تھیں۔ ہاں میں نے کر دیا تمہیں معاف لیکن مجھ سے کسی بھی اور کام کی امید مت رکھنا کہ میں تمہاری خاطر عنایہ سے بات کروں گی تمہیں معاف کرنے کی کیونکہ ایسا میں بالکل نہیں کرنے والی لیکن ہاں ایک کام میں کر سکتی ہوں۔ بی بی جان کے پہلے انکار پر سکندر کا منہ اترتا تھا مگر آخر میں ان کے ایک کام کرنے کا سن اس کے چہرے پر امید جاگی تھی۔

کیا کر سکتی ہیں؟؟ اس نے جلدی سے پوچھا داد اور کومل کے ولیمے کے ساتھ تمہارا اور عنایہ کا ولیمہ کرنے کا سوچا ہے میں نے۔ بی بی جان کی بات پر سکندر کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا۔ واو بی جان یو آر دا بیسٹ بی جان ان دس ورلڈ۔ سکندر خوشی سے ان کے گلے لگتا بولا تھا جس پر وہ مسکرا پڑیں۔ بس آپ نے ایک اور کام کرنا ہے عنایہ کو ولیمے کے لیے راضی کرنا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں وہ ولیمے کے لیے راضی نہیں ہوگی۔ سکندر کے کہنے پر بی بی جان نے اوکے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ ایک بار پھر خوشی سے

Posted On Kitab Nagri

اگے بڑھتا بی جان کے گال چوم گیا جس پر وہ کھکھلا کر ہنسی تھیں۔ اچھا بس ٹھیک ہے اب میری عنایہ سے بات کرو اوکل کی گئی ہوئی ہے میں نے بات نہیں کی اس سے کل کی -

بی جان کے کہنے پر اس نے جلدی سے پاکٹ سے فون نکالتے عنایہ کا نمبر ملا کر انہیں دیا تھا جو تھوڑی دیر بعد اٹھالیا گیا تھا۔ فون پک ہونے پر اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ رات اس نے بہت کالز کی تھی مگر عنایہ نے کال نہیں اٹھائی تھی مگر اب فون کرنے پر اس کے کال اٹھالینے پر سکندر کو حیرت ہوئی تھی

- www.kitabnagri.com

لیکن پھر یہ سوچ کر ہنس دیا کہ ضرور امجد صاحب یاں شگفتہ بیگم میں سے کوئی اس کے پاس ہو گا اور بالکل ایسا ہی تھا وہ واقعی اس وقت شگفتہ بیگم اور امجد صاحب کے ساتھ بیٹھی تھی اس لیے ان کے سامنے دکھاوے کے لیے اس نے فون اٹھالیا تھا مگر دوسری جانب سے دادی کی آواز سن اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور وہ خوشی خوشی ان سے باتیں کرنے لگی۔

www.kitabnagri.com

امی بس بھی کر دیں اور آپ نے کتنی شاپنگ کرنی ہے۔ میں آپ سے کب سے کہہ رہی ہوں کہ مت لیں بچوں والے کپڑے ابھی بہت ٹائم ہے۔ عنایہ کو اج شگفتہ بیگم اپنے ساتھ شاپنگ پر لے آئی تھیں مگر وہاں مال میں جاتے ہی انہوں نے اپنے لیے عنایہ کے لیے اور امجد صاحب کے لیے تو چند ہی کپڑے خریدے تھے لیکن بچوں کے بہت پیارے اور بے حد کیوٹ کپڑے بے تحاشہ خرید چکی تھیں

Posted On Kitab Nagri

جس پر عنایہ انہیں بار بار ٹوک رہی تھی۔ اوہو عنایہ بری بات بیٹا ایسے ٹوکتے نہیں ہیں میں خوشی سے لے رہی ہوں www.kitabnagri.com -

چاہے ابھی وقت نہیں آیا مگر انشاء اللہ بہت جلد اے گایہ دیکھو یہ کتنا پیارا ہے نا۔ میں سارے وہ کپڑے لے رہی ہوں جو لڑکا اور لڑکی دونوں میں سے کوئی بھی پہن سکتا ہے۔ شگفتہ بیگم چہرے پر دنیا جہان کی خوشی سموئے اسے کپڑے دکھاتی بولیں۔ جبکہ ان کی خوشی دیکھ عنایہ اندر ہی اندر شرمندہ ہو رہی تھی یہ سوچ کر کہ جب یہ بچہ دنیا میں آئے گا تو وہ اس بچے کو دیکھ بھی نہیں پائیں گی کیونکہ اس نے تو سکندر سے ڈیل کی ہوئی تھی کہ بچے کی پیدائش کے بعد اس کا اس بچے سے کوئی تعلق نہ ہو گا۔

ہاں مگر کبھی کبھی یوں ہوتا تھا کہ جب وہ اس ڈیل کے بارے میں سوچتی تو ایک دم سے اس کے پورے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے یہ سوچ کر کہ وہ اپنے وجود کا حصہ سکندر کو دے دے گی مگر پھر یہ سوچ کر خود کو نارمل کر لیتی کہ ویسے بھی مجھے کون سا کوئی لگاؤ یا کسی قسم کی کوئی محبت ہوگی اس آنے والے وجود سے۔ مگر یہ تو آنے والے وقت ہی بتانا تھا کہ اسے اس وجود سے محبت ہوگی یا نہیں کیونکہ ماں تو پھر ماں ہی ہوتی ہے اور ماں جیسی محبت تو کوئی نہیں کر سکتا۔ اچھا میرے خیال سے ابھی کے لیے اتنے ڈریسز بہت ہیں باقی ہم پھر کبھی لیں گے اور آج گھر جا کر میں تمہیں تمہارے بچپن کے کپڑے دکھاؤں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اگر تو بیٹی ہوئی تو وہ سب کپڑے تم اپنی بیٹی کو پہنانا اور جانتی ہو تمہاری چوڑیاں، کلپ، اور جوتے بھی میں نے ابھی تک سنبھال کر رکھے ہیں۔ شگفتہ بیگم خوشی اور جوش سے اسے بتا رہی تھیں جبکہ عنایہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ جب انہیں سکندر کے ساتھ ہوئی اس کی ڈیل کا پتا لگے گا تو ان پر کیا بیتے گی - www.kitabnagri.com

.....

گھر آتے ہی انہیں سامنے لاونچ میں صوفوں کے پاس ایک جھولا نظر آیا جسے دیکھ کر امی اور عنایہ دونوں کو حیرت ہوئی تھی جبکہ امجد صاحب وہیں صوفے پر بیٹھے تھے۔ یہ کس کا ہے امجد صاحب؟؟ شگفتہ بیگم سارے شوپنگ بیگ وہیں ٹیبل پر رکھتیں بولیں۔ کس کا ہے کا کیا مطلب ہمارے گھر موجود ہے تو مطلب ہمارا ہی ہے۔ میں آج جب کام سے آرہا تھا تو ایک دکان پر مجھے یہ نظر آیا اور مجھے بے حد پیارا لگا تو میں اپنے آنے والے نواسہ نواسی کے لیے لے آیا۔

آخر جب عنایہ یہاں ہمارے پاس رہنے آیا کرے گی تو ہمارے گھر بھی تو ہونا چاہیے نہ اس کا جھولا اس کے کھلونے تاکہ جب وہ گھر آئے رہنے تو یہاں بھی انہیں سب کچھ مل سکے۔ امجد صاحب کے چہرے اور لہجے میں بالکل شگفتہ بیگم کی طرح ہی خوشی تھی جبکہ عنایہ کو اپنا وہاں کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔ بہت پیارا ہے ماشاء اللہ نصیب میں کرے۔ دیکھو عنایہ پیارا ہے نہ؟؟

Posted On Kitab Nagri

اسے نہ ہم تمہارے کمرے کے ساتھ والے کمرے کو اچھے سے بچوں والے روم کی طرح ڈیکوریٹ کروا کر اس میں رکھیں گے۔ تم کیا کہتی ہو؟؟ شگفتہ بیگم نے اپنے ساتھ کھڑی عنایہ کو دیکھ کر اپنا سارا پلان بتایا تھا جبکہ عنایہ کی بس ہو گئی تھی۔ بس کر دیں پلیز بس کر دیں۔ مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی اس بارے میں۔ میرے لیے سب کچھ پہلے ہی بہت مشکل ہے اور مشکل مت بنائیں۔

وہ انہیں بے بسی بھرے لہجے میں کہتے وہاں سے بھاگنے کے انداز میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی جبکہ شگفتہ بیگم اور امجد صاحب نے حیرت اور پریشانی سے اس کی پشت دیکھی تھی۔ اسے کیا ہوا؟؟ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہے؟؟ امجد صاحب نے پریشانی سے کہا۔ وہ ہو جاتا ہے اس حالت میں عورت چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ شگفتہ بیگم نے پر سوچ انداز میں سیڑھیوں کی جانب دیکھتے امجد صاحب کو دلا سہ دیا تھا مگر خود ان کے اندر کچھ کھٹک رہا تھا۔

.....
Kitab Nagri

 www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

سکندر نے عنایہ کو لینے جانا تھا مگر امجد صاحب اسے فون پر منع کر چکے تھے۔ ان کا ارادہ خود جانے کا تھا عنایہ کو چھوڑنے اور ساتھ ان کے شگفتہ بیگم بھی جانے والی تھیں۔ کیونکہ وہ لوگ کچھ تحائف وغیرہ لے کر جانا چاہتے تھے۔ www.kitabnagri.com

آخر بیٹی کا سسرال تھا اور پھر اب ماشاء اللہ سے وہ اس ماں بننے والی تھی اس لیے اس خوشی میں بھی وہ میٹھائیاں اور تحفے لے کر جانا چاہتے تھے۔ وہ جیسے ہی حویلی پہنچے تو بی جان اور سکندر نے ان کا بہت اچھے سے استقبال کیا تھا۔ عنایہ تو سفر سے تھک چکی تھی مگر پھر بھی ان کے درمیان خاموش بیٹھی رہی جبکہ بی جان، امجد صاحب، شگفتہ بیگم اور سکندر باتوں میں مصروف تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا ہوا آپ لوگ آگئے ورنہ میرا ارادہ تھا آپ کے گھرانے کا۔ بی جان کی بات پر امجد صاحب اور شگفتہ بیگم دونوں ہی مسکرائے تھے۔ تو آپ آئے گانا اماں جی ہمارے گھر۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ اگر ہم آگئے تو آپ نہیں آسکتیں۔ شگفتہ بیگم کے خوش دلی سے کہنے پر بی جان نے ہستے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔ کیوں نہیں بیٹا ضرور آؤں گی میں آپ کے گھر مگر ابھی تو میرا ارادہ آپ لوگوں کو ولیمے کی اطلاع کرنے اور دعوت دینے آنے کا تھا www.kitabnagri.com -

بی جان کی بات پر جہاں امجد صاحب اور شگفتہ بیگم نے انہیں نا سمجھی سے دیکھا تھا وہاں عنایہ بھی ان کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو تب سے وہاں غائب دماغی سے بیٹھی تھی۔ کس کے ولیمے کی دعوت اماں جی۔ امجد صاحب نے نا سمجھی سے پوچھا۔ عنایہ اور سکندر کا ولیمہ اور کس کا۔ ویسے بھی ان دونوں کی شادی کو کافی ماہ ہو گئے ہیں اور اب تو ماشاء اللہ ماں باپ بھی بننے والے ہیں تو میرے خیال سے اب ولیمہ کر دینا چاہیے www.kitabnagri.com -

داد اور کوئل کے ولیمے کے ساتھ ہی ان کا ولیمہ ہو گا۔ بی جان کے الفاظوں پر جہاں امجد صاحب اور شگفتہ بیگم خوش ہوئے تھے وہیں سکندر نے عنایہ کی ایکشن جاننے کے لیے اس کی طرف دیکھا تھا۔ اس کی سوچ کے عین مطابق عنایہ چہرے پر حیرانگی سجائے بی جان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ مگر بی جان اس کی کیا ضرورت ہے اب۔

Posted On Kitab Nagri

عنایہ کے گلے سے بامشکل آواز نکلی تھی۔ کیوں نہیں ضرورت بیٹا ولیمہ فرض ہوتا ہے اب کرنے میں کیا ہے کرنا تو ولیمہ ہی ہے نہ۔ بی جان کی بجائے شگفتہ بیگم نے جواب دیا تھا جس پر عنایہ بنا کچھ بولے بس ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔ میں کمرے میں چلی جاؤں تھکاوٹ ہو رہی ہے مجھے۔

اس کا اب وہاں بیٹھنا محال ہو رہا تھا اس لیے بہانا بناتے بولی۔ ہاں ہاں بیٹا جاو آپ آرام کرو۔ بی جان نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا جبکہ وہ امجد صاحب اور شگفتہ بیگم سے گلے ملتے وہاں سے جا چکی تھی۔ سکندر نے اسے دور تک جاتے دیکھا تھا کی تبھی امجد صاحب کے مخاطب کرنے پر وہ ان کی جانب متوجہ ہوا تھا جو اس سے کام کے مطلق پوچھ رہے تھے۔

.....

بی جان یہ آپ کیا کہہ رہی تھیں امی بابا سے؟؟ کیوں کرنا ہے ہمارا ولیمہ؟؟ شگفتہ بیگم اور امجد صاحب کے جاتے ہی وہ ان کے کمرے میں موجود سوال کر رہی تھی۔ بی جان کو علم تھا وہ آئے گی اسی لیے وہ خود کو اس کے سوالوں کے لیے تیار کیے ہوئی تھیں۔ کیوں بیٹا کیوں نہیں کرنا چاہیے ولیمہ؟؟ جو بھی ہے اب تمہاری اور سکندر کی شادی تو ہوئی ہی ہے نہ اور اب ولیمہ بھی ضروری ہے۔

اور پھر خاندان والوں کو بھی تو بتانا ہے نہ سکندر کی شادی کا تو اس سے بڑھ کر کیا موقع ہو سکتا ہے انہیں شادی کی اطلاع کرنے کا۔ بی جان اسے اپنے پاس بیٹھائیں پیار سے سمجھائیں لگیں۔ مگر بی جان آپ جانتی ہیں نہ مجھے سکندر سے کسی قسم کا کوئی رشتہ رکھنا ہی نہیں ہے تو کیوں ایسا کر رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عنایہ کی بات پر بی جان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ ایسے نہیں کہتے بیٹا۔ مانتی ہوں سکندر سے تم بہت بدگمان ہو اسے ناپسند کرتی ہو شاید نفرت بھی کرتی ہو مگر بیٹا ایسے الفاظ نہیں نکالتے منہ سے۔ جو بھی وہ تمہارا شوہر ہے اور اگر شوہر نہ بھی مانو تو وہ تمہارے ہونے والے بچے کا باپ ہے۔ ایسے نہیں کہتے کہ کوئی رشتہ نہیں رکھنا اس سے۔ اپنا نہیں تو اپنے بچے کا خیال کرو۔

بی جان کی باتوں پر عنایہ کو سمجھ نہیں آئی کہ اب انہیں کیا کہے۔ اسے یہی سہی لگا کہ ابھی بی جان کی بات مان لے بعد میں تو ویسے بھی اس نے چھوڑ ہی دینا تھا سکندر کو۔ اوکے بی جان جیسے آپ کی مرضی۔ وہ مسکرا کر کہتی وہاں سے اٹھتی چلی گئی تھی جبکہ بی جان کو خوشی تھی کہ وہ جلدی مان گئی۔

.....

آج داد اور کوئل کی بارات تھی۔ بی جان تو کب کی جاچکی تھیں کیونکہ داد انہیں خود اپنے ساتھ لے کر چلا گیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ بی جان میری دادی کی جگہ ہیں اور میری دادی سب سے پہلے میری بارات میں موجود ہونی چاہیے ہیں۔ www.kitabnagri.com

اسی لیے عنایہ اکیلی کو سکندر کے ساتھ جانا تھا۔ اس نے بہت انکار کیا تھا شادی پر جانے سے مگر سکندر نے اس کی ایک نہیں سنی اور اب وہ اس سے اچھے سے بدلہ لینے کا سوچ چکی تھی۔ وہ ہال میں بیٹھا عنایہ کا انتظار کر رہا تھا آج اس نے بلیک کلر کا تھری پیس پہن رکھا تھا اور وہیں صوفے پر بیٹھا گھڑی پر ٹائم

Posted On Kitab Nagri

دیکھ رہا تھا جب وہ سیڑھیوں سے اترتی اسے نظر آئی۔ سکندر کی نظریں اس پر جم سی گئی تھیں مگر پھر اچانک اس کی نظریں غصے سے لال ہوئی تھیں www.kitabnagri.com -

وہ خوبصورت بے حد لگ رہی تھی مگر اس کی ڈریسنگ نے سکندر کو غصہ دلادیا تھا۔ وہ غصے سے بھرا اس کے قریب جاتا اس کی بازو کو اپنی فولادی گرفت میں لے چکا تھا۔ یہ کیا بے خودگی پھیلا رکھی ہے تم نے - سکندر کا اشارہ اس کی لال ساڑھی کی جانب تھا جو اس نے باندھ رکھی تھی۔

اگر بات محظوظ ساڑھی کی ہوتی تو وہ کچھ نہ کہتا مگر یہاں اس نے انڈین طرز کی ساڑھی پہن رکھی تھی جو سکندر نے اس کی شوپنگ میں دیکھی تھی۔ ساڑھی کے بازو سرے سے تھے ہی نہیں اور بیک بھی نام کی تھی۔ بیک گلابے حد گہرا تھا جس سے ساری کمر نظر آرہی تھی اور پیٹ بھی سارا واضح ہو رہا تھا۔ کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ آپ نے اپنی مرضی چلائی مجھے شادی پر لے جانے کے لیے مگر اب جب میں نے اپنی مرضی سے ساڑھی پہن لی تو آپ کو کیوں مرچیں لگ رہی ہیں -

عنایہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے کہا۔ میرا دماغ خراب نہ کرو اور جاو یہاں سے چینیج کر کے آؤ۔ سکندر کے کہنے پر اس نے نہ میں سر ہلایا۔ نہیں میں نہیں بدلوں گی۔ ایسے ہی جاؤں گی شادی پر یاں جاؤں گی ہی نہیں۔ عنایہ نے ضدی پن سے کہا۔ میرے منت کرنے پر ہی کر لو چینیج۔ میں تمہیں پیار سے محبت سے کہہ رہا ہوں نہ مان لو میری بات - سکندر نے اب کہ نرم لہجے میں کہا۔ نہیں مانوں گی اور نہ ہی آپ کی محبت سے مجھے کچھ لینا دینا ہے نہ ہی اب مجھے اس کا اچاڑ ڈالنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مضبوط لہجے میں بولی تھی۔ تم اتنی پتھر دل تو نہیں تھی کیسے ہو گئی اتنی سنگ دل۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے کہ تمہارے پاس اب دل ہے ہی نہیں۔ اس نے اس کو اس کے دونوں کندھوں سے پکڑتے جھنجھورتے ہوئے کہا تھا۔ سکندر کی بات پر وہ ہلکے سا ہسی تھی۔ کیا کچھ نہ تھا اس کی ہسی میں۔ درد، دکھ اور کرب www.kitabnagri.com -
دل !

دل تو ہے میرے پاس۔ اگر دل نہ ہوتا تو زندہ کیسے ہوتی، دل نہ ہوتا تو یہاں کھڑی نہ ہوتی۔ ہاں مگر اب یہ دل وہ دل نہیں رہا جو زرہ سے میٹھے لہجے پر موم ہو جایا کرتا تھا۔ میں اب وہ دل نکال تو سکتی نہیں تھی مگر ہاں میں میں نے اس دل کے گرد مغرور پن، انا، بے رحمی اور خود سری کی دیواریں بنالیں ہیں اور ان دیواروں کی بنیاد بے پرواہی کا سیمنٹ لگا کر مضبوط کی ہے۔

تاکہ کسی کا نرم لہجہ اور پیار بھری باتیں اس پر ضرب کا کام کر کے اسے گرا نہ سکیں۔ تو آپ کا بھی نرم لہجہ مجھ پر کوئی اثر نہیں کرے گا۔ عنایہ نے ایک لفظ اس کی آنکھوں میں دیکھتے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔ اس کا لہجہ اتنا مضبوط تھا کہ سکندر کو بھی لگا تھا ہاں اس نے واقع اسے کھو دیا تھا ہمیشہ کے لیے مگر دل نے احتجاج کیا تھا اس کی سوچ پر۔ اس کے دل کو اپنی محبت پر یقین تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلو ان سب باتوں کو چھوڑو اور میری بات نہیں ماننی تو کم سے کم کوئل کا سوچ لو جو تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے۔ تمہارے نہ جانے پر اسے دکھ ہو گا۔ سکندر نے بات بدلتے اسکو کوئل سے اس کی دوستی یاد کرواتے کہا۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ بھی سوچ میں پڑ گئی اور بنا کچھ بولے واپس پلٹ گئی۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ پنک رنگ کی فراک پہن کر آئی تھی جبکہ اس کے کپڑے بدل کر آنے پر سکندر بھی مسکراتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ سارا رستہ وہ سکندر سے کچھ نہیں بولی تھی نہ سکندر نے اسے تنگ کیا تھا۔ اس کے لیے گاڑی میں اس کی موجودگی ہی بہت تھی۔

.....

وہ اور کوئل دونوں ہی ولیمے کی دلہن کے روپ میں سچی سنوری سیٹج پر بیٹھی تھیں۔ کوئل کے چہرے کی خوشی دیکھ کر پتہ چل رہا تھا کہ وہ داد کا ساتھ پا کر بہت خوش تھی۔ جبکہ عنایہ چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے سیٹج پر بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

سبھی لوگ اس کی اور سکندر کی جوڑی کو سراہ رہے تھے۔ زلیخا انٹی بھی اسے دیکھ کر اس کے صدقے واری جا رہی تھیں۔ وہ واقعی ہی سکندر کے ساتھ ججتی تھی۔ بیٹھ بیٹھ کر اب تو اس کی کمر میں درد ہونے لگ گیا تھا آخر اس نے ہمت ہارتے داد کو مخاطب کیا جو ابھی سیٹج پر آیا تھا۔ داد بھائی اپنے سائیں سے کہیں مجھے یہاں سے گھر بھیجیں میری کمر اکڑ گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ چڑچڑے پن سے داد سے بولی جس پر داد فوراً سر ہلاتا سکندر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد سکندر سیٹج پر حاضر تھا کیا ہوا تمہیں داد بتا رہا تھا تمہاری کمر میں درد ہے وہ اس کے پاس صوفے پر بیٹھتا فکر مندی سے پوچھنے لگا۔ ہاں جی درد ہے اور بہت زیادہ درد ہے۔ خدا را اپ مجھے گھر لے چلیں میری حالت کا ہی سوچ لیں۔ اس نے گڑتے ہوئے کہا۔ اوکے چلو چلتے ہیں۔

اس کا ہاتھ پکڑا سے کھڑا کرتے وہ بولا اور اسے لیے سیٹج سے نیچے اتر تھا۔ ان دونوں کو یوں سیٹج سے نیچے اتر کر جاتا دیکھ سب لوگ حیران ہوئے تھے۔ دادی شگفتہ بیگم اور امجد صاحب فوراً ان کے پاس آئے تھے۔ کیا بات ہے بیٹا ایسے کیوں جا رہے ہو؟؟ طبیعت تو ٹھیک ہے ناعنایہ کی؟؟ بی جان نے فکر مندی سے پوچھا۔ جی بی جان بس بیٹھ بیٹھ کر اس کی کمر درد کرنے لگ گئی ہے۔

ویسے بھی میرے خیال سے کافی دیر ہو گئی ہے چلنا چاہیے۔ اپ بھی اجائیں ساتھ۔ اس نے وجہ بتاتے دادی کو بھی ساتھ چلنے کی افر کی تھی جو انہوں نے رد کر دی تھی۔ نہیں بیٹا میں داد کے ساتھ اجاؤں گی تم لے کر جاؤ ناعنایہ کو۔ دادی ناعنایہ کے سر پر ہاتھ رکھتیں سکندر سے بولیں جبکہ شگفتہ بیگم اور امجد صاحب نے بھی ناعنایہ کو پیار کرتے دعائیں دیتے سکندر کے ساتھ بھیج دیا تھا۔

.....

گھراتے ہی سب سے پہلے اس نے اپنی بھاری میکس اتاری تھی جو لائٹ پر پل کلر کی تھی۔ وہ اپنے کپڑے تبدیل کر کے واش روم سے باہر نکلی تو سکندر کو پیڈ پر لیٹے پایا۔ وہ بھی اپنا تھری پیس چینج کر کے

Posted On Kitab Nagri

اچکا تھا اور اس وقت ٹراؤز شرٹس میں ملبوس تھا۔ سکندر کا تھری پیس بھی اس کی میکسی کے ہم رنگ تھا۔ سکندر نے خود میکسی اور تھری پیس پسند کیے تھے۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟
وہ واش روم سے نکلتی سکندر سے سخت لہجے میں پوچھنے لگی۔ کیا مطلب یہاں کیا کر رہا ہوں۔ میرا کمرہ ہے یہ اور میں اپنے کمرے میں آیا ہوں۔ سکندر نے سر کے نیچے کا تقیہ درست کرتے آرام دہ لہجے میں کہا۔
www.kitabnagri.com

اپ شاید بھول رہے ہیں بی جان نے یہ کمرہ مجھے دے دیا ہے اور آپ کو کمرے سے نکال دیا ہے۔ عنایہ نے اسے یاد دلاتے کہا۔ ہاں یاد ہے مجھے پر تم شاید بھول رہی ہو کہ ابھی ہمارا ولیمہ ہوا ہے۔ اور کون سا شوہر ولیمے کے بعد بھی اپنی بیوی سے دور رہتا ہے۔

سکندر نے اسے آنکھ مارتے کہا۔ آپ اپنی بات سے مکر رہے ہیں سکندر۔ اور اگر آپ نے ایسا ویسا کچھ سوچا نہ تو میں کچھ کر گزروں گی۔ عنایہ نے جیسے اسے دھمکی دی تھی۔ نہیں نہیں میں بالکل بھی نہیں مکر رہا ہوں بس مجھے میرے کمرے کے بغیر نیند نہیں آتی۔
www.kitabnagri.com

یہ جو اتنے دن کمرے کے بغیر دوسرے کمرے میں سویا ہوں سچ جانو مجھے سکون بھری نیند نہیں آئی اور تم بے فکر رہو میں تمہیں بالکل بھی تنگ نہیں کروں گا۔ بلکہ تم یہ سمجھو کہ میرا وجود اس کمرے میں ہے ہی نہیں۔ عنایہ کی دھمکی پر سکندر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھتا بولا تھا جبکہ عنایہ ابھی اسے غصے سے دیکھ رہی تھی۔ ٹھیک ہے آپ یہاں رہیں مجھے نہیں رہنا پھر اس کمرے میں۔

Posted On Kitab Nagri

میں دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں۔ عنایہ اسے بول کر جانے لگی مگر سکندر فوراً پھرتی سے اٹھتا اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک چکا تھا۔ نہیں نہیں اس کی بھی ضرورت نہیں ہے تم یہاں ہی رہو۔ خود سوچو گھر کے نوکر کیا سوچیں گے۔ بی جان نے یہ ولیمہ اسی لیے کیا ہے تاکہ لوگ خاص کر گھر کے نوکر ہمارے گھر کا تماشہ نہ بننے دیکھیں۔ اور ان کے منہ بند ہوں۔

تو ایسے میں اگر تم پھر سے الگ کمرے میں رہو گی تو پھر کیا فائدہ ہو ابی جان کے یہ سب کرنے کا۔ سکندر نے جیسے اسے سمجھایا تھا۔ ٹھیک ہے پر آپ پھر صوفے پر سوئیں گے۔ عنایہ کی بات پر سکندر نے حیرت سے پہلے اسے اور پھر صوفے کو دیکھا تھا۔ میں اس پر پورا نہیں اسکتا یار۔ خود سوچو میں کہاں اور وہ چھوٹا سا صوفہ کہا۔ سکندر نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے اسے کہا۔ ٹھیک ہے پھر میں صوفے پر سو جاتی ہوں۔ عنایہ صوفے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی جب سکندر نے اس کا ہاتھ واپس پکڑا تھا۔

نہیں نہیں تمہارا صوفے پر سونا ٹھیک نہیں ہے میں ہی سو جاؤں گا کوئی بات نہیں۔ وہ برے برے منہ بنا کر کہتا صوفے پر جا کر لیٹ گیا تھا جبکہ عنایہ اسے ایک نظر دیکھتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی۔

.....

دن اور ماہ کیسے گزرے پتہ ہی نہ چلا۔ ان گزرے ماہ میں سکندر نے عنایہ کا بے حد خیال رکھا تھا اور بہت بار اسے منانے کی کوشش بھی کی لیکن عنایہ کا دل واپس اس کی طرف مائل نہیں ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج عنایہ کی ڈلیوری تھی وہ اندر لیبر روم میں موت اور زندگی کے درمیان جھولتی ایک نئی زندگی کو دنیا میں لا رہی تھی جبکہ باہر کوریڈور میں سکندر پریشانی سے ادھر ادھر ٹھل رہا تھا۔ بیٹھ جاؤ سکندر تمہارے یوں پریشانی سے ٹھلنے سے کچھ نہیں ہونے والا۔ بیٹھ جاو یہاں ٹک کر انشاء اللہ سب بہتر ہو گا۔

بی جان جو کب سے اسے ادھر ادھر ٹھلتا دیکھ رہی تھیں آخر تنگ آ کر بولیں۔ کیا کروں بی جان مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔ وہ ان کے قریب بیٹھتا فکر مندی سے بولا تھا جبکہ ہاتھ اور پاؤں پریشانی سے ابھی بھی ہل رہے تھے۔ دادایا نہیں ابھی تک۔ آجانا چاہیے تھا اسے کب کا وہ گھر سے نکلا ہوا ہے۔

بی جان نے سکندر کا دیہان داد کی طرف کرتے کہا جسے سکندر عنایہ کو ہو اسپتال لاتے ہوئے کال کر کے بتا چکا تھا تاکہ وہ آتے ہوئے کومل کو لے آئے۔ آتا ہو گا۔ سکندر نے مختصر سا جواب دیتے واپس نگاہیں لیبر روم کے دروازے پر ٹکالیں تھیں۔ ایک تو اس کو عنایہ کی ٹینشن تھی اور دوسرا پھر یہ فکر بھی کہ بے بی کی پیدائش کے بعد عنایہ اس سے طلاق کا مطالبہ کرے گی تو وہ کیسے ٹالے گا اسے۔

اب تک تو اس نے اسے لارے میں رکھ لیا تھا مگر اب وہ لارا بھی ختم ہو گیا تھا۔ لو آگیا داد۔ بی جان نے اس کا دیہان اس کی بائیں جانب کروایا جہاں سے داد اور کومل آرہے تھے۔ ائی نہیں کیا ڈاکٹر باہر۔ کومل نے بی جان سے اتنے ہی سوال کیا جس پر وہ منہ میں ورد کرتی نہ میں سر ہلا گئی تھیں۔

چندپل اور ان کے انتظار اور فکر کی سولی پر گزرے تھے کہ آخر پھر اندر سے نھنے وجود کے رونے کی آواز آئی تھی اور اس پر ان سب کی نگاہیں لیبر روم کے دروازے پر ایسے جمیں تھیں جیسے وہاں

Posted On Kitab Nagri

دروازے کے پار انہیں وہ ننھا وجود نظر آ رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھولتے نرس اندر سے باہر آئی تھی اور اس کے ہاتھ میں کمبل میں لپٹا ایک ننھا وجود بھی تھا۔ سکندر نے جلدی سے نرس کے پاس جاتے اس وجود کو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔ مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔

نرس نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے کہا جب کہ وہ تو بنا پلک جھپکے اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ میں پوری دنیا کا خزانہ آ گیا ہو۔ محبت سے اس گڈے کو دیکھتے اس نے جھکتے ہوئے اس کے ماتھے پر پیار کیا تھا اور پھر بی جان کے پاس اتے اس نے احتیاط سے اسے بی جان کی گود میں ڈالا تھا۔ بی جان نے اپنی گود میں اپنے پر پوتے کو لیتے بے ساختہ اسے پیار کیا تھا۔ شاہو یہ تو بالکل تمہارے جیسا ہے www.kitabnagri.com۔

بی جان نے مسکراتے ہوئے سکندر سے کہا جب کہ داد اور کومل نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔ وہ واقع ہی بالکل سکندر کی طرح تھا کتنا پیارا ہے نہ یہ بی جان۔ اور سوتا ہوا کتنا کیوٹ لگ رہا ہے۔ یہ انکھیں کب کھولے گا؟؟ سکندر کی تو ایکسائٹمنٹ ختم ہی نہیں ہو رہی تھی۔ کھول لے گا بیٹا۔ کچھ بچے جلدی کھول لیتے ہیں اور کچھ دیر سے۔

بی جان کے کہنے پر اس نے برا سامنہ بنایا تھا۔ مجھے بھی پکرائیں نابی جان۔ کومل نے بے چینی سے کہا جس پر بی جان نے مسکراتے ہوئے اس ننھے گڈے کو مومل کی گود میں دے دیا تھا۔ اوو و کتنا نرم ہے

Posted On Kitab Nagri

یہ - سوفٹ سوفٹ - بی جان یہ بالکل ایسے ہے جیسے روئی کا گولا ہو - وہ ایک ہاتھ میں اسے تھامے دوسرے سے اس کے گالوں کو چھوتی بچوں کی طرح بولی تھی جبکہ دادا سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا - کوئی بات نہیں پانچ چھ ماہ تک ہمارا بھی ایسا ہی بے بی ائے گا - دادا کے کہنے پر کوئل کے گال لال ہوئے تھے - اسے بھی چار ماہ پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے امید لگائی تھی - وہ سب بچے سے کھیلنے میں اس قدر مگن تھے کہ ڈاکٹر کے کمرے سے باہر نکلنے کا انہیں پتہ ہی نہ چلا - ابھی تھوڑی دیر تک آپ ان سے مل سکتے ہیں

www.kitabnagri.com

انہیں بچے میں مگن دیکھ ڈاکٹر نے خود ہی انہیں مخاطب کرتے کہا - کیونکہ ڈیلیوری نور مل تھی اسی لیے عنایہ سے انہیں جلدی ہی ملنے کی پر میشن مل گئی تھی - وہ ٹھیک تو ہے نہ؟؟ سکندر نے پریشانی سے پوچھا - جی جی بلکل وہ ماشاء اللہ بلکل ٹھیک ہیں - ڈاکٹر کے مسکرا کر جواب دینے پر سکندر نے شکر کیا تھا -

.....
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بی جان کے کہنے پر سکندر امجد صاحب اور شگفتہ بیگم کو فون کر کے اطلاع کر چکا تھا اور وہ بھی بہت جلد پہنچنے والے تھے مگر ابھی سکندر دادا اور کوئل تینوں پریشانی سے صلاح و مشورے میں مگن تھے - وہ ابھی عنایہ سے ملنے نہیں گئے تھے جبکہ بی جان اس سے مل کر گھر واپس جا چکی تھیں -

Posted On Kitab Nagri

تاکہ گھر جا کر وہ عنایہ کی حویلی واپسی کی تیاری کر سکیں۔ اب کیا کریں گے ہم اب تک تو میں نے اسے اسی آس پر اپنے ساتھ باندھے رکھا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں اسے چھوڑ دوں گا۔ مگر اب میں کیا کروں گا اب تو وہ مجھ سے ہر حال میں طلاق مانگے گی۔

سکندر کے پریشانی سے کہنے پر کومل اور داد دونوں نے بھی فکر مندی سے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔ پھر اچانک ہی کومل کی آنکھوں میں چمک ائی تھی۔ آئیڈیا۔ کومل کے ایک دم چمک کر کہنے پر ان دونوں نے اسے دیکھا تھا۔ کون سا آئیڈیا؟؟ داد نے آنکھوں کو چھوٹی کیے پوچھا تھا۔

بس آپ دونوں دیکھتے جاو میرا کمال۔ لیکن اس کے لیے ہم سب کو تھوڑا سا ڈرامہ کرنا ہو گا۔ کومل کے کہنے پر سکندر اور داد نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اسے بولنے کا اشارہ کیا تھا۔ کومل نے انہیں قریب آنے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ تینوں سر جوڑے کھڑے ہو گئے تھے جبکہ کومل انہیں اپنے آئیڈیے سے آگاہ کر رہی تھی www.kitabnagri.com۔

.....
www.kitabnagri.com

کومل اندر کمرے میں آئی تو عنایہ بیڈ پر لیٹی کمرے کی چھت کو دیکھ رہی تھی جبکہ ننھا گڈا بے بی کاٹ میں لیٹا ابھی بھی سو رہا تھا۔ کیسی ہیں آپ؟؟ وہ بے بی کاٹ سے بچے کو اٹھاتی عنایہ سے مخاطب تھی۔ ٹھیک ہوں۔ عنایہ ایک لفظ میں جواب دیتی اٹھ کر بیٹھتی بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا گئی تھی۔ دیکھا ہے آپ نے چھوٹو کو؟؟ کومل نے بچے کے چہرے پر پیار کرتے پوچھا جس پر عنایہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس

Posted On Kitab Nagri

سے پہلے کہ کوئل کچھ اور بولتی اس ننھے گڈے نے اپنی آنکھیں ہلکی سی کھولیں تھیں۔ اور پھر اس کا کیوٹ سا باجسٹارٹ ہوا تھا www.kitabnagri.com -

اپنے بچے کے رونے کی آواز پر عنایہ کے دل کو کچھ ہوا تھا مگر وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔ اوہ لگتا ہے اسے بھوک لگی ہے۔ ڈاکٹر نے کہا تھا ایک گھنٹے تک اسے فیڈ کروانا ہے اپ پکریں اسے میں ابھی ڈاکٹر سے پوچھ کر اتی ہوں کہ اسے فیڈ کروادیں۔ وہ جلدی سے کہتی بنا عنایہ کی سنے بی بی کو اس کی گود میں ڈالتی وہاں سے سکنتوں میں غائب ہوئی تھی۔

عنایہ نے اپنی گود میں پڑے اپنے وجود کے حصے کو دیکھا تھا۔ وہ کتنی ہی دیر سے اسے انور کر رہی تھی مگر اب اس کے رونے اور گود میں آتے ہی اس کے سینے میں کھیچا و سا محسوس ہوا تھا۔ آخر اس کی ہمت جواب دے گئی تھی اور اس نے روتے ہوئے اسے سر سے پاؤں تک چوم ڈالا تھا۔ میرا بچہ، میرا بیٹا میرا گڈا میری جان۔ میں صدقے اپنی جان کے www.kitabnagri.com -

وہ اسے چومتی بار بار ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔ جبکہ ماں کے پیار کرنے پر وہ ننھی جان بھی بڑے سکون میں آگئی تھی۔ کوئل داد اور سکندر تھوڑے سے کھلے دروازے سے اسے دیکھ رہے تھے۔ ان تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔ واہ کوئل تم نے تو اپنا کام کر دیا۔ دروازے سے ہٹتے سکندر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا جس پر وہ ایک ادا سے آنکھیں گھماتی مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عورت ہوں نہ اس لیے جانتی ہوں عورت کی کمزوری۔ جتنی مرضی عورت خود کو پتھر دل کر لے مگر اولاد کے لیے دل موم ہو ہی جاتا ہے۔ اب آپ کی باری ہے ایکٹنگ کی۔ کوئل کے کہنے پر سکندر نے ہاں میں سر ہلاتے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں سے اوکے کا اشارہ کیا تھا۔

اپنے بیٹے کو جی بھر کر پیار کرتے عنایہ نے اسے فیڈ کروایا تھا اور اپنا پیٹ بھرنے کے بعد وہ چھوٹو پھر سے سکون کی نیند سو گیا تھا جبکہ عنایہ اس کے ہاتھوں سے کھیلتی چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے دیکھے ہی جارہی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہلکے سے اس کے گال چوم لیتی۔

.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

شگفتہ بیگم اور امجد صاحب دونوں ہی اس وقت اس کے پاس موجود تھے۔ امجد صاحب تو کب کے اپنے نواسے کو گود میں لیے بیٹھے پیار کرنے میں مصروف تھے جبکہ شگفتہ بیگم انہیں خفگی بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ کیونکہ جب سے وہ یہاں آئے تھے امجد صاحب نے انہیں بے بی دیا ہی نہیں تھا خود ہی پکر کر بیٹھے تھے www.kitabnagri.com -

عنایہ نار ہوتی نظروں سے امجد صاحب کا اپنے بیٹے سے پیار دیکھ رہی تھی۔ بس کر دیں نہ امجد جی مجھے بھی پکرادیں بچہ۔ آخر میرا بھی کچھ لگتا ہے یہ۔ اپ کا ہی صرف نواسہ نہیں ہے۔ شگفتہ بیگم کے خفگی سے کہنے پر امجد صاحب نے انہیں دیکھا تھا۔ کیا کروں بیگم دل ہی نہیں بھر رہا میرا اسے پیار کر کر کے -

عنایہ کا بچپن تو میں نے انجوائے نہیں کیا تھا نہ اسے پیار کیا تھا تو بس اب اس کی اولاد میں اسے محسوس کر رہا ہوں۔ امجد صاحب کے جواب پر شگفتہ بیگم اور عنایہ دونوں مسکرائیں تھیں۔ اچھا ٹھیک ہے

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے۔ باقی پیار بعد میں کرے گا ابھی جائیں بازار سے میٹھائیاں لے کرائیں اور صدقہ خیرات کر کے آئیں۔ شگفتہ بیگم ان کے ہاتھوں سے بے بی کو لیتیں بولیں جس پر وہ برے سے منہ بناتے عنایہ کے ماتھے پر پیار کرتے جا چکے تھے جبکہ اب شگفتہ بیگم اپنے نواسے کو دیکھتیں نہار ہوتیں اسے پیار کر رہی تھیں www.kitabnagri.com -

.....

اگلے آدھے گھنٹے تک انہیں دس چارج مل گیا تھا۔ شگفتہ بیگم نماز پڑھنے گئی ہوئی تھیں پر بیڑوم میں جبکہ عنایہ کمرے میں بیڈ پر لیٹی اپنی ڈیل کا سوچ رہی تھی۔ وہ اپنا بچہ اپنے آپ سے الگ نہیں کر سکتی تھی۔ تب تو اس نے سکندر سے بنا سوچے سمجھے ڈیل کر لی مگر اب بچہ دنیا میں آتے ہی اس کے اندر کی ممتا جاگ گئی تھی اور اب وہ اپنی اولاد کو خود سے ایک پل کے لیے بھی دور نہیں کر سکتی تھی۔ کرنا تو دور یہ سوچ ہی اس کا دل بند کر دیتی تھی۔ وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ تبھی سکندر اندر آیا تھا۔ وہ دلیوری کے بعد سے اس کے پاس نہیں آیا تھا۔ یہ اس کا پہلا چکر تھا اس کے کمرے میں۔ کیسی ہو؟؟ کمرے کا دروازہ بند کرتے اس نے عنایہ سے سوال کیا تھا۔ ٹھیک ہوں میں۔ عنایہ کے جواب پر وہ سر ہلاتے بے بی کاٹ کی طرف بڑھ گیا اور چہرے پر مسکراہٹ سجاتے اپنے بیٹے کو اٹھایا تھا۔ جو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔ سکندر نے بے ساختہ جھکتے اس کی آنکھوں پر لب رکھے تھے۔ تو پھر ہماری ڈیل کا اجلاسٹ ڈے ہے۔ آج تم اپنے رستے، میں اور میرا بیٹا اپنے رستے۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر کی بات پر عنایہ کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔ کیا مطلب آپ کی آخری بات کا؟؟ عنایہ نے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔ مطلب صاف ہے میری بات کا۔

ہماری ڈیل یہی ہوئی تھی نہ کہ بے بی دنیا میں آتے ہی میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور پھر بے بی میرا اور ازادی تمہاری ہوگی۔ سکندر کے جواب پر اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے نہ میں سر ہلایا تھا۔ نہیں میں اپنا بچہ نہیں دوں گی آپ کو۔ میں اپنی اولاد خود سے دور نہیں کروں گی۔ عنایہ کے کہنے پر سکندر نے ایک آئبر واٹھاتے اسے دیکھا تھا۔ تم اپنی بات سے مکر نہیں سکتی۔

تم نے خود کہا تھا بچے کے پیدا ہوتے ہی تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ سکندر تو فل اپنے کریکٹر میں گھساٹوپ کلاس کی ایکٹنگ کرتے بولا۔ پاگل تھی تب میں جو ایسی بات منہ سے نکالی میں نے۔ لیکن اب میں اپنی بات سے پیچھے ہٹی ہوں۔ مجھے آپ سے آزادی اور بچہ دونوں چاہیے ہیں۔

عنایہ کے کہنے پر سکندر نے تنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا تھا۔ خیال ہے تمہارا کہ میں تمہیں اپنا بچہ دوں گا۔ جارہا ہوں میں اپنا بچہ لے کر۔ اگر تمہیں ساتھ آنا ہے تو آ جاؤ۔ میرے گھر اور دل کے

دروازے ابھی بھی کھلے ہیں تمہیں رے لیے۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ بیڈ سے اٹھتی اس کے قریب آئی تھی۔ نہیں جانا مجھے آپ کے ساتھ اور نہ ہی میں اپنا بچہ آپ کو لے جانے دوں گی۔ یہ میری اولاد ہے۔ میں نے پیدا کیا ہے اسے۔ تو سوچیے گا بھی مت کہ میں اسے خود سے دور کروں گی۔ دیں مجھے میرا بچہ۔ وہ سکندر سے کہتی آخر میں بے بی کو سکندر سے پکرنے کی کوشش کرتے بولی جس پر سکندر نے اپنے

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ پیچھے کرتے بے بی کو اس کی پہنچ سے دور کیا تھا۔ میں کتنی بار کہہ چکا ہوں تم سے کہ معاف کر دو میری غلطیوں کو اور مجھے ایک اور موقع دو۔ قسم سے ساری زندگی سر آنکھوں پر بیٹھا کر رکھوں گا۔ تم، میں اور ہمارا حدید ہم ایک، پیپی لائیو گزاریں گے۔ سکندر نے اپنے لہجے میں پیار اور محبت سموئے کہا۔ حدید؟؟ عنایہ نے حیرت سے سوال کیا تھا۔ حدید ہمارا بیٹا اور کون۔ سکندر نے اسے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ آپ مجھے میرا بیٹا واپس کریں مجھے نہیں رکھنا آپ سے کوئی تعلق۔ عنایہ نے واپس اپنی پٹری پر اتے سکندر سے حدید کو چھیننے کی پھر سے کوشش کرتے کہا۔ ٹھیک ہے نہیں رکھنا تعلق تو نہ رکھو مگر میں حدید تمہیں نہیں دوں گا۔ لے کر جا رہا ہوں میں اپنے بیٹے کو۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے بہت ہوں گے۔ وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک کر کہتا کمرے سے جا چکا تھا جبکہ عنایہ اس کے جانے پر بنا جوتا پہنے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

اسے اس وقت اپنے بیٹے کے خود سے دور جانے کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا حتہ کہ کمرے سے باہر نکلتے وقت وہ شگفتہ بیگم کو بھی نہ دیکھ سکی جو کب سے دروازے کے ساتھ کھڑی سکندر کی اور اس کی ساری گفتگو سن رہی تھیں۔ سکندر نے انہیں دیکھ لیا تھا مگر وہ انہیں انور کرتا جا چکا تھا جبکہ عنایہ کو سکندر کے پیچھے بھاگنے والے انداز میں جاتے دیکھ وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے گئی تھیں۔

نہیں سکندر آپ یہ ظلم نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔ خدا کے لیے میری سانسیں مجھ سے دور نہ لے کر جائیں۔ میں مر جاؤں گی اپنے بچے کے بغیر۔ عنایہ بھاگ کر اس کے پاس آتی اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی

Posted On Kitab Nagri

روتے ہوئے بولی تھی۔ وہ اس وقت ہو سپٹل کے ریسپشن ایریا میں تھے اور اس وقت وہاں کافی رش تھا www.kitabnagri.com -

وہاں موجود تمام لوگ ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔ میں ظلم نہیں کر رہا تمہارے ساتھ۔ تم خود کر رہی ہو۔ میں تو ابھی بھی کہہ رہا ہوں چلو میرے ساتھ۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ اس سے پہلے کچھ بولتی شگفتہ بیگم نے وہاں اتے عنایہ کا ہاتھ تھاما تھا۔ یہ جائے گی تمہارے ساتھ سکندر -
تم رکو ابھی مجھے بس کچھ بات کرنی ہے عنایہ سے پھر یہ تمہارے ساتھ ہی جائے گی۔ شگفتہ بیگم سکندر سے کہتیں روتی ہوئی عنایہ کو وہاں سے اپنے ساتھ کھینچتیں سائیڈ پر لے گئی تھیں۔

.....

مثلاً کیا ہے تمہارے ساتھ؟؟ کیوں شوہر کے ساتھ نہیں جا رہی اور کس ڈیل کا کر رہے تھے تم دونوں۔ شگفتہ بیگم اسے ایک سائیڈ پر لے کے جاتیں سخت لہجے میں پوچھنے لگیں جبکہ ان کے سوال پر عنایہ نے تھوک نگلا تھا۔ جواب دو اب مجھے۔ شگفتہ بیگم نے اس کے بازو کو جھنجھورتے ہوئے کہا -
جس پر عنایہ نے انہیں شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتاتے ان کی ہوئی ڈیل کے بارے میں بھی بتایا تھا ہاں خود کشی والی بات گول مول کر گئی تھی۔ عنایہ کے بتانے پر شگفتہ بیگم نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔ دیکھو عنایہ تم اپنی جگہ ٹھیک ہو مگر ابھی کمرے میں سکندر کی باتیں بھی میں سن چکی ہوں۔ اگر وہ شرمندہ ہے تو تمہیں اسے ایک موقع اور دینا چاہیے -

Posted On Kitab Nagri

جو بھی ہو عنایہ شوہر شوہر ہی ہوتا ہے۔ اور طلاق لفظ جتنا بولنے میں چھوٹا اور آسان ہے نہ اس کی حقیقت اتنی ہی بری اور زلالت سے بھری ہے۔ تم ہم پر بھاری نہیں ہو میری جان۔ تم چاہو تو ابھی ہمارے ساتھ چلو۔ ہمیں کوئی مثلہ نہیں ہو گا۔ مگر تم خود سوچ لو رہ لوگی اپنی اولاد کے بغیر؟؟ شگفتہ بیگم اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھیں۔ جبکہ ان کی آخری بات پر عنایہ نے بے ساختہ نہ میں گردن ہلائی تھی www.kitabnagri.com -

یہی بات ہے نہ کہ ماں اپنی اولاد کے بغیر نہیں رہ سکتی اور اپنی اولاد کے لیے اسے بہت سی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ میری مانو میری جان ایک بار سکندر کو موقع دو۔ اگر اس بار بھی اس نے اپنا موقع گنوا دیا تو تم گھرا جانا۔ وہ تمہارا اپنا گھر ہے۔ مجھے اور تمہارے بابا کو کوئی قباحت نہیں ہوگی پھر تمہارے طلاق کے فیصلے پر www.kitabnagri.com -

شگفتہ بیگم اس کا چہرہ ہاتھوں میں قید کیے پیار سے سمجھاتی بول رہی تھیں جبکہ عنایہ نے اپنی آنکھیں بند کر رکھیں تھیں اور اسے اپنی آنکھوں کے پردوں پر حدید کا معصوم چہرہ نظر آ رہا تھا۔ ٹھیک ہے امی میں جارہی ہوں۔ لیکن یہ وعدہ نہیں کرتی کہ سکندر کو ایک اور موقع دوں گی۔ وہ ان سے کہتی سکندر کی طرف بڑھ گئی جو تب سے وہاں کھڑا دور سے ان کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

عنایہ کے ماننے پر شگفتہ بیگم کو سکھ کا سانس آیا تھا۔ اور وہ دل ہی دل شکر کرتی اس کے پیچھے ہی سکندر کے پاس پہنچی تھیں اور مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتیں اسے بتا چکی تھیں کہ عنایہ مان گئی۔ عنایہ نے

Posted On Kitab Nagri

سکندر کے پاس جاتے ہی حدید کو اس کی گود سے لیتے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے تھے جبکہ سکندر اور شگفتہ بیگم اس کے پیچھے ہی تھے www.kitabnagri.com -

..... ::::

حدید کے حویلی آنے سے ایک الگ قسم کی ہی رونق لگ گئی تھی حویلی میں - داد اور کوئل کا بھی جانے کا دل نہیں کرتا تھا حویلی سے - تو پھر سکندر نے انہیں حویلی میں رہنے کا ہی کہہ دیا تھا - داد کے تو جیسے من کی مراد بر آئی تھی - وہ بھی فوراً مان گیا تھی - حدید سارا دن کبھی کسی ایک کے پاس ہوتا تو کبھی کسی ایک کے www.kitabnagri.com -

عنایہ کو وہ صرف تب ہی ملتا تھا جب اسے بھوک لگتی اور وہ رونے لگ جاتا تھا - یاں پھر تب جب اسے سلانا ہوتا - تو عنایہ بھی اسے تب ہی جی بھر کر پیار کر لیتی تھی - ابھی بھی وہ حدید کو فیڈ کروا کر ہٹی تھی اور اس کے ساتھ کھیل رہی تھی تبھی سکندر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا تھا - سٹارٹنگ میں تو اس کا افس جانے کو دل ہی نہیں کرتا تھا - اگر وہ جاتا بھی تو جلدی ہی واپس آ جاتا تھا -

حدید کے پیدا ہونے پر اس نے اپنے سب امپلویز کی تنخائیں بھی بڑھائی تھیں اور ساتھ ہی انہیں تین دن کی چھٹی بھی دی تھی خوشی میں - اس کے روز روز جلدی ا جانے پر بی جان نے ایک دن اس کی اچھے سے کلاس لی تھی پھر جا کر وہ اپنی پٹری پر واپس آیا تھا - ابھی رات کے آٹھ بج رہے تھے اور وہ آفس سے تھکا ہارا آیا تھا مگر کمرے میں آتے ہی اپنے بیٹے اور بیوی کی کھکھلاہٹ سن کر اس کی ساری تھکن اتر

Posted On Kitab Nagri

گئی تھی۔ اس نے بلند آواز سلام کرتے اپنا لیپ ٹاپ بیگ صوفے پر رکھا تھا۔ سکندر کے سلام کرنے پر عنایہ نے اس کی جانب دیکھتے سلام کا جواب دیا تھا۔

ہادی ماما جان دیکھو بابا آگئے۔ بابا اب ہادی کے ساتھ کھیلیں گے اور ماما بابا کے لیے کھانا لے کر آئیں گی۔ عنایہ بیڈ سے اٹھتی حدید سے بولتی اسے سکندر کے حوالے کر چکی تھی۔ اس نے سکندر کو معاف تو نہیں کیا تھا مگر حدید کی وجہ سے وہ اس سے مخاطب ہو جاتی تھی اور کچھ امی کی نصیحت تھی کہ وہ اب اس سے تمیز سے مخاطب ہوتی www.kitabnagri.com -

لیکن بلا وجہ وہ اس سے بات نہیں کرتی تھی۔ حدید کو سکندر کو پکراتے وہ کھانا گرم کرنے جانے لگی تھی جب سکندر نے ایک ہاتھ سے حدید کو پکرتے دوسرے سے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا۔ نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔ آفس میں میٹنگ تھی ایک۔ اسی کے بعد کھانا کھا لیا تھا۔ سکندر کے کہنے پر عنایہ ٹھیک ہے کہتی واپس بیڈ کی طرف مڑ گئی تھی۔

عنایہ! سکندر نے اسے پکارا تھا۔ جی؟؟ اس نے ایک لفظ میں اس کے پکارنے پر جواب دیا تھا۔ آخر کب تک ایسے چلے گا؟؟ سکندر کے پوچھنے پر اس نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔ کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ؟؟ اس کے پوچھنے پر سکندر اس کے پاس آتا حدید کو بیڈ پر لٹاتے اس کے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا۔ یہ سب مطلب کہ تمہاری یہ بے رخی، تمہاری خاموشی۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر کے جواب پر اس کی آنکھوں میں ابھی ابھی نا سمجھی تھی۔ پر میں کرتی تو ہوں آپ سے بات۔ عنایہ نے جیسے اسے بتایا تھا۔ نہیں یہ سب کافی نہیں ہے۔ تم صرف مجھے تب مخاطب کرتی ہو جب بہت کوئی ضروری بات ہو یاں پھر تب جب میں تمہیں مخاطب کروں تو تم جواب دے دیتی ہو۔ سکندر نے بے بسی سے کہا تھا۔ میں اس سے زیادہ کر بھی نہیں سکتی کچھ۔ کیونکہ میں حدید کی وجہ سے اس رشتے کو نبھار ہی ہوں۔ میں نے آپ کو معاف نہیں کیا www.kitabnagri.com۔

میں یہ بات نہیں بھولی کہ آپ نے مجھ سے محبت کا نالک کیا تھا۔ میں یہ نہیں بھولی کہ محبت کی آرمیں آپ کو میرے وجود سے مطلب تھا۔ تو اس پر ہی خوش رہیں کہ میں آپ کے ساتھ ہوں اس سب کے باوجود۔ عنایہ کی باتوں پر سکندر نے اس کے ہاتھ چھوڑ کر اپنے بالوں کو پیچھے کرتے لمبے سانس لیے تھے۔ کب تمہیں یقین آئے گا کہ میں بدل گیا ہوں۔ میں پچھتا رہا ہوں۔

مجھے سچ میں اب تم سے محبت ہے۔ پلیز یقین کر لو میرا۔ کیسے آئے گا تمہیں یقین؟؟ سکندر کے لہجے میں بے بسی اور بے قراری تھی۔ اول تو ایسا ہو گا نہیں لیکن اگر قسمت میں ہو تو جب اللہ کو منظور ہو گا مجھے آپ پر اور آپ کی باتوں پر یقین آ جائے گا۔ وہ اس سے کہتی واش روم میں بند ہو گئی تھی جبکہ سکندر نے خالی نگاہوں سے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا پھر بیڈ پر لیٹے حدید کی جانب متوجہ ہوا تھا جو بیڈ پر لیٹا اپنے ہاتھ پاؤں چلانے میں مصروف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھتے ہی سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ کیسا ہے بابا کاشیر؟؟ وہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھتے اس سے بولا تھا جبکہ اپنے باپ کے اپنی جانب متوجہ ہونے پر اس کی کھکھلاہٹ عروج پر تھی۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد حدید کی کھکھلاہٹیں اور سکندر کے قہقہے عنایہ کو واش روم میں بھی سنائی دیے تھے www.kitabnagri.com -

ان کے ہسنے کی آوازیں سن اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ واقع اپنے فیصلے پر مطمئن تھی۔ سکندر ایک اچھا باپ تھا اور جب سے وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا تب سے وہ ایک اچھا شوہر بھی تھا۔ وہ اس بات کو مانتی تھی مگر اس کے اپنے بس میں نہیں تھا کہ وہ اس کو اتنی جلدی معاف کر سکتی -

.....

اج اس کے سیکنڈ سمسٹر کے فائنل کالاسٹ پیپر تھا۔ اس کے پیپرز کے دوران حدید گھر ہی ہوتا تھا۔ کوئل اور بی جان مل کر اسے سنبھال لیتی تھیں۔ سیکنڈ سمسٹر کے میڈ کے دوران اسے کافی مشکل ہوئی تھی۔ حدید کی پیدائش کالاسٹ منتہ تھا اس وجہ سے اسے پیپرز کے لیے آتے جاتے کافی مشکل ہوتی تھی www.kitabnagri.com -

ابھی حدید تین ماہ کا ہو گیا تھا اس لیے اسے زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی۔ وہ گاڑی سے نکلتی سکندر کو واپسی کی ٹائمنگ بتاتے یونی کے گیٹ کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ سکندر بھی گاڑی سٹارٹ کر تا جا چکا تھا۔ ابھی وہ گیٹ کے اندر انٹر ہوئی ہی تھی کہ اسے پارکنگ ایریا میں میک کی گرل فرینڈ نظر آئی -

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھتے ہی اسے عجیب سی گھبراہٹ ہوئی تھی کیونکہ وہ اسے دیکھ ہی اس انداز میں رہی تھی جیسے آنکھوں سے ہی فنا کر دینا چاہتی ہو۔ وہ جلدی سے قدم بڑھاتی بھاگنے کے انداز میں یونی کے اندر والے حصے کی طرف بڑھ گئی۔ جب سے وہ پیپر ز دینے آتی تھی تب سے وہ روز ایسے ہی گیٹ کے پاس کھڑی اسے ایسے ہی دیکھتی تھی www.kitabnagri.com -

عنایہ کو تو اب لگنے لگا تھا کہ وہ سکندر کو بتا دے اس کی دھمکی کے بارے میں۔ اس دن اسے دھمکی دینے کے بعد کافی عرصہ تک تو وہ غائب رہی تھی پہلے سمسٹر کے فائنل اور اس سمسٹر کے مڈ میں بھی وہ اسے نظر نہیں آئی نہ اس نے کبھی اسے نقصان پہچانے کی کوشش کی مگر اب پھر سے اس کا یوں انا اور خطرناک ارادوں سے اسے دیکھنا عنایہ کو پریشان کر گیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا آج گھر جا کر سکندر کو اس بارے میں بتانے کا۔ مگر کون جانتا تھا اس کی سکندر کو بتانے کی نوبت ہی نہیں پڑنی تھی www.kitabnagri.com -

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

داد تم ایسا کرو سب املو نیز کو ہاف لیو دے دو اور خود بھی گھر جاو آج کو مل کا چیک اپ کروانے جانا تھا تم نے۔ سکندر نے آفس چیئر سے اٹھتے داد سے کہتے اپنا کوٹ اٹھا کر پہنا تھا۔ ٹھیک ہے سائیں مگر آپ کہاں جارہے ہیں؟؟ عنایہ بی بی کو لینے جانے میں تو ابھی ٹائم ہے نہ۔ داد نے اسے عجلت میں دیکھ پوچھا

—

ہاں ابھی گھنٹہ ہے اس کو لینے جانے میں مگر ابھی ایک ریسٹورینٹ میں میں نے بینک کروائی تھی اسے دیکھنے جارہا ہوں اور پھر وہیں سے عنایہ کو لینے جاؤں گا۔ سکندر کے جواب پر داد کے چہرے پر

Posted On Kitab Nagri

مسکراہٹ ائی تھی۔ یقیناً یہ بکنک عنایہ جی کے ساتھ لپچ کرنے کے لیے کروائی ہوگی۔ داد نے شرارتی

انداز میں پوچھا www.kitabnagri.com -

ہاں یار بالکل ایسا ہی ہے کیونکہ کل وہ اپنے مائیکے جا رہی ہے ایک ہفتے کے لیے اور مجھے ابھی سے یہ ٹینشن ہو رہی ہے کہ میں اس کے اور حدید کے بغیر کیسے رہوں گا یہ سات دن۔ بس اسی لیے سوچا اس کے جانے سے پہلے ایک اچھا سا ڈنر ہی کر لوں تاکہ دو تین دن اچھی یاد میں گزار لوں۔ سکندر کے جواب پر داد نے تاسف سے سر ہلایا۔ اچھا جی تو تین دن تو ایسے گزر جائیں گے مگر باقی کے دن کیا کریں گے۔

داد نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس سے جواب طلب کیا۔ کرنا کیا ہے روز کی روز ایک چکر لگا کر ایا کروں گا وہاں۔ اب تم سوچ رہے ہو گے کہ پہلے کے تین دن کیوں نہیں جاسکتا تو سمجھو یار بیوی کے جاتے ہی سسرال جاتا اچھا نہیں لگتا۔ سکندر نے اسے آنکھ مارتے جواب دیا جبکہ داد نے اس کے جواب پر کھل کر قہقہہ لگایا تھا www.kitabnagri.com -

واہ سائیں آپ کی الگ ہی ایک سوچ ہے۔ وہ ہستے ہوئے کہتا آفس روم سے نکل گیا۔ جبکہ سکندر بھی اپنا فون اور لیپ ٹاپ بیگ اٹھا اس کے پیچھے ہی نکلا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

پیپر ختم ہونے کے بعد وہ کلاس سے نکلتی پارکنگ ایریا تک پہنچی ہی تھی کہ تبھی اس کے سامنے اچانک سے وہ آکھڑی ہوئی تھی۔ اچانک سے اسے اپنے سامنے دیک عنایہ کا چہرہ خوف سے سر دپڑا تھا۔ کیسی ہوڈنیر؟؟ اس نے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ سجائے عنایہ سے پوچھا۔

جبکہ اس کی مسکراہٹ اور لہجے دونوں سے عنایہ کو گھبراہٹ ہوئی تھی۔ تم سوچ رہی ہو گی کہ اس دن کے بعد اچانک اب کیوں میں تمہارے سامنے آئی؟؟ تو میں تمہاری ٹینشن دور کرتی ہوں۔ اس دن تمہارے پاس سے جانے کے بعد میرا میک میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ابھی بھی مجھ سے ہی محبت کرتا ہے۔ اس عورت سے شادی بھی اس نے صرف دولت کے لیے کی تھی۔

میں خوش تھی اسے واپس پا کر اتنی خوش کہ تمہیں بھی بخش دیا تھا۔ آخر مجھے میرا پیار جو واپس مل گیا تھا۔ مگر پھر ایک دن سب برباد ہو گیا۔ میں اور میک شادی کرنے والے تھے۔ ہم دونوں بہت خوش تھے مگر ہماری خوشی کو نظر لگ گئی کیونکہ اس کی بیوی کو پتا چل گیا ہماری شادی کے بارے میں۔ اس نے میرے میک کو اپنے آدمیوں سے اتنا مروایا کہ وہ مر گیا۔ سنا تم نے وہ مر گیا۔

میرا میک مر گیا اور اس کی وجہ تم ہو۔ عنایہ حیرت سے اس کی باتیں سن رہی تھی جب اس کی آخری بات پر اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ میں کیسے؟؟ عنایہ کے حیرت سے پوچھنے پر سامنے والی کی آنکھوں میں موجود نفرت میں اضافہ ہوا تھا۔ تم نہیں تو اور کون ہے ذمہ دار؟؟

Posted On Kitab Nagri

تمہاری وجہ سے تمہارے شوہر نے اسے یونی سے نکلوا دیا، اس کے بعد اس کو کہیں پر اچھی جوب نہ مل سکی، اچھے لائف سٹائیل کے لیے اس نے ایک امیر عورت کو اپنے جال میں پھسا کر اس سے شادی کی تاکہ بعد میں مجھ سے شادی کر کے مجھے بھی اچھا لائف سٹائیل دے سکے۔ مگر اس کی بیوی کو سب پتا لگ گیا اور میرا میک مر گیا۔ سب کی ذمہ دار تم ہو اور تمہیں اب میں اپنے ہاتھوں سے مار کر اپنا بدلہ لوں گی۔ وہ جنونی انداز میں کہتی اپنے پرس سے گن نکال چکی تھی۔

اس کے ہاتھوں میں گن دیکھ عنایہ کا سانس سوکھا تھا، دل ایک دم سے دھڑکنے لگا تھا۔ اسے لگایہ اس کا آخری وقت ہے۔ اپنا آخری وقت سمجھتے اس نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں تبھی اس کی آنکھوں میں حدید اور سکندر کے مسکراتے چہرے آئے تھے۔ عنایہ نے آنکھیں کھولتے سامنے دیکھا جہاں وہ گن کا ٹیگر دبا چکی تھی۔ ٹھاہ کی آواز پر عنایہ کی چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی۔

کچھ سیکنڈ بعد اپنے جسم میں کہیں درد محسوس نہ ہونے پر اور آس پاس جانی پہچانی خوشبو محسوس کرتے اس نے حیرت سے ڈر کے مارے میچ رکھیں آنکھیں کھولیں تھیں مگر اپنے سامنے سکندر کی پیٹھ دیکھ اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔ وہ اس کی کمر سے بھی پہچان گئی تھی کہ وہ سکندر ہی تھا۔ نہیں! اس کے منہ سے ہلکی آواز میں نکلا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

سکندر جو گاڑی میں عنایہ کا انتظار کر رہا تھا مگر اسے نہ آتے دیک وہ گاڑی سے نکلتا پار کنگ ایریا کی طرف آیا تھا جہاں سامنے کا منظر اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکالنے کے لیے بہت تھا۔ سامنے اس سے کچھ فاصلے پر ایک لڑکی اس کی کل حیات پر گن تانے کھڑی تھی۔

وہ بنا سوچے سمجھے اپنی فل سپیڈ سے ان کے جانب بھاگا تھا جبکہ اس کے قریب پہنچتے ہی وہ گن کا ٹریگر دبا چکی تھی اور سکندر سیکنڈ کے پہلے حصے میں عنایہ کے آگے آتا گولی اپنے سینے پر کھا چکا تھا۔

.....

گولی کے درد کو برداشت نہ کرتے وہ زمین پر گر تا چلا گیا تھا جبکہ عنایہ کو تو سانس بھی نہیں ا رہا تھا اس کی حالت دیکھ کر۔ وہ حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی جلدی سے اس کے پاس بیٹھی تھی اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام چکی تھی۔ عنایہ کی جگہ سکندر کو گولی لگتا دیکھ وہ لڑکی پاگلوں کی طرح ہسنے لگی تھی۔ واہ یہ تو بہت اچھا ہوا۔ www.kitabnagri.com

اب تم بھی یہ درد محسوس کرو گی کہ جب محبوب آپ کے سامنے مرتا ہے تب کیسا لگتا ہے۔ تم بھی میری طرح ترپو گی مگر میری ترپ تو ابھی ختم ہو جائے گی۔ وہ پاگلوں کی طرح ہسنے اور رونے کے درمیان کہتی اپنی کینٹی پر گن رکھتے خود کو شوٹ کر چکی تھی مگر عنایہ تو اس جانب متوجہ ہی نہیں تھی وہ گم سم سی سکندر کی بند ہوتی آنکھیں دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں، نہیں سکندر انکھیں کھولیں۔ میں کہہ رہی ہوں آنکھیں کھولیں۔ خدا کے لیے ایسا مزاق نہ کریں میرے ساتھ۔ وہ ہوش میں آتے سکندر کے سینے پر سر رکھتی روتے ہوئے بول رہی تھی۔ تب تک وہاں گولی کی آواز سن کے کافی لوگ آگئے تھے۔ اپنے اس پاس لوگوں کی موجودگی پر عنایہ نے جلدی سے سکندر کے سینے سے سراٹھایا تھا۔ پلیز! پلیز میرے ہسپینڈ کو کوئی ہاسپٹل لے جائے پلیز کوئی مدد کر دے www.kitabnagri.com۔

وہ روتے ہوئے ان کے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی تھی جس پر کچھ لڑکے جلدی سے سکندر کے بے ہوش وجود کو اٹھا کر لے جانے لگے تھے جبکہ عنایہ بھی جلدی سے بھاگ کر ان کے پیچھے گئی تھی۔ پیچھے کھڑے لوگ تاسف بھری نگاہوں سے وہاں پڑے دوسرے مردہ وجود کو دیکھ رہے تھے جس کے سر سے بے تحاشہ خون نکلتا زمین کو تر کر چکا تھا۔

ہاسپٹل میں سکندر کو فوراً آئی سی یو میں ایڈمنٹ کر لیا گیا تھا۔ عنایہ روتی ہوئی وہیں کوریڈور میں بیٹھی سکندر کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ وہ بار بار آئی سی یو کے دروازے کو دیکھتی اور پھر اوپر آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ جی سے دعائیں مانگتی۔ وہ رونے میں مگن تھی کہ تبھی اس کے پاس پڑا سکندر کا فون رنگ ہوا تھا جو نرس اسے سکندر کے سامان کے ساتھ دے کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

داد کا نام فون سکمرین پر چمکتا دیکھ اس نے جلدی سے کانپتے ہاتھوں سے فون پک کیا تھا۔ یار سکندر یہ مسٹر فراز کے ساتھ ہوئی ڈیل کی فائیل کدھر ہے۔ فون اٹھاتے ہی اسے دوسری جانب سے داد کی مصروف سی آواز سنائی دی۔ داد بھائی! داد جو سکندر کے جواب کے انتظار میں تھا مگر دوسری جانب سے عنایہ کے روتے ہوئے اپنا نام لینے پر اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔ کیا ہوا ہے عنایہ بہنا۔ داد نے پریشانی سے پوچھا۔ سکندر! عنایہ نے روتے ہوئے سکندر کا نام مشکل سے لیا تھا۔ کیا ہوا ہے سکندر کو؟؟ داد کا پریشانی سے برا حال تھا۔ گگ.. گولی لگی ہے۔ عنایہ نے ہچکیوں کے دوران اسے بتایا تھا۔ گولی لگی ہے؟؟ کیسے لگی گولی سکندر کو؟؟ داد جلدی سے کمرے سے نکلتا پوچھنے لگا۔ پلیز آجائیں یہاں www.kitabnagri.com -

عنایہ اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے بولی تھی۔ ہاں میں آرہا ہوں جلدی سے مجھے ہاسپٹل کا نام بتاؤ۔ داد گاڑی میں بیٹھتا پریشانی سے پوچھنے لگا جس پر عنایہ نے اسے ہاسپٹل کا نام بتایا تھا۔

.....
www.kitabnagri.com

عنایہ! بہنا بتایا کچھ ڈاکٹر نے؟؟ داد بھاگنے کے انداز میں اس کے پاس پہنچتا فکر مندی سے پوچھنے لگا۔ کچھ نہیں بتا رہے ڈاکٹر سوائے اس کے کہ دعا کریں بس کیونکہ ان کی حالت بہت کربہ ٹیکل ہے۔ عنایہ نے روتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

انشاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ وہیں اس کے قریب بیٹھتا بولا تھا۔ داد بھائی وہ ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ؟؟ عنایہ نے اس کی طرف دیکھتے آنکھوں میں خوف لیے پوچھا تھا۔ انشاللہ تم فکر نہ کرو۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ داد اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا تھا ڈر تو اسے بھی تھا۔ ہاں وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔

انہیں پتا ہے میں اور حدید دونوں ان کے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہم دونوں کو ان کی ضرورت ہے۔ بی جان کو ضرورت ہے ان کی، آپ کو ضرورت ہے ان کی، ہم سب کو ضرورت ہے ان کی۔ اور ابھی تو میں نے انہیں یہ بھی بتانا ہے کہ میں نے انہیں معاف کر دیا۔ وہ ہلکی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے بول رہی تھی www.kitabnagri.com۔

جبکہ داد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے حوصلہ دیا تھا۔ داد کے سر پر ہاتھ رکھنے پر عنایہ نے اسے دیکھا تھا اور اپنا سر اس کے کندھے پر رکھتی آنسوؤں بہانے لگی۔

.....

 Kitab Nagri

شکر ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔ ڈاکٹر کے آئی سی یو باہر اتے بولے جانے والے الفاظ نے جیسے ان دونوں کے اندر سکون بھر دیا تھا۔ کب تک ملنے دیا جاسکتا ہے ہمیں ان سے؟؟ داد نے جلدی سے پوچھا۔ ابھی انہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر تین سے چار گھنٹوں تک اپ مل سکتے ہیں ان سے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کے جواب پر انہوں نے ہاں میں سر ہلاتے شکریہ کہا تھا جس پر ڈاکٹر بھی مسکرا کر وہاں سے جا چکا تھا۔ میرے خیال سے بی جان کو کال کر کے بتا دینا چاہیے۔ اتنی دیر سے تم کو گوں کا انتظار کرتے پریشان ہو رہی ہوں گی اور پھر حدید بھی اب تمہارے لیے رو رہا ہو گا۔ داد کے کہنے پر اس نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا www.kitabnagri.com -

آپ ایسا کریں گھر جا کر لے آئیں انہیں۔ عنایہ کی بات اسے بھی سہی لگی اس لیے فون واپس رکھتا انہیں لانے کے لیے نکل گیا۔

کیسا ہے میرا سکندر؟؟ کیسے لگی گولی اسے؟؟ بی جان نے آتے ہی فکر مندی سے پوچھا جبکہ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ ڈاکٹر کہہ رہے ہیں ٹھیک ہیں اب خطرے سے باہر ہیں۔ عنایہ نے انہیں جواب دیتے داد سے حدید کو پکڑا تھا جو اسے دیکھ کر مچل رہا تھا۔

گولی کیسے لگی تھی؟؟ بی جان نے پھر سے پوچھا جس پر اس نے سارا واقعہ انہیں سنا دیا تھا۔ اللہ غارت کرے اس لڑکی کو۔ بی جان نے ساری بات سنتے غصے سے کہا۔ وہ تو مر گئی بی جان کیونکہ اس نے خود کو بھی گولی مار لی تھی۔ عنایہ نے حدید کو تھپکتے ہوئے کہا۔ اچھا کیا جو خود ہی مر گئی ورنہ میں اسے بد سے بدتر سزا دیتا۔ داد نے اس کی بات پر کہا جبکہ وہ خاموش ہی رہی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

داد اور بی جان اس وقت سکندر کے پاس کمرے میں موجود تھے۔ اسے ابھی ہوش آیا تھا۔ شاہو میرے بچے تم ٹھیک ہو نہ؟؟ کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟؟ بی جان اس کے پاس سٹول پر بیٹھیں فکر مندی سے پوچھ رہی تھیں۔ جی بالکل میں ٹھیک ہوں بی جان۔ عنایہ کہاں ہے؟؟ اور ٹھیک تو ہے نہ؟؟ سکندر نے انہیں اپنی طرف سے بے فکر کرتے عنایہ کے بارے میں فکر مندی سے پوچھا تھا جبکہ کمرے کے اندر اتنی عنایہ اس کی بات پر مسکرائی تھی۔ وہ خود پر اس کی تکلیف لے کر ابھی بھی اس کی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا۔ میں ٹھیک ہوں سکندر۔ عنایہ نے اس کو خود ہی جواب دیا تھا۔ سکندر نے اسے دیکھا تھا جو سوتے ہوئے حید کو کندھے سے لگائے ہوئی تھی۔ تم دونوں کروبات میں اور داد باہر بیٹھے ہیں اور حید کو بھی مجھے دے دو عنایہ www.kitabnagri.com -

بی جان ان سے کہتیں عنایہ سے حید کو لیتیں داد کے ساتھ باہر چلی گئی تھیں جبکہ عنایہ بی جان کے چھوڑے ہوئے سٹول پر بیٹھ گئی تھی۔ آپ نے ایسا کیوں کیا سکندر؟؟ کیوں میرے حصے کی گولی خود پر کھائی؟؟ کیوں اپنی جان کی پرواہ نہیں کی؟؟ کچھ دیر خاموشی سے بیٹھے رہنے کے بعد عنایہ سکندر سے بولی تھی جبکہ آنکھوں سے آنسوؤں گالوں پر بہہ رہے تھے -

میں نے اپنی جان کی ہی پرواہ کی تھی عنایہ - سکندر کے جواب پر عنایہ نے اسے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اتنی محبت کرنے لگ گئے ہیں مجھ سے؟؟ اس نے آنسوؤں صاف کرتے سوالیہ

Posted On Kitab Nagri

انداز میں پوچھا۔ بہت زیادہ شاید عشق کرنے کرنے لگ گیا ہوں تم سے۔ سکندر نے اپنے دائیں ہاتھ کے پاس پڑا اس کا ہاتھ تھامتے کہا۔ مت کریں اتنی محبت میں مغرور ہو جاؤں گی۔

عنایہ کے کہنے پر سکندر مسکرایا تھا۔ کوئی بات نہیں تم مغرور بھی اچھی لگو گی۔ سکندر کے جواب پر وہ بھی مسکرائی تھی۔ میں نے آپ کو معاف کیا سکندر۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ اچانک بولی تھی جبکہ سکندر جو اسے دیکھنے میں مگن تھا اچانک اس کے الفاظ سن اسے سمجھ نہ آیا وہ کیسے ری ایکٹ کرے

– www.kitabnagri.com

تم سچ کہہ رہی ہو؟؟ اس نے پر جوش انداز میں پوچھا جبکہ اس کی بے چینی اور پر جوشی دیکھ عنایہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔ اوہ عنایہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں۔ اگر پہلے پتا ہوتا کہ تم یوں اس طرح سے مان جاؤ گی تو کب کی خود پر گولی چلو اچکا ہوتا۔ سکندر کی بات پر عنایہ نے اسے گھورا تھا جس پر وہ مسکرا دیا تھا۔ میری ایک بات مانو گی۔

اچانک سکندر نے اسے دیکھتے پوچھا۔ ایک کیا ہزار مانوں گی۔ آپ حکم کریں۔ عنایہ نے خوبصورتی سے جواب دیا۔ جب میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں تو تم وہی لال ساڑھی پہننا۔ کیونکہ اس دن تم واقع اس میں قیامت لگ رہی تھی مگر میں تمہاری تعریف نہیں کر سکا تو بس تم دوبارہ پہننا تاکہ میں اچھے سے تمہاری تعریف کر سکوں۔ سکندر کی خواہش پر عنایہ کے گال گلاب ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

میں حدید کو دیکھ لوں شاید اٹھ گیا ہے۔ وہ بہانا بنا کر جانے لگی جب دروازے کے قریب پہنچنے پر اسے پیچھے سے سکندر کی آواز آئی تھی۔ بتاؤ تو سہی پہنو گی کیا؟؟ سکندر کے سوال پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور شرماتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی کمرے سے فوراً باہر نکلی تھی جبکہ سکندر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی www.kitabnagri.com -

شکر یہ اللہ جی۔ اس نے آسمان کی جانب دیکھتے کہا۔ بے شک اس اللہ پر امید اس نے قائم رکھی تو ہی اسے یہ دن نصیب ہوا تھا۔

.....

(پانچ سال بعد)

حدید میری جان آپ کو کیوں جانا ہے داد انکل کے گھر؟؟ پہلے کھانا کھالیں پھر چلے جانا اور ویسے بھی ابھی دس منٹ پہلے ہی تو آئے ہو آپ واپس۔ عنایہ نے اپنے پانچ سال کے بیٹے کو دیکھتے کہا جو کھانا نہ کھانے کا کہتے داد کے گھر پھر سے جانے کی ضد کر رہا تھا۔ ماما وہاں گڑیا ہے اس لیے جانا ہے۔

اور پھر ارسم اور میں کھیلتے بھی تو ہیں۔ حدید نے معصومیت سے جواب دیا جبکہ کمرے میں آتا سکندر اس کی بات سنتا ہوتا تھا۔ کیوں بیگم کیا خیال ہے ہم اپنے بیٹے کو اس کی اپنی گڑیا نہ لادیں۔ اب روز کسی کے گھر جاتا اچھا تھوڑی لگتا ہے۔ سکندر نے حدید کو اٹھاتے اس کے گال پر بوسے دیتے عنایہ سے کہا جس نے اسے گھورا تھا۔ شرم کر لیں تھوڑی سی بچے کے سامنے کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

حدید بیٹا پ جاوداد انکل کے گھر اور ہاں کو مل ماسی سے کہنا آپ کو کھانا کھلا دے گی جب آپ کو بھوک لگے۔ عنایہ نے حدید کو سکندر کی گود سے لیتے نیچے اتارت داد کے گھر جانے کی اجازت دیتے کہا جو سامنے والا ہے گھر تھا۔ سکندر نے اپنی حویلی کے سامنے والے بیس مرلے کے پلاٹ پر داد کو بہت خوبصورت گھر بنا کر دیا تھا اس کے بیٹے کے پیدا ہونے پر اور اب داد وہیں رہتا تھا۔

حدید خوشی سے کمرے بھاگتے ہوئے نکل گیا تھا جبکہ عنایہ اب سکندر کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ کچھ شرم کیا کریں آپ کہیں پر بھی کچھ بھی بول دیتے ہیں۔ عنایہ نے غصہ چہرے پر سجائے کہا۔ کچھ غلط تو نہیں کہا میں نے بس چھوٹی سی ریکویسٹ ہی کی تھی۔ جو پتا نہیں کب پوری ہوگی۔

سکندر نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا۔ اور اگر میں کہوں وہ پوری ہو گئی ہے تو؟؟ عنایہ نے اس کے سینے پر سر رکھتے لاڈ سے کہا جبکہ سکندر تو اس کے الفاظ پر سٹل ہوا تھا۔ کیا سچ میں؟؟ اس نے عنایہ کو اپنے سینے سے دور کرتے کہا جبکہ اس نے شرماتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ او عنایہ ٹھینک یو سوچ میری جان بہت شکریہ میں بہت خوش ہوں۔ وہ اسے واپس گلے لگاتا بولا تھا جس پر عنایہ نے بھی کس کر اس کے گلے کے گرد بازو ہائل کیے تھے www.kitabnagri.com۔

وہ خوش تھے اپنی زندگی میں اور اس زندگی کو اور رونق حدید کی شرارتیں بخشی تھیں۔ ان کی زندگی میں برے وقت نے اگر جھلک دیکھائی تھی تو خوشیوں سے بھر اوقت بھی بھر پور طریقے سے ایا تھا۔ بی

Posted On Kitab Nagri

جان ان سب کو خوش دیکھ خود بھی خوش ہوتیں تھیں آخر ان کے بچے اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھے۔ داد اور سکندر کی دوستی ویسی تھی اور کامل اور عنایہ کی بھی۔
اب تو حدید اور داد کے بیٹے ارسم کی دوستی بھی مثالی تھی۔ ان دونوں کی ابھی سے پکی دوستی دیکھ سکندر اور داد کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ حدید تو داد کا بہت لاڈلا تھا۔ خاص کر جب وہ دو ڈھائی سال تھا اور اسے اپنی تو تلی زبان میں سکندر کی طرح داد پکارتا تو اسے اس پر اور پیار آتا تھا۔
مگر اب وہ اسے داد انکل کہتا تھا۔ اس کی دنیا بھی اپنے بیٹے، تین ماہ کی اپنی بیٹی اور بیوی کے ہمراہ خوبصورت تھی۔ ان سب کی زندگیاں مکمل تھیں اور اب تو ایک نیا مہمان آنے والا تھا یا تھی ان کی فیملی اور زندگی میں۔

ختم شدہ ♥

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

www.kitabnagri.com